اشاعت کا چھبیسواں سال

ماہنامہ

معارفِ رضا

کراچی

دسمبر ۲۰۰۶ء
ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

شمارہ: ۱۲

جلد: ۲۶

مدیر اعلیٰ

سید وجاہت رسول قادری

مدیر

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی)

ماہنامہ

معارفِ رضا

کراچی

مسلسل اشاعت کا چھبیسواں سال

جلد: ۲۶ شمارہ: ۱۲

ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ / دسمبر ۲۰۰۶ء

دائرے میں سرخ نشان ممبر شپ ختم ہونے کی علامت ہے۔
زرِ تعاون ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

نوٹ

رقم دستی یا منی آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام "ماہنامہ معارفِ رضا" ارسال کریں، چیک قابلِ قبول نہیں۔
ادارہ کا اکاؤنٹ نمبر: کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 45-5214۔ حبیب بینک لمیٹڈ، پریڈی اسٹریٹ برانچ، کراچی۔

نوٹ: ادارتی بورڈ کا مراسلہ نگار / مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ (ادارہ)

25۔جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+
ای۔میل: mail@imamahmadraza.net ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net

(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

فہرست

"مقالہ نگار حضرات اپنی نگارشات ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ہمیں بھیج دیا کریں، مقالہ تحقیقی، مع حوالہ جات ہو، ۵ صفحات سے زیادہ نہ ہو، کسی دوسرے جریدہ یا ماہنامہ میں شائع شدہ نہ ہوا۔ اس کی اشاعت کا فیصلہ ادارہ کی مجلسِ تحقیق و تصنیف کرے گی۔" (ادارتی بورڈ)

عشقِ مولیٰ میں ہو خوں بار کنارِ دامن

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ

عشقِ مولیٰ میں ہو خوں بار کنارِ دامن
یاخدا جلد کہیں آئے بہارِ دامن

بہ چلی آنکھ بھی اشکوں کی طرح دامن پر
کہ نہیں تارِ نظر جز دو سہ تارِ دامن

اشک برساؤں چلے کوچۂ جاناں سے نسیم
یاخدا جلد کہیں نکلے بخارِ دامن

دل شدوں کا یہ ہوا دامنِ اطہر پہ ہجوم
بیدل آباد ہوا نام دیارِ دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ حلبِ جیب و تتارِ دامن

تجھ سے اے گل میں ستم دیدۂ دشتِ حرماں
خلش دل کو کہوں یا غمِ خارِ دامن

عکس افگن ہے ہلالِ لب شہ جیب نہیں
مہرِ عارض کی شعاعیں ہیں نہ تارِ دامن

اشک کہتے ہیں یہ شیدائی کی آنکھیں دھوکر
اے ادب گردِ نظر ہو نہ غبارِ دامن

اے رضاؔ آہ وہ بلبل کہ نظر میں جس کی
جلوۂ جیب گل آئے نہ بہارِ دامن

امام اہلِ سنت بے گماں احمد رضا خاں ہے

مولانا حافظ پیر بخش صاحب حافظ بلوچ تونسوی

امام اہلسنّت بے گماں احمد رضا خاں ہے — کتاب اللہ کا سچ پاسباں احمد رضا خاں ہے
حدیثِ مصطفیٰ کا ترجماں احمد رضا خاں ہے — چراغِ خطبۂ ہندوستاں احمد رضا خاں ہے
جو سچ پوچھو تو نعمانِ زماں احمد رضا خاں ہے

نبی کے عشق میں رنگا ہوا احمد رضا خاں ہے — ہر اِک بے دین کی جاں پر قضا احمد رضا خاں ہے
نہیں کچھ شک کہ مقبولِ خدا احمد رضا خاں ہے — وحیدِ عصر قاضیٔ جہاں احمد رضا خاں ہے
یقیناً بلبلِ باغِ جناں احمد رضا خاں ہے

وہ جن کا علم و عرفاں اہلِ دنیا پر درخشاں ہے — وہ جن پر اہلسنّت کا ہر اِک انسان نازاں ہے
جو حامیٔ شریعت، ماحیٔ ہر رسمِ شیطاں ہے — جو گستاخِ محمد مصطفیٰ پر تیغ براں ہے
وہ ہر تیرِ شریعت کی کماں احمد رضا خاں ہے

گلستانِ ثناء خوانیٔ آقا میں وہ بلبل ہے — کلامِ معرفت کے باغ میں وہ بڑھ کے خودگل ہے
نہیں سُنّی وہ جس کو ان کے مسلک میں تامل ہے — یہ وہ مردِ خدا ہے جس پر بے دیں ہراساں ہے
ہر اِک دارا پر سکندر ساں احمد رضا خاں ہے

الا اے معترض پیدا کنی. گر نظرِ ایمانی — بزرگانِ جہاں بر مسلکش بینی بآسانی
ولیکن خاطرت خالیست از نورِ مسلمانی — تو اہلِ دل کو کیا جانے کہ قائل کذبِ یزداں ہے
مجدد وقت، یکتائے زماں احمد رضا خاں ہے

کہا اِک نے نبی مرکر کے مٹی میں مِلا آخر — کوئی بولا کہ قادر جھوٹ پر بھی ہے خدا آخر
نبی سے اِک نے شیطاں بڑھ کے عالم لکھ دیا آخر — یہی تھا دین یاروں کا کہ جو کفرِ نمایاں ہے
اسی خروار پر آتش فشاں احمد رضا خاں ہے

جدھر کو رخ کیا سکے بٹھا کر ہی رہے آخر — وہ شیطاں کے مقاصد کو مٹا کر ہی رہے آخر
مسلمانوں کو راہِ حق دکھا کر ہی رہے آخر — فقط حافظ نہیں عرب و عجم ان کا ثنا خواں ہے
غزالیٔ زماں، غوثِ جہاں احمد رضا خاں ہے

(رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

عالمی اسلامی اقتصادی فورم کی سفارشات

شیخ الاسلام امام احمد رضا کے چار نکاتی معاشی و تعلیمی پروگرام کی بازگشت

☆☆☆ مدیر اعلیٰ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری کے قلم سے ☆☆☆

قارئین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو یاد ہوگا کہ معارفِ رضا، ماہِ اکتوبر ۲۰۰۶ء کے اداریئے میں ہم نے عالمِ اسلام کو متوجہ کیا تھا کہ موجودہ حالات کے تناظر میں امام احمد رضا کی پیش کردہ ''تدبیر فلاح ونجات و اصلاح'' آج بھی بہترین لائحۂ عمل ہے۔

حال ہی میں اسلام آباد، پاکستان میں منعقدہ تین روزہ عالمی اسلامی اقتصادی فورم کے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اور جسے ملک اور بیرونِ ملک کے تمام پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا نے نشر کیا ہے، آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو شیخ الاسلام احمد رضا خاں قادری حنفی علیہ الرحمۃ کے درج ذیل چار نکاتی معاشی و تعلیمی پروگرام کی بازگشت مزید تشریح وتفصیل کے ساتھ سنائی دے گی۔

۱۔ مسلمان اپنے وسائل پس انداز کریں، غیر ضروری اور غیر پیداواری اخراجات سے اجتناب کر کے صنعت وحرفت وتجارت میں سرمایہ کاری کر کے اپنی پیداواری صلاحیت کو بڑھائیں۔

۲۔ مسلمان اپنے ملکوں کے تمام اہم شہروں میں جدید اسلامی بینکاری کا جال بچھائیں، جس سے ایک طرف پس انداز کرنے والے اور سرمایہ کاری کرنے والے تمام افراد کو ترغیب ملے اور دوسری جانب اقتصادی ترقی کے لئے فنڈ کی فراوانی کی سہولیات میسر آئیں۔

۴۔ مسلمان ممالک اپنی مشترکہ منڈی قائم کریں اور ایک دوسرے کے وسائل کے بہتر استعمال کے ساتھ اپنی صنعت وحرفت و تجارت کو عالمی پیمانہ پر اسطرح فروغ دیں کہ دوسری قوموں کی دست نگری سے نجات حاصل ہو کر خود انحصاری کی منزل کی طرف گامزن ہوجائیں۔

۴۔ مسلمان علمِ دین (یعنی علمِ نافع) کی ترویج و اشاعت کریں۔

(واضح ہو کہ جب امام احمد رضا علمِ دین کی اشاعت کی بات کرتے ہیں تو اس میں قرآن وسنت کے علاوہ اپنے دور کے وہ تمام عقلی ونقلی یعنی روایتی، سائنسی اور معاشرتی علوم شامل ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی اعتبار سے دینِ اسلام کی اشاعت وتبلیغ، ملک و ملت اسلامیہ اور معاشرے کے افراد کی ترقی اور ملک وقوم کی بقا اور عسکری وصنعتی قوت کے لئے معاون ومدد ہوسکتے ہیں یا بطورِ آلہ استعمال ہوسکتے ہیں۔)

اسلامی اقتصادی فورم کے مشترکہ اعلامیہ میں جن خاص خاص باتوں پر زور دیا گیا ہے اور جن پر تفصیلی وسیر حاصل بحث ومباحثہ کیا گیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ مسلم دنیا جلد اپنا آزاد تجارتی علاقہ بنائے۔

۲۔ تجارت میں اضافہ کے لئے نجی سرمایہ کاری اور محنت کے بہاؤ میں تیزی لائی جائے۔

۳۔ اسلامی بینکاری، فائنانس اور انشورنس کے فروغ پر توجہ دے۔

۴۔ ریجنل اور سب ریجنل تجارت میں اضافہ کے لئے اسلامی ٹریڈ ایریا قائم کیا جائے۔

۵۔ سرمایہ کاری اور اقتصادی ترقی کے لئے مطلوب فضا پیدا کی جائے۔

٦۔ اسلامی دنیا میں چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کے درمیان رابطوں کو فعال بنایا جائے اور اس کے لئے ایک عالمی نیٹ ورک قائم کیا جائے۔

۷۔ تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی، صحت، سرمایہ کاری اور دیگر شعبوں میں تعاون بڑھایا جائے اور اس میں او۔آئی۔سی اپنا فعال کردار ادا کرے۔ تعلیم کے فروغ کے لئے ورلڈ ایجوکیشن ٹاسک فورس بنائی جائے۔

بلاشبہ اسلامی اقتصادی فورم میں جو خوبصورت تجاویز، تصورات، خیالات اور نظریات پیش کئے گئے ہیں وہ اپنی افادیت کے اعتبار سے نہایت اہم ہیں، کوئی بھی ذی فہم شخص اس کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا لیکن ان کے فوائد کا حصول جب ہی ممکن ہے جب مسلم ممالک اس اہم فورم کی سفارشات پر پورے خلوص وانہماک تدبر اور غیر جانبداری کے ساتھ عمل کریں اور اس کے لئے اسلامی کانفرنس تنظیم (او۔آئی۔سی) کو فعال بنانا ناگزیر ہے۔ اس سے قبل او۔آئی۔سی کے اجلاسوں میں بڑی اچھی اچھی تجاویز سامنے آتی رہی ہیں لیکن دنیا نے دیکھا کہ وہ محض کاغذی کاروائی تک محدود رہیں۔ اسی طرح ملائیشیا میں منعقدہ پہلے عالمی اسلامی اقتصادی فورم میں بھی متعدد مفید تجاویز وسفارشات پیش کی گئیں اور او۔آئی۔سی کے مختلف اجلاسوں میں اس کو عملی جامہ پہنانے پر زور بھی دیا گیا لیکن عملی طور پر آپس میں تجارت کے حجم میں اضافہ نظر آیا اور نہ ہی صنعتی ترقی کے لئے مشترکہ کوششیں دیکھنے میں آسکیں۔ حالانکہ دوسری جانب ہمارے سامنے یورپ کے ایسے چھوٹے چھوٹے ممالک کی مثالیں موجود ہیں جنھوں نے معدنی اور قدرتی وسائل نہ ہونے کے باوجود اپنی صنعتوں پر توجہ دی اور ہم سے بہت آگے نکل گئے۔

اس وقت جبکہ گلوبل سطح پر اقتصادی، فوجی اور سیاسی تبدیلیاں بہت تیزی سے رونما ہو رہی ہیں اور خصوصاً عالمِ اسلام کو سنگین چیلنجوں کا سامنا ہے، ہم مزید کوتاہیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

اگر آپ دنیا کے نقشے کو ملاحظہ کریں تو آپ دیکھیں گے مسلم دنیا انڈونیشیا سے مراکش کے علاقہ تک ایک وسیع وعریض خطے پر جغرافیائی بلاک کی صورت میں پھیلی ہوئی ہے۔ دنیا بھر آزاد وخود مختار مسلم ممالک کی تعداد ۵۷ کے لگ بھگ ہے۔ دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ایک ارب ۲۵ کروڑ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے جو دنیا کی کُل آبادی کا ۱۹ فیصد ہے۔ وسائل، افرادی قوت اور صلاحیت کے اعتبار سے صورتحال بڑی امید افزا ہے۔ دنیا میں ۷۰ فیصد تیل کے ذخائر مسلم ممالک کے پاس ہیں جن میں عراق، ایران، سعودی عرب اور خلیجی ریاستوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ لیکن انتہائی افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کی اکثریت آج بھی غربت و پس ماندگی کا شکار ہے۔ دنیا کے مسلمانوں کی تقریباً ۳۹ فیصد آبادی آج بھی غربت کی انتہائی سطح سے بھی نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ دنیا کی آبادی کا ۱۹ فیصد ہونے کے باوجود آمدن میں مسلمانوں کا حصہ بمشکل ٦ فیصد اور بین الاقوامی تجارت میں ۸ فیصد ہے جبکہ باہمی تجارت ۱۳ فیصد تک ہے اور زیادہ تر مسلم ممالک اربوں ڈالر کے تجارتی خسارے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بے پناہ وسائل کے حامل ہونے کے باوجود عالمِ اسلام، پس ماندگی، وسائل کے ضیاع، صنعت وحرفت وتجارت، تعلیم اور سیاست کے عصری تقاضوں سے لاعلمی اور بے خبری اور عالمی نظام کے حقائق سے دیدۂ دانستہ چشم پوشی کی بیماری میں مبتلا ہے۔

اقتصادی تجزیہ نگاروں کے مطابق وسائل سے مالا مال ان مسلم ممالک کی اقتصادی پس ماندگی کے جہاں دیگر اسباب: مثلاً انسانی اور قدرتی وسائل کے ضیاع اور "گڈ گورنینس" کی صلاحیتوں کا فقدان ہے، وہیں اس کا ایک بہت بڑا سبب ان ممالک پر آمرانہ ذہنیت کے افراد کی حکمرانی اور موروثی نظام حکومت (بادشاہت) ہے۔ ایک طرف تو کثیر معدنی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود ان ممالک میں پس

ماندگی کا فیصد کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جارہا ہے تو دوسری طرف ملک کے عیاش حکمراں اور بادشاہ ان وسائل سے حاصل شدہ کھربوں ڈالر کی دولت کو اپنے نجی کھاتوں میں جمع کر کے یورپ و امریکہ کے یہودی اور نصرانی بینکوں میں منتقل کرتے جارہے ہیں۔ اگر یہ خود غرض حکمراں صرف ان بینکوں سے نکلوا کر انہیں مسلمان ملکوں کے بینکوں میں جمع کرادیں اور ان کی صنعتی اور معاشی ترقی میں سرمایہ کاری کے لئے استعمال کریں تو نہ صرف یہ کہ یورپی ممالک اور امریکہ کی معیشت کا شیرازہ بکھر جائے گا بلکہ مسلم ممالک کے عوام کی غربت میں بے پناہ کمی اور خوشحالی میں حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔

اسلامی اقتصادی یونین کا قیام ہر مسلمان کے دل کی تمنا اور مسلم امہ کے اصلی تصور کے مطابق ایک فطری امر ہے۔ بات صرف حکمرانوں کی نیک نیتی، خشیتِ الٰہی، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان، اس کے رسولِ مکرم ﷺ کے ساتھ سچی محبت اور ان کی اتباع، پھر خلوصِ نیت کے ساتھ عمل اور عزم و استقلال کے ساتھ حصولِ مقاصد کے لئے جدوجہد کی ہے۔ اسلامی اقتصادی فورم کے چیئرمین موسیٰ حلام صاحب نے اس فورم کے اختتام پر مسلم ممالک کو متنبہ کیا ہے کہ ''اگر اس فورم کے بعد بھی مسلم امہ نے اقتصادی ترقی کے لئے ترتیب دی گئی مربوط سفارشات پر عمل نہ کیا تو اسلامی دنیا کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔'' لیکن شیخ الاسلام امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے مسلمانوں کے فلاح و نجات و اصلاح کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں ان کے اختتام پر نہایت واضح الفاظ میں تنبیہ کی ہے اور ایک نہایت اہم نکتہ کی نشاندہی کی ہے کہ معاشی اور اقتصادی ترقی کے حصول کی لالچ میں یہود و نصاریٰ کی بود و باش اختیار نہ کی جائے بلکہ:

''بہتر ہے کہ مسلمان اپنی سلامت روی پر قائم رہیں اور کسی شریر قوم کی چال نہ سیکھیں۔''

دوسری جگہ مزید تحریر کرتے ہیں:

''یہ وجوہ ہیں، یہ اسباب، مرض کا علاج چاہنا اور سبب قائم رکھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔''

کاش کہ مسلمانانِ عالم خصوصاً جنوبی ایشیاء کے مسلمان آج سے سو سال قبل امام احمد رضا کی آواز پر لبیک کہتے تو آج معاشی، اقتصادی اور فوجی طاقت کا توازن مسلمانوں کے حق میں ہوتا۔

اسلامی اقتصادی فورم کی جو سفارشات سامنے آئی ہیں ان میں تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی اور خواتین کی ترقی اور ان کی تعلیم و تربیت پر بھی زور دیا گیا ہے اور یہ ایک اہم امر کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ لیکن جو اہم بات ہے وہ یہ کہ اسلامی اقتصادی فورم تعلیم کے فروغ کے لئے جو نصاب مرتب کرنا چاہتا ہے وہ کیا ہوگا؟ کیا مسلم ممالک میں سیکولر نظامِ تعلیم کو فروغ دینا مطمحِ نظر ہے؟ اس کا جواب اس کی تفصیل میں ہی دیکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہم مسلم ممالک کے حکمرانوں خصوصاً پاکستان کے حکمرانوں پر یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ اسلامی اقتصادی فورم کی سفارشات کے تحت فروغِ تعلیم کے لئے آپ جو بھی لائحہ عمل بنائیں، بنیادی اسلامی تعلیم کا ڈھانچہ برقرار رہے، اس میں کسی قسم کی کتر بیونت یا بیرونی پیوندکاری مسلمان برداشت نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ ہم اول و آخر مسلمان ہیں، ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے مذہب و مسلک کے متعلق جو ضروری معلومات ہیں وہ حاصل کریں اور اسی کے مطابق اپنی زندگیاں گذاریں۔ ایک مسلمان کا یہی سب سے بڑا شرف ہے۔ ہمارا دین، دینِ فطرت ہے۔ ہمارے دین نے دین اور دنیا دونوں کی فلاح کے اصول دیئے ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی جدید یا سیکولر نظامِ تعلیم سے مشرف ہونے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے یہ کہ اسلامی مدارس جو اسلامی علوم کے تخصص کی فیکلٹی ہیں، ان کے نصاب میں جدید دور کے حالات کے اعتبار سے ضرور ردّ و بدل کی جائے تاکہ وہاں کا فارغ التحصیل طالب معاشرہ کا ایک باخبر اور کارآمد فرد بن سکے، لیکن قرآن و حدیث کے جو نقلی علوم صدیوں سے ہمارا قیمتی ورثہ چلے آرہے ہیں اور جو دین کی ترویج و اشاعت اور اس کی تشریح و تبلیغ کے لئے نہایت اہم منبع

ہیں ان کا نصاب سے اخراج مسلمانوں کے لئے ناقابلِ قبول ہوگا، سردھڑ کی بازی لگا کر وہ اس کو جاری رکھیں گے۔

تیسرے یہ کہ خواتین ہمارے معاشرہ کا ایک بہت بڑا حصہ ہیں۔ آئندہ نسل کی صحیح تعلیم وتربیت اور صالح معاشرہ کے قیام میں ان کی بڑی ذمہ داری ہے۔ ان کی تعلیم وتربیت اور صحت کے متعلق ایک جامع پروگرام وقت کی اہم ضرورت ہے خصوصاً دیہاتی علاقوں کی خواتین کی ناگفتہ بہ حالت کے سنوارنے کے لئے ایسے پروگرام کو ملک گیر پیمانے پر عمل درآمد کروانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ان مظلوم خواتین کے سدھار کے ساتھ صالح معاشرہ آئندہ تشکیل پذیر رہے لہٰذا اس کے لئے بھی خواتین کو بنیادی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا از بس ضروری ہے۔ لیکن فی الوقت حکومت کی آشیر باد کے ساتھ ملک کے پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا خواتین کو سرِ بازار لاکر فحاشی وعریانی کے فروغ میں جو کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے پیشِ نظر خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی اقتصادی فورم کے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے والے حکومت کے سیکولر ذہن کے اربابِ وحل وعقد اس کو بھی اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو حکمرانوں پر واضح ہوجانا چاہئے کہ پاکستان کے مسلمان اسے برداشت نہیں کریں گے۔ پھر ان کے لئے اپنی بساطِ سیاست لپیٹ لینے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہوگا۔

ان چند تحفظات کے باوجود ہم اسلامی اقتصادی فورم کی ان سفارشات کا خیر مقدم کرتے ہیں اور حسنِ ظن رکھتے ہوئے توقع کرتے ہیں کہ مسلم حکمران خصوصاً اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران جنہوں نے اسلامی قوانین کے نفاذ کا حلف اٹھایا ہوا ہے، خلوصِ نیت اور خشیتِ الٰہی کے ساتھ پاکستان اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح کی خاطر اسلامی اقتصادی فورم کی جائز سفارشات کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کی خاطر وہ جو کام بھی کریں گے ان شاء اللہ فتوحات ان کے ساتھ ہوں گی۔ ہم بھی ان کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں اور علامہ اقبال کا یہ شعر ان کی نذر کرتے ہیں:

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

تفسیرِ رضوی

سورۃ البقرۃ

گزشتہ سے پیوستہ

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

معاندین کا افتراء وبہتان

راہِ خدا سے روکنا ضرور نا چار عوام مسلمین کو بھڑ کانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں، اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحاق صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور کچھ بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداداللہ صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انھوں نے اسے کافر کہہ دیا، یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ! معاذ اللہ! معاذ اللہ! حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے! انہوں نے آیہ کریمہ:۔

" اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا "۔

(پ ۲۶، ع ۱۳، الحجرات، آیت ۶)

(اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو) پر عمل فرمایا، خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ " انجاء البری عن وسواس المفتری " لکھ کر ارسال ہوا، اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا۔ غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

" اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ "

(پ ۱۴، ع ۲۰ النحل، آیت: ۱۰۵)

جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

اور فرماتا ہے:۔

" فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ "

(پ ۳، ع ۱۴، آل عمران، آیت: ۶۱)

"ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔"

مسلمانو! اس مکر سخیف وکید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت دکھاتے ہو، کہاں کہہ دیا، کس کتاب، کس رسالہ، کس فتوے، کس پرچہ میں کہہ دیا، ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے، دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے

دعویٰ بلا دلیل اور کذب بیانی

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

" فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ "۔ (پ ۱۸، ع ۸، النور، آیت: ۱۳)

جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹ جو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا

اور رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہل سنت یوں ہی بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں، ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔

مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا۔

" وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ "۔

(پ۱۲، یوسف، آیت ۵۲)

(اور بیشک اللہ دغا بازوں کا مکر چلنے نہیں دیتا) ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تکفیر میں احتیاط کا روشن ثبوت

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:۔

" قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ " ۔

(پ۲۰، ع۱، النمل۔ آیت: ۲۰)

"لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔"

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے، ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری، وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا، جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہل سنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسماعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہل سنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے، بایں ہمہ

اولاً: سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" (۱۳۰۷ھ)

دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر ۷۵ وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں، یہی صواب ہے۔

وهو الجواب وبه يفتى و عليه الفتوى وهو المذهب و عليه الاعتماد و فيه السلامة وفيه السداد"

یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت۔

ثانیاً: "الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ" (۱۳۱۲ھ)

دیکھئے جو خاص اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد میں مطبع تحفۂ حنفیہ میں چھپا، جس میں نصوص جلیلۂ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحات ائمہ سے بحوالۂ صفحات کتب معتمدہ اس پر ستر ۷۰ وجہ بلکہ زائد سے لزوم کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا، (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے) سے کف لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار مناسب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

ثالثاً: سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ (۱۳۱۲ھ)

دیکھئے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں بھی اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دیکر صفحہ ۲۱، ۲۲، پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا، مگر اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علماء کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے ہیں بایں ہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے، نہ قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے، اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصراً۔

جاری ہے.............

گزشتہ سے پیوستہ

۸۔ فِرَق بَاطِلَہ

معارف حدیث
من افاضاتِ امام احمد رضا

مرتبہ: مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

(۲) بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲۴۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِنّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَ اخْتَارَلِیْ أَصْحَابًا وَّ اَصْھَارًا، وَّ سَیَأْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَھُمْ وَ یُنْقِصُوْنَھُمْ فَلاَ تُجَالِسُوْھُمْ وَلاَ تُشَارِبُوْھُمْ وَ لاَ تُؤَاکِلُوْھُمْ وَ لاَ تُنَاکِحُوْھُمْ، وَ لاَ تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَ لاَ تُصَلُّوْا مَعَھُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار چن لئے، اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔ تم انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔"

۱۲۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: تَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰہِ بِبُغْضِ أَھْلِ الْمَعَاصِیْ وَ الْقَوْھُمْ بِوُجُوْہٍ مُّکْفَھِرَۃٍ، وَ الْتَمِسُوْا رِضَا اللّٰہِ بِسَخَطِھِمْ، وَتَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰہِ بِالتَّبَاعُدِ عَنْھُمْ۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۴

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے، اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔"

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اسے عین حق و ہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر۔ یہ گاہ و بےگاہ مصر و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحاء کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی و بالا اور اہل حق و ہدایت کو ذلیل و پرخطا ٹھہراتے ہیں۔ لہٰذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے:

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل. لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الٰہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارۂ تفضیلیہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون متهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة ۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبانِ خدا پر طعن و تشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۲۹۵

۱۲۶. عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَیَکُوْنُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُکَذِّبُوْنَ بِالْقَدَرِ، اَلَا فَمَنْ اَدْرَکَهُمْ فَلْیُبَلِّغْهُمْ اَنِّیْ بَرِیْءٌ مِنْهُمْ وَ هُمْ بُرَآءٌ مِنِّیْ جِهَادُ هُمْ کَجِهَادِ التُّرْکِ وَ الدَّیْلَمِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنادے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک و دیلم پر۔''

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش رو ہو کر بات کرو

۱۲۷. عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاکْفَهِرُوْا فِیْ وَجْهِهٖ، فَاِنَّ اللہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَ لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلَی الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَّتَهَافَتُوْنَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَ الذُّبَابِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے، ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔''

فتاویٰ رضویہ ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸. عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَیَأْتِیْ قَوْمٌ لَّهُمْ نَبَزٌ، یُقَالُ لَهُمُ الرَّفَضَةُ، یَطْعَنُوْنَ السَّلَفَ وَ لَا یَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً وَّ لَا جَمَاعَةً، فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ، وَ لَا تُوَاکِلُوْهُمْ، وَ لَا تُشَارِبُوْهُمْ، وَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ، وَ اِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَ اِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ، وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔

حوالہ جات

۱۲۴. المستدرک للحاکم، ۳/۶۳۲
☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۷
☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲/۹۹
☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲/۱۱
☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۶۲۹
☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۷
☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۴۸۳
☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۱۴۰
☆ التفسیر للقرطبی، ۱۶/۲۹۷
☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۴۶۶
۱۲۵. کنز العمال للمتقی، ۵۵۱۸، ۳/۶۵
۱۲۷. تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱/۳۱۹
☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۵
۱۲۸. کنز العمال للمتقی، ، ۳۱۶۳۴، ۱۱/۳۲۴
☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۵۸
لسان المیزان لابن حجر، ۴/۱۱۱۳

جاری ہے..........

فصل دھم: کتاب: احسن الوعاء لآداب الدعاء

معارف القلوب

مبحث دعا کے متعلق چند نفیس سوال و جواب میں

مصنف: رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ﴿گزشتہ سے پیوستہ﴾

شارح: مجددِ اعظم امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن محشی: محمد اسلم رضا قادری

اب تسلیم وتفویض کا فرق اور دونوں سوالوں میں مغایرت کھل گئی اور جواب کہ حضرت مصنف علام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ اکثر حبسِ مدعا یا انزالِ بلاء اس لئے ہوتا ہے کہ بندے ہمارے حضور الحاح وزاری کریں اور عاجزانہ، بیکسانہ گڑگڑاتے منہ اور تھرتھراتے ہاتھ ہماری بارگاہ میں لائیں۔ وہ خود فرماتا ہے۔ فَلَوْلَآ اِذْجَاءَ هُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوْا (۳۸۸)

"تو کیوں نہ ہوا کہ جب ان پر ہماری طرف سے سختی آئی تھی گڑگڑاتے ہوتے۔" اور وارد کہ فرماتا ہے مَنْ لَّایَدْعُوْنِیْ اَغْضَبْ عَلَیْہِ "جو مجھ سے دعا نہ کرے گا، میں اس پر غضب فرماؤں گا۔" اور گزرا کہ کبھی عطائے مراد میں دیر اس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے حضور زیادہ گڑگڑائے، تو ثابت ہوا کہ الحاح وزاری میں مصروف ہونا عین رضائے مولیٰ ہے نہ کہ اس کے خلاف۔

بلبلے برگ گلے خوش رنگ در منقار داشت
واندراں برگ ونوا خوش نالہائے زار داشت
گفتمش در عین وصل ایں نالہ وفریاد چیست
گفت مارا جلوۂ معشوق دراں کار داشت

﴿فافهم واللّٰہ سبحنہٗ وتعالیٰ اعلم﴾

سوال پنجم: صوفیائے کرام فرماتے ہیں، جب تک بندہ اپنی خواہش سے دست بردار نہیں ہوتا، گرد اس دولت کی اس کے دامن کو نہیں چھوتی، اگر ایک ذرّہ مراد وآرزو کا باقی رہے، اس دشتِ خوانخوار میں قدم نہ رکھ سکے۔

جواب: حکم تصوف کا مانندِ حکمِ فقہ کے عام نہیں۔ بلکہ باختلاف اَحوال ومواجید واَذواق مختلف ہوتا ہے۔ اسی لئے حکم فقہ کا صوفی پر جاری ہے اور انکارِ صوفی کا فقہ پر صحیح نہیں۔ صوفی کو رجوع بفقہ ضروری ہے اور فقیہ کو رجوع بتصوف فرض نہیں۔ (۶۱☆) امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو فقہ حاصل کرے اور تصوف سے واقف نہ ہو، متکلف ہے اور جو تصوف حاصل کرے اور علمِ فقہ سے غافل ہو، زندیق ہے (۳۸۹) اور جو دونوں جمع کرے، محقق ہے۔

تصوف ہر چند برتر وافضل ہے، مگر فقہ اسلم واشمل ہے۔ (۳۹۰) اسی واسطے کہتے ہیں، باطن ظاہر پر مقدم نہ کیا جائے۔ نہ تحصیل میں نہ اَحکام کی تعمیل میں کہ تحصیلِ فقہ بعد از تعمق فی التصوف مشکل ہے (۳۹۱) بخلاف العکس۔ اسی لئے کہتے ہیں کن فقیہا صوفیا ولاتکن صوفیا فقیہا (۳۹۲)۔ پس یہ حکم صاحبِ مقامِ فنا کے لئے مخصوص ہے۔ جسے یہ مقام حاصل، اس کے حق میں ترکِ دعا افضل۔

قولِ رضا: ﴿بلکہ اس سے صدورِ دعا مشکل﴾

اس تقریر پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیشوائے مریدان وسردارانِ مراداں ہیں۔ کوئی ولی ونبی ان سے آگے قدم نہیں بڑھا سکتا۔

قولِ رضا: ﴿یعنی ان کی باندھی ہوئی حدوں سے تجاوز نہیں کرسکتا، کہ سب ان کے زیرِ حکم اور ان کے اتباع پر مامور ہیں﴾

خدائے تعالیٰ ان کو حکم دیتا ہے: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ O (۳۹۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ O (۳۹۴) قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا O (۳۹۵)

قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ O (۳۹۶)

پھر کسی کا کیا رتبہ ہے کہ اپنی خواست و مراد سے انقطاعِ کلی کرے اور دعا اور سوال کو چھوڑ دے۔ علماء فرماتے ہیں جو شخص نبی ﷺ سے بڑھ کر کوئی بات نکالے اس کے منہ پر ماری جائے۔

قولِ رضا: بڑھنا یہ ہے کہ بے اذنِ حضور اقدام کرے اور یہ نہ ہوگا مگر مخالفت میں ورنہ ارشاد اقدس حضور پُر نور ﷺ۔ **من سن فی الاسلام سنة حسنة کان له اجرها واجر من عمل بها الی یوم القیامة لاینقص من اجورهم شیئا۔**

''جو اسلام میں اچھی راہ پیدا کرے اس کا اور قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب اسے ملتا ہے اور ان عاملوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو۔'' خود حضور پُر نور ﷺ کا اذنِ عام ہے۔ سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی، حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

ان النبی ﷺ قال من سن سنة حسنة فسمی المبتدع للحسن مستنا فادخله النبی ﷺ فی السنة وضابطة السنة ماقرره وفعله النبی ﷺ ودوام علیه ومن جملة قوله ﷺ لانه تقریر واذن فی ابتداع السنة الحسنة الی یوم الدین وانه ماذون له بالشرع فیها وماجور علیه مع العاملین لها بدوامها۔

''یعنی نبی ﷺ نے **من سن فی الاسلام سنة حسنة** فرما کر بدعتِ حسنہ کو سنت میں داخل فرمالیا اور اس کے ایجاد کرنے والے کو سنی قرار دیا کہ سنت کا ضابطہ یہ ہے کہ جس بات کو نبی ﷺ نے مقرر رکھا یا جو کام حضور نے مداومت و اظہار کے ساتھ کیا اور حضور کا وہ ارشاد بھی حضور کا فعل ہے کہ اس میں قیامت تک بدعتِ حسنہ نکالنے کا اذن اور اسے برقرار رکھنا اور بتادینا ہے کہ اسے شرعاً اس کی اجازت ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کے ساتھ اجر و ثواب ہے۔''

ایک شخص نے کسی فقیر سے بشر حافی کا حال بیان کیا کہ انہوں نے جوتا پہننا چھوڑ دیا تھا کہ زمین فرشِ خدا ہے۔ وہ فرماتا ہے وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ O (۳۹۷) ''زمین کو ہم نے فرش کیا تو کیا اچھا بچھانے والے ہیں ہم۔'' جب کہ ہم امیروں اور بادشاہوں کے فرش پر جوتا پہن کر نہیں جاسکتے۔ خدائے تعالیٰ کے فرش پر جوتا پہن کر کس طرح پھریں۔

حواشی و حوالہ جات

(۳۸۸) سورۃ الانعام، آیت: ۴۳

(۶۱☆) یعنی اَحکام میں۔ ۱۲ منہ قدس سرہ

(۳۸۹) بے دین ہے۔

(۳۹۰) یعنی علوم کی تمام راہوں میں سب سے زیادہ سلامت اور اکثر علوم کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہے۔

(۳۹۱) یعنی راہِ تصوف کی گہرائی میں اترنے کے بعد تحصیلِ فقہ مشکل ہے۔

(۳۹۲) فقیہہ صوفی بن، صوفی فقیہہ مت بن۔ یعنی پہلے علمِ فقہ کی تحصیل کر پھر راہِ تصوف میں بڑھ۔

(۳۹۳) تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ سورۃ الفلق، آیت: ۱، ترجمہ کنز الایمان۔

(۳۹۴) تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سورۃ النساء، آیت: ۱، ترجمہ کنز الایمان۔

(۳۹۵) عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔ سورہ طٰہٰ، آیت: ۱۱۴، ترجمہ کنز الایمان۔۔

(۳۹۶) تم عرض کرو، اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا۔ سورۃ المؤمنون، آیت: ۱۱۸، ترجمہ کنز الایمان۔

(۳۷۹) اور زمین کو ہم نے فرش کیا، تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے ہیں۔ سورۃ الذّٰریات، آیت: ۴۸، ترجمہ کنز الایمان۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

مولانا شاہ احمد نورانی

وہ مردِ درویش جس کو حق نے ہیں بخشے اندازِ خسراونہ

محمود شام*

میری خوش قسمتی ہے کہ میں اپنے دور کی ایک برگزیدہ ہستی کے عقیدتمندوں سے مخاطب ہوں۔ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی سے ہمارے بہت سے رشتے تھے۔ ایک صحافی اور لیڈر کا، ایک شاعر اور ادب دوست کا، ایک شفیق بزرگ کا اور ایک وسیع دسترخوان رکھنے والے میزبان کا، شگفتگی اور شائستگی کے پیکر اور سب سے بڑھ کر پاکستان کے لئے گہری دردمندی اور تشویش کا۔ ان سے جب بھی ملاقات ہوتی تو وطنِ عزیز کی پس ماندگی، جمہوریت سے محرومی، فرد کی عزت کے فقدان پر باتیں رہتیں۔ ایک طرف جہاں حکومتوں کی غیر ذمہ داری و نااہلی پر تشویش ظاہر کرتے وہاں وہ اپوزیشن لیڈرں کی اندرونی خامیوں پر بھی کڑھتے، کہ ان میں سے اکثر اس انتظار میں رہتے ہیں کہ ان کی حکومت سے ڈیل (Deal) ہوجائے۔

حکومتوں کے بارے میں تو وہ اقبالؔ کا یہ شعر پڑھتے:

خدا نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے

ان سے ہماری نیازمندی کا سلسلہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات سے شروع ہوا تھا جو ان کے آخری دنوں تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری رہا۔ اخبار نویسوں والی رسمی گفتگو تو ہوتی ہی تھی، لیکن اس کے علاوہ بھی بین الاقوامی، قومی حالات، دینِ اسلام کے حوالے سے مختلف مسائل پر وہ ہمیشہ رہنمائی فرماتے تھے۔ وہ بیک وقت کئی محاذوں پر لڑتے تھے، لیکن کبھی انہیں پریشان حال نہیں پایا، ٹینشن (Tension) میں نہیں دیکھا۔ ایک طرف ان کی لڑائی جاگیرداروں، سرمایہ داروں سے تھی، دوسری طرف لادینی قوتوں سے۔ انہوں نے لسانی قوتوں، علیحدگی پسندوں یا قوم پرستوں سے کبھی اشتراک نہیں کیا کیونکہ وہ پاکستان کی محبت پر مکمل یقین رکھتے تھے۔ کئی دوسرے قومی سیاسی لیڈروں کی طرح انہوں نے کسی غیر ملک، بھارت، افغانستان یا حتیٰ کہ عرب ممالک سے بھی کوئی سرپرستی قبول کرنے یا ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کبھی مالی آسودگی کے لئے سمجھوتے نہیں کئے۔ زندگی کا بڑا حصہ انہوں نے صدر کے ایک فلیٹ میں گزار دیا۔ بڑے بڑے لوگ، سیاسی لیڈر یہیں ان سے ملنے آتے تھے۔

نے تخت و تاج میں، نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

اس رمضان میں ہمیں ان کی شفقتِ میزبانی اور بھی زیادہ یاد آئی، وہ ہمیشہ اپنے فلیٹ میں جس محبت سے رمضان میں صحافیوں کو بلا کر افطار کرواتے تھے اور کھانا کھلاتے تھے، خالص اسلامی

---

*ایڈیٹر، اخبار "جنگ" (اردو) پاکستان

روایات کے مطابق میزبانی کا حق ادا کرتے۔ ایک ایک سے خود پوچھتے کہ کچھ اور چاہئے یا نہیں۔ دوسرے لیڈروں کی طرح وہ اپنے خادمین یا نوکروں پر نہیں چھوڑتے تھے کہ وہ مہمانوں کا خیال رکھیں۔

تاریخِ پاکستان کے اوراق شاہد ہیں کہ اس سرزمینِ بے آئین کو ایک متفقہ منظور شدہ آئین سے ہم کنار کرنے میں ان کا مرکزی کردار رہا۔ پھر تحریکِ ختمِ نبوت میں بھی ان کا حصہ قائدانہ ہے۔ ملک میں پائیدار جمہوریت کے قیام کی جدوجہد کے لئے تو ان کی زندگی وقف رہی۔ جنرل ضیاء الحق کی سفاک آمریت کے دور میں مولانا شاہ احمد نورانی کا کردار مثالی تھا۔ بڑے بڑے بولنے والے خاموش ہوگئے تھے، مصلحت کے تحت یا حکومت سے مراعات کے حصول کے لالچ میں، لیکن حضرت مولانا نے اس وقت بھی اپنی حق گوئی کی مشعل جلائے رکھی۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے ہیں بخشے اندازِ خسروانہ

دوسرے علماءِ کرام سے جو بات مولانا کو ممتاز کرتی تھی وہ ان کے ہاں علومِ جدید اور علومِ دینی کا امتزاج تھا۔ وہ جدید جمہوریت کے محاسن و عیوب سے بھی واقف تھے اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی جدید خطوط میں بھی تعبیر کرسکتے تھے۔ حضرت سے ہماری تین چار مسلسل نشستیں ہوئیں جن میں ہم نے حضورِ اکرم ﷺ کے دور کے حوالے سے ملکی انتظام، دوسرے ملکوں سے تعلقات، اقتصادی پالیسیوں پر سوالات کئے۔ ان کا انٹرویو، ہماری ایک کتاب وَن ٹو وَن (One to One) میں شامل ہے اور یہ دورِ نبوی ﷺ کا ایک بالکل مختلف انداز سے تجزیہ ہے جس سے آج کے حکمرانوں کو بہت سے سبق Good Governance کے سلسلے میں مل سکتے ہیں۔ وہ محاذ آرائی، شدت پسندی اور انتقامی سیاست کے قائل نہیں تھے۔ وہ مجسم محبت، شفقت اور دلداری تھے۔

میں جمعیت علماء اور دوسری متعلقہ تنظیموں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ مولانا کے خطبات اور تقریروں کو یکجا کر کے شائع کریں۔

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

(یہ مقالہ پیراڈائز ہوٹل، کراچی میں مولانا شاہ احمد نورانی علیہ الرحمۃ پر ایک سیمینار، زیرِ اہتمام جمعیتِ علماء جموں و کشمیر، میں پڑھا گیا۔ اس کی اشاعت کے لئے ادارہ جناب ظہور الدین خان، چیئرمین ادارۂ پاکستان شناسی کا ممنون ہے۔)

نعت جانِ کائنات ﷺ

(در زمین محدث بریلوی قدس سرہ)

کلام: صاحبزادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی

نام آیا ہے لبوں پر شہ بطحا تیرا
اِک عجب کیف میں ڈوبا ہے یہ شیدا تیرا

اللہ اللہ تری شان ، یہ رتبہ تیرا
تُو حبیب اُس کا ،ہے اللہ تعالیٰ تیرا

حسن کا تیرے بیاں کیسے ہو مجھ سے پیارے!
زلف وَالیل ہے ،وَالشمس ہے چہرا تیرا

کون عالی ہے بھلا ، کون ہے اعلیٰ تجھ سے
کون رکھتا ہے کہیں مرتبہ تجھ سا ، تیرا

أَحْسَنُ النَّاسِ جَمَالًا، وَكَمَالًا، حُسْنًا
کون رکھتا ہے کہیں مرتبہ تجھ سا ، تیرا

خَصَّکَ اللّٰہُ نَبِیًّا لِجَمِیعِ الْعَالَمْ
کون رکھتا ہے کہیں مرتبہ تجھ سا ، تیرا

فرش والے ترے رتبے کو سمجھ لیں کیسے
عرش اعلیٰ پہ نظر آتا ہے جلوہ تیرا

مثل تیرا ہو دو عالم میں بھلا کیسے کہیں
مثل ، اللہ کو کیسے ہے گوارا تیرا

نور سے تیرے ہر اِک شے نے ضیاء پائی ہے
کون سی شے ہے، نہیں جس میں اُجالا تیرا

اِک تسلسُل سے برستا ہے ترا اَبر کرم
کوئی موسم ہو ، اُترتا نہیں دریا تیرا

تیری سیرت کا، شمائل کا، نہیں کوئی جواب
کام ہر ایک جدا ہے ، مرے شاہا! تیرا

رات سجدوں میں گزارے،تو کرے دن کو جہاد
شب اَنوکھی ہے تری ، روز نرالا تیرا

اپنے منگتوں کی طرف کوئی اِشارا آقا!
چاند کر دیتا ہے دونیم ، اِشارا تیرا

حسن اعمال سے خالی ہے ، ہمارا دامن
پاس اپنے ہے فقط ایک حوالہ تیرا

اپنے اعمال تو بخشش کے نہیں ہیں قابل
تیری رحمت کی ہے اُمّید ، بھروسا تیرا

اِس پہ بھی حشر میں ہو،ایک عنایت کی نظر!
لوگ واحدؔ کو بھی کہتے ہیں ،کریما! تیرا

علامہ فضل حق خیرآبادی کا فتویٰ جہاد

اور اس کے حامی علماء و مشائخ

از: محمد صادق رضا مصباحی *

بادشاہ جہانگیر کے دور (۱۶۰۰ء) سے ہی انگریز ہندوستان کی سرحدوں میں داخل ہونے لگے تھے۔ تجارت کی غرض سے ہندوستان کا رخ کرنے والی یہ قوم اپنے ساتھ ہندوستان پر حکومت کرنے کے منصوبے بھی لائی تھی۔ چنانچہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اس نے تجارتی منڈیوں کا جال بچھانا شروع کردیا۔ کلکتہ کی "ایسٹ انڈیا" کمپنی جو ۱۷۰۸ء میں قائم ہوئی اس کی حیثیت اول کہی جاسکتی ہے۔ اس چالاک اور عیار قوم نے ان تجارتی مراکز میں تاجرون کے بھیس میں اپنے فوجی رکھے تھے جو یہاں کی ریاستوں اور علاقوں پر قبضے کا خواب دیکھتے رہتے تھے۔ ۱۸۵۷ء تک انگریز فوجوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں پر حملے کئے اور بہت ساری ریاستوں پر قابض بھی ہوگئے لیکن ان کی نظر چوں کہ دارالحکومت دہلی پر تھی، اس لئے اپنی مطلوبہ منزل تک پہنچنے کے لئے ان کے عزائم کے راستے میں بہت ساری رکاوٹیں تھیں۔ سلطان ٹیپو شہید، حافظ رحمت خاں اور نواب سراج الدولہ جیسے بے شمار سردار اور حاکم جوان کے خوابوں کو تشنۂ تعبیر نہیں ہونے دے رہے تھے، ان کو زیر کرنا انگریزوں کے لئے ضروری تھا۔ چنانچہ انہوں نے بااثر مسلمانوں کو "بلیک میل" کرنا شروع کردیا۔ انہیں حکومت اور سرداری کا لالچ دیا اور یہ لوگ ایسے ضمیر فروش اور غدارانِ وطن ڈھونڈنے میں کامیاب ہوگئے جو انگریزوں کے حلیف بن کر مسلمان سرداروں سے الجھتے رہے اور انگریزوں کو دلی تک پہنچانے میں نہایت اہم رول ادا کیا۔ اگر انگریزوں کو ایسے "میر جعفر" اور "میر صادق" نہ ملتے تو شاید آج برصغیر کی تاریخ کا دھارا کسی اور سمت بہہ رہا ہوتا۔

۱۸۵۷ء کے انقلاب نے ایک نیا موڑ لے لیا۔ مسلمانوں کی بچی کھچی شوکت زوال آشنا ہوگئی اور دہلی کی باگ ڈور بھی انگریزوں کے ہاتھوں میں آگئی اور انگریز پورے ہندوستان کے سفید وسیاہ کے مالک بن بیٹھے۔ ۱۹۴۷ء تک ہندوستان کے افق پر ان کی حکومت کا سورج نمودار رہا۔ ان نوے سالوں میں حکومت کے دوران انہوں نے ہندوستانیوں، بالخصوص مسلمانوں پر ہر وہ ظلم روا رکھا جو ہندوستان کی تاریخ میں سیاہ باب کی حیثیت رکھتا ہے۔

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ ہندوستان کو پنجۂ استبداد سے نکالنے میں جتنی قربانیاں مسلمانوں نے دی ہیں وہ دوسرے لوگوں کی بہ نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ بالخصوص علماء اور مشائخ کا رنگ تو اور نمایاں نظر آتا ہے۔ گو ہمارے مذہبی حریف اور ہندوستان کی احیاء پسند تنظیمیں اپنے علماء اور قائدین کو مجاہدینِ آزادی کی حیثیت سے پیش کرتی ہیں اور اصل مجاہدین کے بے لوث کارناموں اور لازوال قربانیوں کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتی ہیں۔ لیکن ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ حقائق سے آپ کب تک نبرد آزما رہیں گے۔ حقائق دبائے تو جاسکتے ہیں، مٹائے نہیں جاسکتے۔ متحدہ ہندوستان کے چپے چپے میں مسلمانوں کے اندر آزادی کی لہر دوڑانے والے کوئی اور نہیں، علمائے اہلِ سنت تھے، جنہوں نے اپنی تحریروں، تقریروں اور شعر و شاعری کے ذریعہ مسلمانوں کی رگوں میں آزادی کا خون دوڑا دیا۔ ان علماء کو اس کی پاداش میں کیسے کیسے ستم جھیلنے پڑے اور کن کن مصائب و آلام کا خونی دریا عبور کرنا پڑا، ان کے تصور سے ہی آنکھوں میں آنسوؤں کے بادل امڈ آتے ہیں۔ آخرکار ایک دن علماء کی شہادتوں کا خون رنگ لایا اور عوام کی جدوجہد سرسبز ہوئی اور انگریز ۱۹۴۷ء میں ہندوستان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ علمائے کرام نے اپنی اپنی بساط کے مطابق ہندوستان کی آزادی کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کرڈالیں تب آزادی کی صبح طلوع ہوئی۔

* رکن شعبۂ تصنیف وتالیف، المجمع الاسلامی مبارکپور، انڈیا

اب ہم ذیل میں ان مشائخ، علماء، شعراء اور ادباء کا تذکرہ کررہے ہیں جنہوں نے اپنے فکری، عملی اور قلمی جہاد سے ہندوستان میں ہرطرف انگریزی حکومت کے خلاف آگ لگادی تھی اور جن کی تحریک سے ہرطرف انگریزوں کے خلاف نفرت وبیزاری کالاوا پھوٹ پڑا تھا۔

تحریک آزادی کے مشائخ: خواجہ محراب شاہ قلندر گوالیری (م ۱۲۳۳ھ)، خواجہ قطب الدین دہلوی (م ۱۲۳۳ھ)، خواجہ احمد سعید نقشبندی دہلوی (م ۱۲۷۷ھ)، سید محمد قاسم شاہ داتا پوری (م ۱۲۹۸ھ)، حضرت بابا نگاہی شاہ شہید چنیوٹی (م ۱۲۷۳ھ)، حضرت مخدوم حافظ جمال اللہ والدین ملتانی (م ۱۲۲۶ھ)، خواجہ منشی غلام حسین شہید (م ۱۲۶۵ھ)، حضرت مخدوم شاہ محمد بدایونی (م ۱۲۵۵ھ)، حضرت مخدوم حافظ عبدالعزیز (م ۱۲۹۶ھ)، حضرت پیر شاہ بولن قادری شہید (م ۱۲۷۶ھ)، خواجہ سید عبدالنبی شاہ ملتانی شہید (م ۱۲۶۷ھ)، خواجہ خدا بخش (م ۱۲۵۲ھ)، خواجہ غلام فرید (م ۱۳۱۷ھ)، وغیرہم قدست اسرارہم۔

تحریک آزادی کے علماء: علامہ فضل حق خیرآبادی (م جزیرۂ انڈمان)، مفتی صدر الدین آزردہ (م ۱۲۸۵ھ)، مفتی رضا علی خاں بریلوی (م ۱۲۸۲ھ)، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی (م ۱۸۵۸ء)، مفتی عنایت احمد کاکوروی (م ۱۲۷۹ھ)، منشی رسول بخش کاکوروی، مولانا فیض احمد عثمانی بدایونی (م ۱۲۷۴ھ)، مولانا ڈاکٹر وزیر خاں اکبرآبادی (م ۱۸۵۸ء)، مولانا وہاج الدین مرادآبادی، مولانا لیاقت علی الٰہ آبادی (م جزیرۂ انڈمان)، مولانا سید کفایت علی کافی شہید (م ۱۲۷۴ھ)، مولانا امام بخش صہبائی، مولانا رحمت اللہ کیرانوی (م ۱۳۰۸ھ)، حکیم سعود اللہ قادری (م ۱۳۲۵ھ) وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحریک آزادی کے شعراء: مولانا رضی الدین شہید بدایونی (م ۱۸۵۹ء)، مولانا اعجاز حسین سوز شہید، منشی محمد اسماعیل منیر شکوہ آبادی (م ۱۲۷۲ھ)، مولانا فضل احمد اسیر دہلوی، میر حسن تسکین دہلوی (م ۱۲۶۸ھ)، مفتی رضا علی خاں بریلوی (م ۱۲۸۲ھ)، محمد یعقوب علی آبادی چشتی شہید، سید برہان الدین آثم دہلوی شہید (م ۱۸۵۸ء)، رفیع الدین خان لکھنوی شہید (م ۱۸۵۸ء)، مرزا محمد جان بیگ کشمیری (م ۱۸۵۹ء)، عبداللہ خاں ہمدم شہید، حضرت امیر احمد مینائی (م ۱۹۰۰ء)، نورالدین محمد خان انور شہید (م ۱۲۷۲ھ)، سید منور علی شہید آشفتہ (م ۱۲۴۷ھ)، سید کفایت علی کافی شہید (م ۱۲۷۴ھ)، حافظ عبدالرحمٰن احسان دہلوی (م ۱۲۷۷ھ)، مولانا لیاقت علی الٰہ آبادی (م جزیرۂ انڈمان)، مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی (م ۱۲۸۵ھ)۔

تحریک آزادی کے ادباء: مولانا محمد الخیر قریشی شہید، حضرت قاری پیر بخش جام پوری، امانت علی خاں پاک پٹن شریف، میاں فضل کریم بدایونی شہید، مولانا امام بخش بہاولپوری شہید (م ۱۲۶۷ھ)، فضل محمود انصاری شہید (م ۱۲۶۷ھ)، مولانا عبد العزیز ملتانی (م ۱۲۶۷ھ) وغیرہم۔

''مشتے نمونہ از خروارے'' کے تحت یہاں صرف چند اسماء کا تذکرہ کردیا گیا۔ اگر اس سلسلہ میں تفصیل سے خامہ فرسائی کی جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوجائے۔ یہ سب مسلک اہلِ سنت کے علم بردار تھے۔ بطلِ حریت علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے انگریزوں کے خلاف اپنا فتویٰ جہاد جاری کیا اور اس پر بہت سارے علمائے اہلِ سنت نے دستخط فرمائے اور پھر اسی کو ہندوستان بھر میں مشتہر کیا گیا۔ فتوے کا پھیلنا تھا کہ مسلمانوں کے درمیان انگریزوں کے خلاف اور اشتعال پیدا ہوگیا اور مسلمان جذبۂ جہاد لے کر نکل پڑے۔ یہاں ٹھہر کر ہم آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا مولوی اسماعیل دہلوی کے کسی مرید یا معتقد عالمِ دین نے اس فتوے پر دستخط کیے تھے یا ان کے نظریات کے حامی کسی عالم نے اس کی تائید کی تھی؟ آپ آزادیٔ ہند کی تاریخ کا ورق ورق الٹ ڈالیے لیکن ان کی فکر سے وابستہ کسی شخص کو تاریخ کے سامنے کھڑا نہیں کرسکتے جس نے اس فتوے کی تائید کی ہو۔ یہ لوگ اس کی تائید وتوثیق تو کیا کرتے، بلکہ الٹا علمائے اہلِ سنت کو

انگریزوں کا وفادار اور ایجنٹ کہنے والے لوگ خود ان کی وفاداری اور دوستی میں گلے گلے تک ڈوبے ہوئے تھے۔ اور کیوں نہ ہو جب انگریز گورنمنٹ جن کو مشاہرے، وظائف، عطیات اور دیگر امداد و تعاون سے سرفراز کرے تو وہ کیوں کر اپنی وفادار حکومت کے خلاف آواز اٹھائیں۔ مگر یہ تاریخ کا کتنا بڑا المیہ ہے کہ آج ایسے ہی لوگوں کو تحریک آزادی کا ہیرو بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور یہ سفید جھوٹ اس زور و شور سے بولا جاتا ہے کہ عوام تو عوام خواص کی بھی زبان سے اس کی بازگشت سنائی دینے لگتی ہے۔ گفتگو شاید ناقص رہ جائے گی اگر میں ان کی ''وفاداریوں'' کا تذکرہ نہ کروں۔ اس سے دوست اور دشمن کا فرق بہ آسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ کسی گوشہ سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی......ہم مسلمانوں پر انگریز حکومت کی اطاعت و فرمانبرداری ''مذہبی فرض'' ہے۔ کسی طرف سے یہ آواز آ رہی تھی......حکومت سے بغاوت کرنا خلافِ قانون ہے۔ کسی طرف سے یہ صدا کانوں سے ٹکرا رہی تھی......ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے، بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ ایک صاحب کچھ اس طرح بھی کہہ رہے تھے...... ایسے حالات میں انگریزوں سے لڑنا اور مقابلہ کرنا جائز نہیں۔

الغرض اس نوع کی متعدد آوازیں تھیں جو ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آ رہی تھیں۔ ان نظریات کی آواز اتنی واضح ہے کہ اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ انگریزوں کے دوست کون تھے اور دشمن کون۔ اور جو لوگ ان ''وفاداروں'' کو مجاہدین ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں وہ تاریخ کے بدترین مجرم ہیں، وہ تاریخ کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں۔ آخر یہ لوگ کیوں تاریخی صداقتوں پر خطِ تنسیخ کھینچ کر جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرتے ہیں۔ انہیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ مستقبل کا غیر جانب دار مؤرخ ان کی اس غلط روش کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

☆☆☆☆☆

مولانا محمد عبداللہ عتیق رضوی پر قاتلانہ حملہ

حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ عتیق رضوی مدظلہ العالی، خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ علامہ محی الدین صدیقی علیہ الرحمہ (نیریاں شریف، آزاد کشمیر) اور والدِ ماجد علامہ مولانا محمد منور عتیق رضوی مدظلہٗ پر برمنگھم (انگلینڈ) میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ تفصیلات کے مطابق مولانا محمد عبداللہ عتیق رضوی وضو سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تھے کہ ایک دہشت گرد آپ سے آکر معانقہ کرنے لگا اور اسی دوران اس نے ایک بڑے خنجر سے آپ پر اس انداز سے وار کیا کہ خنجر آپ کے پہلو کی جانب سے داخل ہو کر مخالف شانے سے آر پار ہو گیا۔ حملہ آور نے پیٹ اور جسم پر مختلف جگہ کئی وار کئے۔ آپ دیوار سے ٹیک لگا کر ساکت کھڑے ہو گئے جس سے حملہ آور آپ کو مردہ سمجھ کر فرار ہو گیا۔ مولانا عبداللہ عتیق کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا اور وہ تا حال انتہائی نگہداشت میں موت اور زندگی کی کشمکش میں ہیں۔ بعد ازاں حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش کے دوران حملہ آور نے بیان دیا کہ اس نے جہاد کیا ہے اور ثواب کا کام کیا ہے، گناہ کا نہیں۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے صدر مولانا وجاہت رسول قادری، جنرل سکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور دیگر اراکینِ ادارہ سمیت علمائے اہلِ سنت نے گہرے رنج و غم کے اظہار کے ساتھ ساتھ اس فعلِ شنیع کی بھرپور مذمت کی ہے اور مولانا عبداللہ عتیق کی جلد از جلد صحت و عافیت کے لئے خصوصی دعا کی۔ انہوں نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ حملہ آور کا تعلق جیسا کہ اس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے، کسی دہشت گرد تنظیم سے ہے۔ حکومت اور اربابِ حل و عقد کو چاہئے کہ وہ بدعقیدہ تنظیموں پر پابندی عائد کریں ورنہ اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ مولانا عبداللہ عتیق کے صاحبزادے مولانا منور عتیق رضوی مارچ ۲۰۰۶ء میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر انگلینڈ سے کراچی تشریف لائے تھے۔

مولانا احمد رضا خاں کا معیارِ تحقیق

ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف سنبھلی

یہ بات تو اب پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مولانا کا معیارِ تحقیق بہت ہی بلند تھا اور ان کی تقریباً تمام ہی تصانیف اپنے اپنے موضوع پر زبردست تحقیقی ذخائر سے مالا مال ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کے سوانح نگار اور دیگر مصنفین نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کا معیارِ تحقیق زبردست رفعت و بلندی سے ہم آہنگ ہے۔ جیسا کہ مولانا کی تصانیف کے اعلیٰ معیار کا اعتراف کرتے ہوئے صدر الافاضل مولانا شاہ نعیم الدین مرادآبادی نے لکھا ہے:

''آپ (یعنی اعلیٰ حضرت) کا اندازِ بحث بالکل محققانہ ہے۔ منطقی مغالطات اور سفسطوں سے آپ کا کلام بالکل پاک ہوتا ہے۔ تدقیق اس قدر کہ علماء کو مطالب تک پہنچنے کے لئے بسا اوقات عرق ریزی اور جانفشانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ احتمالاتِ مخالف کی تمام راہیں زبردست دلائل سے اول بند کردی جاتی ہیں۔ جس بحث میں قلم اٹھایا ہے ممکن نہیں کہ مخالف کو جائے دم زدن باقی رہی ہو۔ معاندانہ مکابرے اور سفیہانہ سب و شتم تو کسی علمی تحقیق کا جواب نہیں ہو سکتے۔ اور اس کام کا انجام دینا ہر زبان دراز، عدیم المروت والحیا کو آسان بھی ہے۔ مگر علمی معارک میں ہرزہ سرائی کیا بار پانے کے قابل ہے؟ مگر نہ دیکھا گیا کہ محققانہ طور کسی شخص کو اس امام المتکلمین کے سامنے لب کشائی کی جرأت ہوتی ہو۔'' [1]

مولانا کی تصانیف کے معیار کی عظمت کا اعتراف علامہ شبنم کمالی نے بھی کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے:

''جن علوم و فنون پر اعلیٰ حضرت کی تصانیف ہیں، دورِ موجودہ کے بہت سے علماء نے ان میں سے بہت سے فنون کا نام بھی نہیں سنا ہوگا، پہلے وہ اس فن کو پڑھیں، پھر اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مطالعہ کریں تب ان کے بارے میں کچھ لکھنے کی جرأت کرسکتے ہیں۔ پھر حضور اعلیٰ حضرت کی جملہ علوم و فنون کے محاصرے کا تصور محض تصورِ باطل ہے۔'' [2]

یہی مصنف آگے چل کر لکھتا ہے:

''اعلیٰ حضرت کی تصانیف، تراجم اور تحریروں میں جو جامعیت دیکھی گئی وہ مجھے کسی اور عالم کی تحریر میں نظر نہیں آئی۔ اعلیٰ حضرت کا ترجمۂ قرآن نہایت آسان اردو میں ہے اور انتہائی فصیح و بلیغ ہے۔ اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی تمام تصنیفات میں، چاہے وہ فتاوے ہوں، رسائل ہوں یا مستقل کتاب، ان کے جوامع الکلم کی حیثیت کو واضح طور پر ہر قاری محسوس کرتا نظر آتا ہے۔'' [3]

یہی مصنف اپنے اسی مضمون میں مولانا کے معیارِ تحقیق کی وجہِ عظمت و بلندی کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں:

''جب دلیل دینے پر آئے تو دو سو، ڈھائی سو، تین سے کتابوں کے اسماء، ان کے مصنفین کے اسماء اور حسبِ ضرورت ان کی مختصر عبارتیں پیش کر ڈالیں۔ قلم میں جنبش بھی، طبیعت میں روانی آئی تو ایک مسئلہ کا جواب دیتے دیتے ان میں کئی کتابیں پوری جامعیت کے ساتھ وجود میں آگئیں حدیث میں جب حدیثِ ضعیف کی بحث آئی تو ضعیف کے اقسام، اس کی جملہ صورتیں، اس کے احکام و دلائل اس خوبصورت انداز میں پیش فرمائے کہ ایک مستقل علمی اور درسی کتاب کا ظہور ہوگیا۔''

یہ بات تو اب پوری طرح سے محقق ہوچکی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں کا معیارِ تحقیق بہت بلند تھا۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ کس طرح مولانا کے معیارِ تحقیق کو بلند کہا گیا ہے۔ اس پر بہت سے محققین نے اپنے اپنے طور پر روشنی ڈالی ہے۔ جیسا کہ اس موضوع پر اظہارِ خیال

کرتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب لکھتے ہیں:

''امام احمد رضا کے مطالعہ و تحقیق کا معیار بہت بلند تھا۔ انہوں نے کبھی لکھی لکھائی اور سنی سنائی باتوں پر تکیہ نہیں فرمایا۔ بلکہ اصلی متون کا خود مطالعہ فرماتے اور جب تک خود مطمئن نہ ہوتے حوالہ نہ دیتے۔ ان کے پایۂ تحقیق کا اندازہ ''جب العوار عن مخدوم بہار'' کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ جس میں انہوں نے متن کتاب کی تحقیق سے متعلق وہ وہ نکات و اصول بیان فرمائے ہیں جو دورِ جدید کے محققین کے وہم و خیال میں بھی نہیں۔ اور دنیا کا کوئی محقق متن کے لئے یہ اہتمام نہیں کرتا جو امام احمد رضا فرماتے تھے۔ امام احمد رضا نے اپنی تمام نگارشات میں اصولِ تحقیق کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ وہ ایک محتاط محقق، عاقبت اندیش مدبر اور بلند پایہ مفکر تھے۔'' [۴]

تحقیق و تدقیق کے میدان میں جہاں علم و دانش کو زبردست اہمیت حاصل ہے وہیں قوتِ استدلال کو بھی اس سلسلے میں اہم مقام دیا جاسکتا ہے۔ یعنی کسی بھی مصنف کی تخلیق کو ہم اس وقت تک تحقیقی اعتبار سے پایۂ استناد پر پورا تسلیم نہیں کرسکتے جب تک کہ اس مصنف کی قوتِ استدلال کی صحت پوری طرح سے ثابت نہیں ہوجاتی۔ اس طریقۂ تحقیق کے اعتبار سے بھی مولانا احمد رضا خاں کی تصانیف کو زبردست نمایاں مقام حاصل ہے اور ان کا تحقیقی معیار پوری طرح اس اعتبار سے بھی قابلِ اعتماد ہے کیونکہ آپ کے اندر اعلیٰ علمی صلاحیت کے ساتھ ہی زبردست قوتِ استدلال موجود تھی۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں ایک مصنف نے لکھا ہے:

''امام احمد رضا فاضل بریلوی کی قوتِ استدلال بہت زیادہ پائیدار اور مستحکم تھی۔ انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے بہت زیادہ غور و فکر اور تحقیق و جستجو کے بعد لکھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی رائے اور نتائج حقیقت و صداقت پر مبنی نظر آتے ہیں اور وہ جو کچھ بھی فرماتے ہیں حق بولتی تصویر دکھائی پڑتی ہے۔ بڑے بڑے مفکر و دانشور بھی ان کی رائے کا احترام کرتے نظر آتے ہیں۔'' [۵]

اس سلسلہ میں کچھ ایسی ہی رائے ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد بھی رکھتے ہیں بلکہ ان کے مطابق تو مولانا کا معیارِ تحقیق تو دورِ حاضر کے ترقی یافتہ محققین کے معیارِ تحقیق سے بھی کہیں زیادہ بلند ہے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے:

''محدثِ بریلوی محقق بھی تھے اور مصنف بھی۔ انہوں نے تقریباً ۵۰ علوم و فنون میں اپنی علمی یادگاریں چھوڑی ہیں۔ ان کا تحقیقی معیار دورِ جدید کے تحقیقی معیار سے بھی بلند ہے۔'' [۶]

مولانا کے معیارِ تحقیق کے اثبات میں متفرق مصنفین کے اقوال و آراء کو نقل کرنے کے بعد اب ہم باعتبارِ فن یہ دکھانا چاہیں گے کہ مولانا کا فنی اعتبار سے تحقیق کا معیار کیا تھا اور اس پر بھی غور کرنا چاہیں گے کہ کیا مولانا کسی خاص فن میں ہی یہ بلند معیار رکھتے تھے یا جملہ علوم و فنون میں آپ کی صلاحیت یکساں تھی۔ جیسا کہ سبھی واقف ہیں کہ مولانا بنیادی اعتبار سے عالمِ دین تھے اور علومِ دینیہ سے آپ کا تعلق اصلاً تھا اور دیگر فنون سے ضمناً۔ اسی لئے آپ کی دیگر علوم و فنون سے متعلق تصانیف میں اسلامی علوم کی جھلک نظر آتی تھی جس کا ثبوت مولانا ضیاء المصطفیٰ قادری صاحب کی تحریر سے بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا:

''اعلیٰ حضرت یوں تو کثیر علوم و فنون میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے لیکن علمِ کلام و علمِ فقہ ہی کے گرد آپ کی فکر گردش کرتی تھی۔ اسی لئے آپ کی بحثیں کتاب و سنت کے مواد سے لبریز ہوتی ہیں۔'' [۷]

اس موقع پر ہم نے مختلف صاحبانِ قلم کے بیانات تحریر کئے ہیں جن سے مولانا کے معیارِ تحقیق کا ثبوت ملتا ہے۔ اب ہم مختلف علوم پر مشتمل مولانا کی تصانیف سے یہ ثبوت پیش کرتے ہیں کہ ان علوم میں مولانا کا معیارِ تحقیق کس قدر بلند تھا۔ سب سے پہلے یہاں ہم آپ کے ترجمۂ قرآن پر نظر ڈالنا چاہیں گے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا کو ترجمہ کے فن پر کس قدر زبردست عبور حاصل تھا اور اس فن میں ان کا معیار کس قدر عظیم تھا۔ اس سلسلے میں ملک شیر محمد خان، پاکستان کے مضمون سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے جس سے آپ

کے ترجمۂ قرآن کے محاسن پر نظر پڑتی ہے۔

''امام احمد رضا کا ایک عظیم ترین علمی کارنامہ اور فنی شاہکار قرآن حکیم کا اردو ترجمہ ہے جو ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' کے نام سے موسوم ہے۔ تمام اردو تراجم قرآن سامنے رکھ لیجئے اور امام احمد رضا کے ترجمہ کے ساتھ ان کا تقابلی مطالعہ کیجئے۔ آپ واضح ترین فرق و امتیاز محسوس کریں گے امام احمد رضا کا ترجمہ لغوی، معنوی، ادبی اور علمی کمالات کا جامع ترین مرقع ہے۔ اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو عربیت اور قرآن فہمی کا کس قدر ملکہ حاصل تھا۔'' ۸

آیئے اب دیکھتے ہیں فنِ حدیث پر آپ نے جو کام کیا ہے اس تحقیق کا معیار کیا ہے؟ اصولِ حدیث کے فن میں آپ کا تحقیقی معیار دیکھنے کے لئے مولانا آل مصطفیٰ مصباحی کی تحریر سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

''اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اصولِ حدیث کو پیش آمدہ مسائل سے ہم آہنگ بھی کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی ذاتی تحقیق و تفتیش کے جلوے دکھائے ہیں۔ اگر شروع ہی سے طالب علم و فن نے ان اصولوں کو اپنے ذہن پر نقش کر لیا تو بلاشبہ اخیر تک یہ اصول و ضوابط شمع راہ ثابت ہوں گے۔ اصولِ حدیث میں آپ کا رسالہ ''منیر العین فی تقبیل الابہامین'' بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔'' ۹

اصولِ حدیث سے متعلق ایک فن جو ''فن اسماء الرجال'' کے نام سے معروف ہے، اس میں بھی مولانا کا معیارِ تحقیق بہت بلند تھا جیسا کہ مولانا آل مصطفیٰ مصباحی نے اپنے مذکورہ مضمون میں ہی اس سلسلہ میں تحریر کیا ہے:

''امام اہلسنّت کے اندر وہ خداداد ذہنیت و صلاحیت تھی اور حافظہ اتنا مستحکم اور قوی تھا کہ رجالِ حدیث سے متعلق ناقدینِ حدیث کے اقوال و وجوہ طعن اور مراتبِ توثیق و تنقید مستحضر رکھتے تھے۔ ان پر ان کی تصانیف میں بے شمار شواہد نظر آتے ہیں۔ اس خوبی میں معاصرین بلکہ بہت سے متقدمین پر بھی فائق نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے جلیل القدر فقہاء و محدثین کی پیش کردہ احادیث پر اسماء الرجال کی رو سے کلام کیا ہے جو ان حضرات کی نظروں سے مخفی تھا۔'' ۱۰

یہاں صرف مولانا کے معیارِ تحقیق کے سلسلے میں ان کے سوانح نگار حضرات کی تحریروں کے اقتباسات نقل کئے جا رہے ہیں۔ پیشِ نظر سطور میں مولانا کے فقہی علوم پر مشتمل تحقیق کے معیار کے بارے میں لکھا جاتا ہے۔ اس فن میں مولانا کو جو مہارت حاصل تھی اور جس دقتِ نظر اور تحقیق کے ساتھ آپ نے فتاویٰ تحریر کئے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے ماہنامہ ''معارف'' اعظم گڑھ کا مضمون نگار تحریر کرتا ہے:

''مولانا نے جس دقتِ نظر اور تحقیق کے ساتھ علماء کے استفسارات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں اس سے ان کی جامعیت، علمی بصیرت، فقہی جزوی استحضارات اور ذہانت طباعی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کے کمالانہ اور محققانہ فتاویٰ نہ صرف آپ کے جلالتِ علمی کے مظہر ہیں بلکہ مخالف و موافق ہر طبقہ کے مطالعہ کے لائق ہیں۔'' ۱۱

فقہ میں آپ کو جو اعلیٰ مقام حاصل ہے اس کا اعتراف مفتی غلام معین الدین نعیمی نے بھی کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے:

''حرمین طیبین اور دیگر بلادِ اسلامیہ کی یگانہ روزگار علمی ہستیوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کو نابغۂ روزگار اور عدیم النظیر محقق تسلیم کیا ہے۔ اس سے بھی قطع نظر اعلیٰ حضرت کی جملہ تصانیف اور خصوصاً فتاویٰ رضویہ اس امر کی واضح شہادت دے رہا ہے کہ اس کا مصنف دقائق کا خزینہ، حقائق کا گنجینہ اور تمام علومِ عقلیہ اور نقلیہ میں منصب امامت پر فائز تھا۔'' ۱۲

ان اقتباسات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے کہ مولانا کی علومِ اسلامیہ پر زبردست تحقیقی نظر تھی اور ان علوم میں ان کو اجتہادی مقام حاصل تھا۔ آپ کے اکثر سوانح نگاروں نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ مولانا کو شریعتِ اسلامیہ پر زبردست درک حاصل تھا اور اسلامی علوم پر انہیں اعلیٰ گرفت تھی۔ جیسا کہ سید جمال الدین اسلم، ریڈر شعبۂ تاریخ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی نے اپنے ایک

مضمون میں لکھا ہے:

''امام احمد رضا کو جو علمی اور دینی کارنامہ امام کے منصب پر فائز کرتا ہے وہ یہ کہ انہوں نے دینِ مبین اور سوادِ اعظم کا دفاع ہی نہیں کیا بلکہ اپنے دور اور مستقبل کے لئے انہیں نئی فکری توانائی دی، اجتہاد کیا اور بتایا کہ وہ محض روایت پر چلنے والے مسلمان یا مولوی ہی نہیں بلکہ وہ ایسے عالم ہیں جن کے مطالعہ میں قدیم وجدید تمام کتب رہیں اور جس نے ان کا صرف مطالعہ ہی نہیں کیا بلکہ ان کے پسِ پشت کارفرما فکر تک رسائی بھی حاصل کی اور دورِ حاضر کے مسائل کو پیشِ نظر رکھ کر اجتہاد کے دروازے کھول دیئے۔'' ۱۳

جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ مولانا کو اسلامی علوم کے ساتھ ہی عصری علوم وفنون میں بھی زبردست دخل تھا اور ان علوم میں بھی انہوں نے تحقیق وتدقیق کے دریا بہائے ہیں۔ چنانچہ ان علوم پر مشتمل مولانا کی کتابوں کا معیار بہت بلند ہے۔ تو اس سلسلے میں سب سے پہلے سائنسی علوم پر مشتمل تصانیف پر ایک اقتباس مولانا قمر الحسن بستوی مصباحی کے مضمون سے نقل کیا جاتا ہے:

''حضرت موصوف علیہ الرحمہ (مولانا احمد رضا خاں) نے سائنسی تحقیقی دنیا میں بھی اہم رول ادا کیا ہے بلکہ بھارت کا یہ عظیم مفکر وہ تھا جس نے قدیم فلاسفہ اور پرانے نظریات واصول کے پرخچے اڑادیے ہیں۔ جو نظریات اسلامی افکار سے متصادم ہوئے ان کا رد نہ صرف نقلی فرمایا بلکہ عقلی بھی اور اسی فن کی روشنی میں انہیں کے اصولوں کو پیش فرما کر ان کا ردِ بلیغ کیا۔'' ۱۴

جدید سائنس کے بعد اب دیکھتے ہیں مولانا کو فلسفہ ومنطق میں کیا مقام حاصل ہے اور اس میں ان کا تحقیقی معیار کس قدر بلند ہے۔ اس سلسلے میں مولانا محمود احمد برکاتی مصباحی اپنے ایک معرکۃ الآراء مضمون میں نقل کرتے ہیں:

''فلسفۂ قدیمہ کے مزعومات باطلہ پر آپ کی گرفتیں اتنی سخت ہیں اور اپنے اندر اس قدر قوت واستحکام رکھتی ہیں کہ ان کا جواب حزبِ مخالف کے پاس سوائے خموشی کے اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ کے اعتراضات ومواخذات جس دقتِ نظر پر مبنی ہیں وہ واقعی قابلِ ستائش ولائقِ صد آفریں ہیں۔ آپ نے چند مسائل مختلف فیہ میں اس قدر معرکۃ الآرا بحثیں کی ہیں جو ماضی میں بھی نظر نہیں آتیں۔ اتنی معیاری بحث کرنا خاص آپ ہی کا حصہ ہے اس بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا فلسفیانہ رنگ بھی فقہی صلاحیتوں سے کچھ کم نہ تھا۔'' ۱۵

حوالہ جات

۱) افاضات صدر الافاضل، بحوالہ قاری امام احمد رضا نمبر، ص:۱۸۸ اور ص:۳۶۵۔
۲) مضمون: امام احمد رضا کی جامعیت۔ مشمولہ، پیغام رضا کا احمد رضا نمبر، ص:۴۸۶
۳) مضمون: امام احمد رضا کی جامعیت۔ مشمولہ، پیغامِ رضا کا احمد رضا نمبر، ص:۴۸۸۔
۴ الف) مضمون: امام احمد رضا کی جامعیت۔ مشمولہ، پیغامِ رضا کا احمد رضا نمبر، ص:۴۹۰۔
۴ ب) امام احمد رضا کی فقہی بصیرت۔ ص:۱۷ تا ۱۸۔ زیرعنوان ''تقدیم''۔
۵) مضمون: امام احمد رضا ایک سائنسدان کی حیثیت سے۔ مشمولہ، یادگارِ رضا۔ ص:۸۹۔
۶) امام احمد رضا محدث بریلوی۔ ص:۸۰۔
۷) پیغامات وتاثرات۔ مشمولہ، آئینہ امام احمد رضا۔ ص:۱۴۲۔
۸) امام احمد رضا اور محاسن کنز الایمان۔ مشمولہ، قاری احمد رضا نمبر، ص:۱۱۷۔
۹) مضمون: امام احمد رضا کی رجالِ حدیث اور اصول پر نظر۔ مشمولہ، آئینہ امام احمد رضا نمبر، ص:۱۰۹۔
۱۰) مضمون: امام احمد رضا کی رجالِ حدیث اور اصول پر نظر۔ مشمولہ، آئینہ امام احمد رضا نمبر، ص:۱۰۰۔
۱۱) معارف، اعظم گڑھ، بابت ستمبر ۱۹۴۹ء۔ ص:۴۳/۴۴۔ بحوالہ، تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ۔ ص:۴۱۵۔
۱۲) مضمون: امام احمد رضا اور صدر الافاضل۔ مشمولہ، قاری امام احمد رضا نمبر، ص:۱۹۶۔
۱۳) آئینۂ امام احمد رضا۔ ص:۱۴۵۔
۱۴) مقالہ: امام احمد رضا اور سائنس جدید۔ مشمولہ، افکار رضا، ص:۱۱۸۔
(۱۵) مضمون: فلسفۂ قدیم اور الکلمۃ الملھمہ، مشمولہ، پیغامِ رضا کا احمد رضا نمبر۔ ص:۲۱۷۔

امام احمد رضا اور شانِ اُلوہیّت (ترجمۂ قرآن کی روشنی میں)

دوسری قسط

تحریر: پروفیسر محمد اسلم پرویز

اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کو مخفی یا پوشیدہ رکھنا ممکن نہیں ہے لہٰذا اسے دھوکا اور فریب دینا بھی ممکن نہیں ہے اور نہ ہی اس سے دغا بازی کی جاسکتی ہے بالکل اس طرح اللہ تعالیٰ کسی کو دغا، فریب یا دھوکا دے یہ بھی درست نہیں۔ دھوکا کھانا لاعلمی کی دلیل ہے اور دھوکا دینا عیب و نقص کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ لاعلمی اور عیب دونوں سے پاک اور منزّہ ہے۔ منافقین باطن میں کفر رکھتے تھے اور ظاہراً ایماندار بنتے تھے تاکہ دنیا میں ان پر کافروں والے احکام نافذ نہ ہوں۔ حقیقت میں وہ فکرِ آخرت سے یا اپنے انجام سے غافل ہوگئے تھے وہ اپنے گمانِ باطل میں اللہ تعالیٰ کو دھوکا یا فریب دیا چاہتے تھے ورنہ حقیقۃً ایسا کرنا ممکن نہیں تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ ذہن کے خیالوں اور دلوں کے وسوسوں تک سے باخبر ہے اس طرح اس سے دھوکا بازی بھی محال ہے۔ اللہ تعالیٰ دغا بازی نہیں کرے گا اور نہ کسی کو دھوکا دے گا بلکہ منافقوں کو ان کے خدع کی جزا دے گا۔ منافقین کا دوُرخا پن انہیں آخرت کی فکر سے غافل کردے گا اور انجام کار وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ اس طرح وہ اپنے کیے کی سزا اور اعمال کی جزا پائیں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ انہیں دھوکا نہیں دے گا بلکہ انہیں اسی غفلت کی موت مارے گا جس کے دنیا میں اپنے آپ کو سزاوار کر چکے تھے۔ امام احمد رضا کا ترجمہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی، مستقل اور لامتناہی علم کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے عیب و نقص سے پاک ہونے کی شان کو بھی کتنی خوبصورتی سے ظاہر کرتا ہے۔

= يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔

(البقرہ، آیت 9، رکوع 2، پہلا پارہ)

.....دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے۔

(مولانا محمود الحسن)

.....چال بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لاچکے ہیں۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

.....وہ اللہ اور ایمان والوں کے ساتھ دھوکا بازی کررہے ہیں۔

(مولانا مودودی)

☆فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

امام احمد رضا کے ترجمہ سے پتا چلتا ہے کہ منافقین ظاہراً ایمان لاکر اور باطناً کافر رہ کر اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو اپنے خیال میں دھوکا دینا چاہتے ہیں حقیقت میں وہ دھوکا دے نہیں سکتے مگر دوسرے تراجم سے یہ تاثر ملتا ہے کہ منافقین واقعی اللہ تعالیٰ سے دغا بازی اور چال بازی کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینا ممتنع ہے کیونکہ وہ دِلوں کی چھپی ہوئی باتیں تک جانتا ہے پھر اسے دغا دینا کیسے ممکن ہے؟ اس طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ نے مرادِ قرآن کو واضح کردیا اور شانِ الوہیت کی مطابقت بھی برقرار رکھی۔

۷۔ دل یا جی کی نسبت:۔

= تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ .

(المآئدہ، آیت 114، رکوع 6، پ 7)

.....تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور مَیں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ (مولانا محمود الحسن)

.....تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور مَیں نہیں جانتا جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ (عبدالماجد دریابادی)

.....تُو تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے اور (البتہ) مَیں تیرے دل کی

بات نہیں جانتا۔ (وحید الزماں)

....آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ (مولانا مودودی)

☆ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

دِل اور جی جسم کے ایک ٹکڑے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے اور اس کے اجزاء سے بھی۔ جن آیات میں اللہ تعالیٰ سے انسانی اجزاء کے نام منسوب ہیں وہ متشابہات میں سے ہیں۔ جن کے معنی اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لہٰذا ہاتھ، پنڈلی، نفس یا دل کے الفاظ جب اللہ تعالیٰ سے منسوب ہوں گے تو ان کی تاویل کرنا پڑے گی۔ کیونکہ اس کے لیے بلا تکلف دل یا جی ثابت کرنے سے جسمیت لازم آتی ہے جو اس کے لیے محال ہے۔ جس طرح ہاتھ کے لیے مفسرین دستِ قدرت یا قوت وطاقت مراد لیتے ہیں۔ جب نفس یا دل کے لفظ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے گی تو اس کا معنی علم لیا جائے گا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے سوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے اے اللہ! پاکی ہے تجھے، مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں پہنچتی اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا۔ اس کے بعد زیر بحث حصۂ آیت ہے۔ کہ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے (یعنی چھپی ہوئی باتوں کو، دل کے خیالوں کو) اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم وسیع ولاتحصیٰ میں ہے۔ اس کے فوراً بعد اس آیت کا آخری حصہ ہے کہ بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے علم کی لامتناہی وسعتوں کے مقابلے میں اپنے عجز کا اظہار کیا ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ رُوحِ قرآن کا صحیح ترجمان ہے۔

۸۔ مستور ومحاط ہونے اور جسمانی اجزاء کی نسبت:۔

= هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ. (سورہ البقرہ، آیت 210، رکوع 25، پارہ 2)

....کیا وہ اس کی راہ دیکھتے ہیں کہ آوے ان پر اللہ ابر کے سائبانوں میں اور فرشتے۔ (مولانا محمود الحسن)

....یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ حق تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں ان کے پاس آویں۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....کیا اب وہ اس کے منتظر ہیں کہ اللہ بادلوں کا چتر لگائے فرشتوں کے پرے ساتھ لیے خود سامنے آموجود ہو۔ (مولانا مودودی)

☆ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں بھی امام احمد رضا کا ترجمہ مراد قرآن کے مطابق ہے اور جملہ تفاسیر اس کی ہمنوا ہیں۔ اس میں اللہ کے آنے کو اس کے امر اور عذاب کے آنے کے معنوں میں بیان کیا ہے۔ دوسرے تراجم میں یہ ذکر ہے کہ اللہ آئے، خود سامنے آموجود ہو۔ جو شانِ اُلوہیت کے لائق نہیں کیونکہ سامنے آموجود ہونا جسمیت کو چاہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ پاک اور منزہ ہے۔ اس لیے کسی مفسر نے خود اللہ تعالیٰ کے آنے کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اس کے آنے سے اس کے امر وعذاب کا آنا مراد لیا ہے کیونکہ وہ سائبانوں یا دوسری چیزوں میں مستور ومحاط اور مظروف ہونے سے پاک ہے۔

= يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ.

(سورہ القلم، آیت 42، رکوع 4، پارہ 29)

....جس دن کہ کھولی جائے پنڈلی۔ (مولانا محمود الحسن)

....جس دن (حق تعالیٰ کی) پنڈلی کھولی جائے گی۔ (وحید الزماں)

....جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھایا جائے گا۔ (مولانا فتح محمد)

☆ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے۔
(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت میں لفظ ''ساق'' متشابہات کے قبیل سے ہے۔ جس کے معنی اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کی کیفیت ہمارے لیے مجہول ہے۔ دیگر مترجمین کے تراجم کا امام احمد رضا کے ترجمہ سے تقابل کیا جائے تو امام احمد رضا کا ترجمہ منشائے الٰہی ومراد قرآن کا مظہر ہے۔ دیگر مترجمین نے ''ساق'' کا معنی پنڈلی کیا اور ظاہری معنی مراد لے کر پنڈلی کو بطور جزوِ بدن اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب مانا، اسے کپڑوں ملبوس ٹھہرایا اور قدیم و بے نیاز ہستی کو محتاج الی الحادث ثابت کردیا۔ مخلوق کی صفات خدا کے لیے ممکن نہیں کیونکہ اس کی صفات ذاتی، مستقل اور قدیم جبکہ بندوں کی صفات عطائی، غیر مستقل اور عارضی وحادث ہیں۔ خدا تعالیٰ جسم، اجزائے جسم اور متعلقاتِ جسم سے پاک ہے۔ امام احمد رضا کا ترجمہ باطل نظریات کو رَد کرتا ہے اور تقدیسِ اُلوہیت کا پاسدار ہے۔

۹۔ استواء کی نسبت:۔

= ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ.

(الاعراف، آیت 54، رکوع 14، پارہ 8)

.....پھر قائم ہوا عرش پر۔ (مولانا محمود الحسن)

.....پھر عرش پر قائم ہوا۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

.....پھر تخت پر چڑھا۔ (وحید الزماں)

.....پھر تخت پر بیٹھا۔ (مولانا ثناء اللہ امرتسری)

.....پھر تختِ (شاہی) پر قائم ہوا۔ (مولانا فتح محمد)

.....پھر تختِ سلطنت پر جلوہ گر ہوا۔ (مولانا مودودی)

☆ پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔
(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ایک کم پڑھا لکھا آدمی جب اللہ تعالیٰ کے عرش پر قیام کرنے، تخت پر چڑھنے، بیٹھنے، قائم ہونے اور جلوہ گر ہونے کا پڑھے گا تو اس کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کے لیے جسمیت، جہت اور مکان کا خیال آئے گا۔ کسی چیز پر قائم ہونا، چڑھنا، بیٹھنا اور جلوہ گر ہونا مخلوق کی صفات ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جسمیت، جہت اور مکان سے پاک ہے۔ یہ آیت اصل میں متشابہات کی قسم سے ہیں۔ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا استواء عرش پر بلا کیف ہے۔ امام احمد رضا کا ترجمہ غلط خیال کو پیدا ہی نہیں ہونے دیتا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آیۃ مبارکہ کو ظاہر پر رکھنا ممکن ہی نہیں بلکہ یہی مناسب ہے کہ یوں کہا جائے کہ عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔

۱۰۔ کید کی نسبت:۔

= اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ.

(سورہ اعراف، آیت 183، رکوع 13، پارہ 9)

.....بے شک میرا داؤ پکا ہے۔ (مولانا محمود الحسن)

.....میری چال کا کوئی توڑ نہیں۔ (مولانا مودودی)

☆ بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے۔ (امام احمد رضا)

داؤ یا چال عیب ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے نسبتِ تفعیل پیدا نہیں کرسکتے۔ اردو میں یہ الفاظ برے معنوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم ان لوگوں کو آہستہ آہستہ اپنی حکمت وتدبیر سے مقام ہلاکت تک لے جائیں گے اس لحاظ سے وہ جانتے بھی نہیں ہوں گے کہ ان کو اس دنیا میں مہلت دینا میری خفیہ تدبیر ہے۔ اس کے بعد ان کی شدید پکڑ ہوگی۔ چونکہ ظاہراً کسی کو مہلت دینا اس پر احسان ہوتا ہے مگر مہلت کی آزمائشی سہولت سے فائدہ نہ اٹھانا اور اپنی اصلاح نہ کرنا حقیقت میں شرمندگی اور رسوائی بھی ہوتی ہے اس وجہ سے اسے کید سے مشابہت ہے لہٰذا اس

پکڑ، گرفت یا خفیہ تدبیر کو کید کہا گیا۔ یہاں کید بمعنی داؤ یا چال نہیں بلکہ خفیہ تدبیر کے ہے اور یہی معنی شانِ الوہیت کے مناسب ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جملہ عیوب ونقائص سے منزہ ہے۔ امام احمد رضا کا ترجمہ اسی خوبصورت تاثر کو لیے ہوئے ہے۔

= کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ.

(سورہ یوسف، آیت 76، رکوع 3، پارہ 13)

....یوں داؤ بتادیا ہم نے یوسف کو۔ (مولانا محمود الحسن)

☆ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جس طرح اللہ تعالیٰ خود کسی سے مکر نہیں کرتا، کسی سے داؤ نہیں کرتا اور کسی سے چالبازی نہیں کرتا بالکل اسی طرح وہ کسی کو داؤ یا چالبازی سکھانے کے عیب سے بھی پاک ہے۔ سکھائے گا بھی کسے، اپنے پیغمبر کو؟ اگر پیغمبر ہی نعوذ باللہ داؤ کرنے والا یا چالباز ہو جائے تو اُس کے پیغام پر کون اعتبار کرے گا۔ اِس طرح تو کلامِ ربانی بھی مشکوک ٹھہر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس وبالِ فکر سے محفوظ رکھے۔

یہاں کید کا مجازی معنی خفیہ تدبیر مراد ہے۔ اس آیۂ کریمہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کو تدبیر سکھانے کا ذکر ہے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس، حسنِ نیت کے ساتھ اور بھائی بلکہ پورے خاندان کے آرام کی خاطر، مستقل طور پر رکھ سکتے ہیں۔ واقعۂ یوسف علیہ السلام کے اس حصہ میں خاندان کے افراد کو اکٹھا کرنے کی تدبیر بھی ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ خدائے قدوس جل جلالہٗ اور اس کے پیغمبر علیہ السلام کی عظمتوں کا پاسدار ہے۔

۱۱۔ نسیان کی نسبت:۔

= نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ.

(سورہ توبہ، آیت 67، رکوع 15، پارہ 10)

....بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو۔ (مولانا محمود الحسن)

....انہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ان کو بھلا دیا۔ (مولانا فتح محمد)

....یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں بھلا دیا۔ (مولانا مودودی)

☆وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں منافقین کا ذکر ہو رہا ہے کہ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے یعنی اس کی اطاعت اور رضا طلبی کو چھوڑ دیا، اس کی عبادت وثناء کو ترک کر دیا تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم وثواب سے محروم کر دیا اور انہیں اپنی رحمت واحسان سے یاد کرنا چھوڑ دیا۔

اللہ تعالیٰ بھولنے سے مبریٰ ہے۔ انسان کے نسیان یا بھولنے پر مذمت نہیں کیونکہ انسان کی نسیان پر طاقتِ ضبط یا قابو نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا بھول جانا محال ہے۔ بھول چوک نقصان اور کمزوری ہے وہ خدا ہی کیا جو کمزور ہو۔ اس طرح امام احمد رضا کا ترجمہ شانِ اُلوہیت کے عین مطابق ہے۔ اور جملہ تفاسیر اس کی ہمنوا ہیں۔

= بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ج اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ.

(سورہ السجدہ، آیت 14، رکوع 15، پارہ 21)

....تم نے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کے ملنے کو ہم نے بھی بھلا دیا تم کو۔

(مولانا محمود الحسن)

....تم اپنے اس دن کے آنے کو بھول رہے تھے ہم نے تم کو بھلا دیا۔

(مولانا اشرف علی تھانوی)

....پس اس دن کو بھولنے کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو ہم تم کو بھول گئے

(مولانا ثناء اللہ امرتسری)

....تم نے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا ہم نے بھی اب تمھیں فراموش کر دیا ہے۔ (مولانا مودودی)

☆تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ہم نے تمھیں چھوڑ دیا۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت میں لفظ نسیان کا فروں کی طرف منسوب ہونے کی صورت میں بھولنے، بھلانے اور فراموش کرنے کے معنوں میں استعال کرنا درست ہوگا مگر جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگی تو بھولنے، بھلانے اور فراموش کرنے کے معنی درست نہیں ہوں گے کیونکہ بھولنا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ جب کافروں نے اس کی اطاعت وعبادت ترک کردی اور اس کی حمد وثنا کرنا بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی کافروں کو اپنے ثواب وکرم سے محروم کردیا اور انہیں اپنی رحمت واحسان سے یاد کرنا چھوڑ دیا۔ بھولنا نقص اور عیب کا اطلاق بھی محال ہے۔ اس طرح امام احمد رضا کا ترجمہ قرآن اللہ تعالیٰ کی شانِ قدوسیت کے عین مطابق ہے۔

۱۲۔ رُوح کی نسبت:۔

= وَ نَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ.

(سورہ حجر، آیت 30، رکوع 3، پارہ 14)

....اور پھونک دوں اس میں اپنی جان سے۔ (مولانا محمود الحسن)

....اور اس میں اپنی جان ڈال دوں۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....اور اس میں اپنی بے بہا چیز یعنی رُوح پھونک دوں۔ (مولانا فتح محمد)

....اور اس میں اپنی رُوح سے کچھ پھونک دوں۔ (مولانا مودودی)

☆ اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمارہا ہے کہ میں بجتی ہوئی مٹی سے انسان بنانے والا ہوں، جب اس کی تخلیق مکمل کرلوں تو اس میں ارواحِ خلائق میں سے ایک معزز ومحترم رُوح ڈال دوں تاکہ وہ عزت وحرمت والی زندگی حاصل کرلے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں 'مِن رُوحی' میں 'مِـــن' تبعیضیہ ہے یعنی میں اس میں ایک احترام واعزاز کی حامل اور معزز رُوح ڈال دوں جو میرے تخلیق کردہ اروح کا بعض ہوگا جس طرح بیت اللہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا گھر نہیں بلکہ اضافت تشریفی ہے۔ (گھر اسے کہتے ہیں جہاں اور جس میں کوئی شخص رہتا ہو اور گھر اس شخص کے وجود کا احاطہ کیے ہوئے ہو۔ ذات باری تعالیٰ کا احاطہ ناممکن ہے۔) اسی طرح مِنۡ رُّوۡحِیۡ میں اللہ تعالیٰ کی رُوح اس کی اپنی جان نہیں بلکہ مراد وہ رُوح ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے لیکن اس سے منسوب ہونے کی وجہ سے معزز ہوگئی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اس مطلب کو پوری طرح واضح کررہا ہے جبکہ دیگر تراجم میں اپنی جان پھونک دوں، اپنی جان ڈال دوں، اپنی رُوح پھونک دوں یا اپنی رُوح سے کچھ پھونک دوں جیسے الفاظ ملتے ہیں۔ جن سے خدشات پیدا ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جان (رُوح) کیسے ڈال دی؟ جن اپنی رُوح دوسرے میں ڈال دی تو خود بے رُوح یا بے جان رہا؟ کیا اس کی رُوح کسی جسم میں منتقل ہوکر اس کی ذات سے جُدا ہوگئی؟ (معاذاللہ) حالانکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ جسم کا ہونا مخلوق کی صفت ہے اور مخلوق اور اس کی صفات زوال پذیر ہیں اور حادث ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو زوال محال ہے۔ وہ قدیم ہے حادث نہیں۔ حادث ہونا مخلوق کے لیے روا ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے 'اپنی طرف کی خاص معزز رُوح' کے لفظوں سے مذکورہ خدشات کی پیدائش کا امکان ہی ختم کردیا اور قرآنی مطلب بھی واضح ہوگیا۔ یاد رہے یہاں 'پھونک دوں' کے الفاظ سے مراد ملائکہ سے مشورہ نہیں یا ان کی مرضی نہیں پوچھی جارہی ہے بلکہ انہیں خبر دی جارہی ہے کہ جب میں ایسا کرلوں تو تم سارے میرے حکم کے مطابق آدم علیہ السلام کو سجدہ کروگے گویا رُوحِ آدم علیہ السلام کو شرافت وتکریم عطا کی گئی۔

= وَنَفَخَ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ.

(السجدہ، آیت 9، رکوع 14، پارہ 21)

....اور پھونکی اس میں اپنی ایک جان۔ (مولانا محمود الحسن)

....اور اس میں اپنی رُوح پھونکی۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....اور اس کے اندر اپنی رُوح پھونک دی۔ (مولانا مودودی)

☆اور اس میں اپنی طرف کی رُوح پھونکی۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

امام احمد رضا کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی طرف سے تخلیق کی گئی ارواح میں سے ایک رُوح عطا فرمائی۔ یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رُوح انسان کو حاصل ہوگئی یا انسان میں حلول کرگئی (معاذ اللہ) مگر دوسرے تراجم سے یہ وہم ضرور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رُوح انسان کے اندر پھونک دی تو کیا خدا پھر بھی ہمیشہ کی طرح زندہ رہا؟ کیا خدا کی رُوح منتقل ہوسکتی ہے؟ جو چیز منتقل ہوسکے یا تغیّر پذیر ہو وہ حادث ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ حدوث، تغیر اور انتقال جیسے عیوب سے پاک ہے وہ قدیم ولازوال ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ تقدیس اُلوہیت کا پاسبان ہے۔

۱۳۔ آڑ، حجاب یا پردہ کی نسبت:۔

= وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ. (سورہ الشوریٰ، آیت 51، رکوع 6، پارہ 25)

....اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے سے۔ (مولانا محمود الحسن)

....کسی بشر کی یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر یا تو الہام سے یا حجاب کے باہر سے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

....یہ کسی بشر کا مرتبہ نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر ہاں یا تو وحی سے یا کسی آڑ سے۔ (عبدالماجد دریابادی)

....اور کسی آدمی کے لیے ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر الہام کے ذریعے سے یا پردے کے پیچھے سے۔ (مولانا فتح محمد)

....کسی بشر کا یہ مقام نہیں کہ اللہ اس سے رُوبرُو بات کرلے۔ اس کی بات یا تو وحی (اشارے) کے طور پر ہوتی ہے یا پردے کے پیچھے سے۔

(مولانا مودودی)

☆اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو۔ (امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ کا پردے کے پیچھے سے، حجاب کے باہر سے یا کسی آڑ سے کلام کرنا اس وقت صحیح ہوسکتا ہے جبکہ اسے ایک معیّن مکان اور معیّن جہت سے مختص کر کے متصف مانا جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ مکان وجہت سے پاک ہے۔ امام احمد رضا کا ترجمہ ان سب اعتراضات کو اُٹھا رہا ہے۔ جب کوئی شخص کلام کو سُنتا ہو اور متکلم کو نہ دیکھتا ہو تو بغیر دیکھے سُننے اور کلام کرنے والا شخص بالکل اس شخص کی طرح ہے جو پردے کے پیچھے سے کلام کرے۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ پردے کے پیچھے سے کلام نہیں فرماتا اور نہ اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ پردے کے پیچھے سے کلام نہیں فرماتا اور نہ اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ پردے کے پیچھے ہو البتہ وہ انسان یا شخص جو اللہ تعالیٰ سے کلام کرے اور اسے دیکھ نہ سکے تو وہ سمجھتا ہے کہ گویا وہ انسان پردے کے پیچھے ہے۔ اللہ تعالیٰ پردہ ہونے یا پردے کے پیچھے ہونے سے منزہ ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ''وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو'' کتنا درست ہے۔

= اِنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ.

(الانفال، آیت 24، رکوع 17، پارہ 9)

....اللہ آڑ بن جایا کرتا ہے آدمی اور اس کے قلب کے درمیان میں۔

(مولانا اشرف علی تھانوی)

....اللہ آدمی اور اس کے دِل کے بیچ میں آڑ ہوجاتا ہے۔

(وحید الزماں)

....خدا انسان کے دِل پر پردہ ہوجاتا ہے۔ (مولانا ثناء اللہ امرتسری)

.....اللہ آدمی اور اس کے دِل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

(مولانا مودودی)

☆اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دِلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ایک شے جو دو اشیاء کے درمیان حائل ہو اور بیچ میں آڑ بن جائے وہ دو اشیاء کے درمیان گھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ دونوں چیزیں درمیان والی چیز پر حاوی ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ چونکہ گھِر نہیں سکتا اور کوئی چیز اس پر حاوی نہیں ہو سکتی اس لیے ایسے تراجم، جن سے اللہ تعالیٰ کے گھِرنے یا اس کی ذات کا احاطہ ہونے اور اس پر کسی چیز کے حاوی ہو جانے کا تاثر ملے، وہ مناسب نہیں ہیں۔ ان تراجم سے شانِ الوہیت کی نفی ہوتی ہے۔ مگر امام احمد رضا کے ترجمہ سے قرآن کی بہترین ترجمانی ہوتی ہے اور اس سے ایسا کوئی غلط تاثر نہیں اُبھرتا۔ اللہ تعالیٰ جہت و مکان کے تصور، گھِرنے، محدود ہونے، احاطہ ہونے جیسے عیوب سے پاک ہے اور کوئی اس پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

۱۴۔گھات یا تاک کی نسبت:۔

= اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ ۔

(سورہ الفجر، آیت 16، رکوع 14، پارہ 30)

.....بے شک تیرا رب لگا ہے گھات میں۔ (مولانا محمود الحسن)

.....بے شک آپ کا رب گھات میں ہے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

.....بے شک تمھارا پروردگار تاک میں ہے۔ (مولانا فتح محمد)

.....تمھارا رب گھات لگائے ہوئے ہے۔ (مولانا مودودی)

☆بے شک تمھارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ کلام استعارہ تمثیلیہ کے طور پر ہے جس کا مقصد و مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو سزا دے گا کیونکہ وہ ان کے اعمال کو نظر میں رکھتا ہے۔ عموماً بزرگ حضرات شرارتیں کرنے والے بچوں سے مخاطب ہو کر تنبیہانہ انداز میں کہتے ہیں کہ بچو! مَیں تمھیں دیکھ رہا ہوں۔ اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ شرارتوں سے باز آجاؤ، تمھاری سب حرکتیں میری نگاہ میں ہیں اگر باز نہ آئے تو سزا پاؤ گے۔ خدا تعالیٰ گنہگاروں کو متنبہ فرما رہا ہے کہ تمھارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں ہے۔ جن مترجمین نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ رب گھات میں، تاک میں ہے یا گھات لگائے ہے، مناسب شانِ الٰہی نہیں ہے۔ گھات میں ہونے سے مراد دوسرے سے نظر بچا کر چوری چھپے بیٹھنا ہے اور چھپ کر دوسرے پر حملہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا چھپ کر بیٹھنا اور دوسرے پر گھات میں حملہ آور ہونا اس کی شان کے لائق نہیں۔ اس لیے کہ وہ انسانوں جیسی بیٹھنے اور چھپنے کی صفات سے پاک ہے۔ نظر بچا کر چوری چھپے گھات یا تاک میں بیٹھنا تو خوف اور بزدلی کی دلیل ہوتا ہے۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے کہ بتا کر یا سامنے سے حملہ کیا تو شکست کا خوف یا جان کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ کمزوری بہت بڑا نقصان ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہر عیب و نقصان سے منزہ ہے۔ اسی وجہ سے امام احمد رضا کا ترجمہ شان و تقدیس الوہیت کا پاسدار ہے۔ توحید پر امام احمد رضا کے کامل و راسخ ایمان کی یہ عملی دلیل ہے کہ آپ کا ترجمہ قرآن کنزالایمان کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف نہیں ہے اور اسے جملہ معتبر تفاسیر کی تائید بھی حاصل ہے۔

قرآن مجید کی اور بھی بہت سی آیات کے ترجمہ میں مشہور و معروف مترجمین نے احتیاط سے کام نہیں لیا ہے مگر امام احمد رضا نے وہاں بھی کمال ادب و احتیاط کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ اختصار کے پیشِ نظر مذکورہ آیات کے تراجم پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ ہدایت کے طالب کے لیے حکیمانہ اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

تقابلی اشاریہ سائلین فتاوی رضویہ

پہلا حصہ

مرتب: خورشید احمد سعیدی*

(جلد۳، مطبوعہ دارالعلوم امجدیہ، کراچی ۱۴۱۹ھ/ اکتوبر ۱۹۹۸ء باردوم پرمبنی)

ابوالرجا غلام رسول	کراچی صدر بازار دفتر انجمن جمعیۃ الاحناف	۲۸/ رمضان ۱۳۳۷ھ	۳/۷۴۵	۸/۴۴۳
ابوالمساکین مولوی ضیاء الدین	پٹنہ	۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ	۳/۷۴	۲۱/۲۰۴
ابوالنصر فقیر سرور شاہ	ضلع سکھر سندھ اسٹیشن ڈھرکی...دربار قادریہ چونڈے	۱۷/ جمادی الآخر	۳/۶۴۶	۸/۲۱۵
ابورشید محمد عبدالعزیز	قصبہ نرنگ لاہور	......	۳/۲۳۸	۶/۵۷۸
احسان علی مظفر پوری	بریلی مدرسہ منظر اسلام	۱۳/ شوال ۱۳۲۷ھ	۳/۴۱۶	۷/۲۹۷
احسان علی مظفر پوری	بریلی مدرسہ منظر الاسلام	۳/ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ	۳/۱۳۲	۶/۳۴۶
احسان علی	شہر	۵/ شوال ۱۳۳۷ھ	۳/۱۳۱	۶/۳۴۴
احمد اللہ	صدر بازار ہردوئی	......	۳/۷۴۹	۸/۴۵۱
احمد اللہ	صدر بازار ہردوئی	......	۳/۲۷۹	۶/۶۴۱
احمد بخش	ڈیرہ غازی خاں بلاک نمبر ۱۲	۸/ صفر ۱۳۳۹ھ	۳/۳۹۱	۷/۲۳۱
احمد حسین خاں	نجیب آباد ضلع بجنور	۷/ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ	۳/۳۵۶	۷/۱۵۱
احمد حسین	فیض آباد	۱/ جمادی الآخرہ ۱۳۲۱ھ	۳/۳۴۹	۷/۱۴۰
احمد خاں	چمن سرائے سنبھل	۸/ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ	۳/۶۱۴	۸/۱۳۹
احمد داد	ترسائی کاٹھیاواڑ	۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۳۳۶ھ	۳/۳۸۰	۷/۲۰۷
احمد داؤد	ترسائی کاٹھیاواڑ	۲/ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۳/۲۳۸	۶/۵۷۷
احمد شاہ	موضع نگریا سادات ضلع بریلی	یکم ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ	۳/۱۳۷	۶/۳۵۵
احمد شاہ	موضع نگریہ سادات	یکم ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ	۳/۴۴۶	۷/۳۸۴
احمد علی خاں	شہر بریلی محلہ باغ	۲۰/ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ	۳/۳۷۱	۷/۱۹۳
ادخان شنواری	قلعہ لنڈی کوتل... ضلع پشاور	۲۴/ صفر ۱۳۳۸ھ	۳/۶۷	۶/۱۹۰
اصغر علی خاں	بانس منڈی بریلی	......	۳/۴۱۹	۷/۳۰۱
اصغر علی خاں	بریلی بانس منڈی	......	۳/۳۹۰	۷/۲۳۰
اصغر علی خاں	بریلی بانس منڈی	......	۳/۷۶۹	۸/۴۹۴

* اسلام آباد khursheedsaeedi@hotmail.com

اقبال حسین	قصبہ سرول ضلع بریلی	۲۹/صفر۱۳۳۲ھ	۳/۷۳۱	۸/۴۱۱
اقبال محمد	تلونڈی رائے ضلع لودھیانہ	۷/شوال۱۳۳۹ھ	۳/۲۵۱	۶/۵۹۸
اکبر علی	کلی ناگر پرگنہ پورن پور ضلع پیلی بھیت	۵/ جمادی الآخرہ۱۳۲۲ھ	۳/۲۰۲	۶/۵۱۱
اکبر علی	کلی ناگر پرگنہ پورن پور ضلع پیلی بھیت	۵/ جمادی الآخرہ۱۳۲۲ھ	۳/۲۰۳	۶/۵۱۲
اکبر علی	کلی ناگر پرگنہ پورن پور ضلع پیلی بھیت	۵/ جمادی الآخرہ۱۳۲۲ھ	۳/۲۰۳	۶/۵۱۲
اللہ دیا	دھامپور محلہ بندوقچیاں ضلع بجنور	۸/ ذی قعدہ۱۳۳۱ھ	۳/۴۸۱	۷/۴۷۰
الیاس حسین	سیتاپور محلہ قصیارہ	۲۳/ ربیع الآخر۱۳۳۶ھ	۳/۲۳۷	۶/۵۷۶
امام علی شاہ	سرکار پاک پٹن شریف ضلع منٹگمری	۷/ ربیع الآخر۱۳۳۱ھ	۳/۴۱۹	۷/۳۰۱
امانت علی شاہ	قصبہ نواب گنج ضلع بریلی	۱۷/ رمضان۱۳۳۱ھ	۳/۶۵۵	۸/۲۳۸
امانت علی شاہ	نواب گنج ضلع بریلی	۱۷/ رمضان۱۳۳۱ھ	۳/۶۲۴	۸/۱۶۳
امجد علی خاں	کھنوڑہ ڈاکخانہ خاص ضلو ہوشیار پور	۱۲/ جمادی الاخری۱۳۳۶ھ	۳/۱۲۸	۶/۳۳۸
امیر خاں مختار عام	شاہجہاں پور محلہ خلیل	۲/شوال۱۳۳۹ھ	۳/۷۵۸	۸/۴۶۶
امیر علی رضوی	سیتاپور ضلع بریلی	۱۶/شوال۱۳۳۰ھ	۳/۲۲۰	۶/۵۴۴
امیر علی قادری	موضع ارنیاں ضلع بریلی	۲/ رجب۱۳۳۱ھ	۳/۴۲۱	۷/۳۰۵
امیر علی قادری	موضع سرنیاں ضلع بریلی	۲/ رجب۳۱ھ	۳/۴۵۲	۷/۳۹۷
انوار الحق	تحصیل چونیاں ضلع لاہور	۲۱/ ربیع الاول۱۳۳۲ھ	۳/۲۲۶	۶/۵۵۵
اہل محلہ	شہر فراشی محلہ	۱۲/محرم۱۳۳۹ھ	۳/۲۷۵	۶/۶۳۵
ایم ایم داؤد احمد موسیٰ جی سالوجی	جنوبی افریقہ ٹرنسوال مقام کروگرس	۱۴/ رمضان۱۳۳۶ھ	۳/۱۳۸	۶/۳۵۵
بشیر الدین	شہر کہنہ محلہ مروہی ٹولہ	۱۹/ رمضان۱۳۳۶ھ	۳/۳۸۰	۷/۲۰۷
بھورے خاں	کاہنور ضلع روہتک محلہ سلیمان	۱۲/ جمادی الاول۱۳۳۶ھ	۳/۶۲	۶/۱۸۳
بیخود شاہ	موضع سہاون پور.... تحصیل گنڈہ ضلع پرتاب گڑھ	۷/ رمضان۱۳۳۹ھ	۳/۲۴۳	۶/۵۸۶
پیر سخاوت حسین ممبر جامع مسجد	مقام چھاؤنی میرٹھ قصبہ کنکر کٹرہ	۹/شوال۱۳۳۷ھ	۳/۲۵۵	۶/۶۰۴
تاج الدین حسین خاں	مارہرہ ضلع ایٹہ محلہ کمبوہان	۵/ جمادی الآخرہ۱۳۱۷ھ	۳/۴۲۴	۷/۳۱۲
تصدق حسین	کلکتہ بلگچھیا مدرسہ عظیمہ	۱۰/ رمضان۱۳۳۹ھ	۳/۷۲	۶/۲۰۲
جان محمود	بری سال	......	۳/۵۸۱	۸/۷۱
جد الحسین	فریس پور	۲۲/ جمادی الآخرہ۱۳۳۸ھ	۳/۷۴۹	۸/۴۵۰
جعفر علی	بھیکن پور ضلع علی گڑھ	۲۴/ ربیع الاول۱۳۲۷ھ	۳/۲۱۱	۶/۵۲۶

چاند میاں لعل محمد سوداگر	ناگپور ممالک متوسط محلہ گانجہ	۱۷/رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۲۴۷	۶/۵۹۱
چودھری محمد طیب	مارہرہ کمبوہ محلہ	۴/محرم ۱۳۲۳ھ	۳/۴۳۹	۷/۳۶۲
حاجی حامد حسین	پیلی بھیت محلہ شیر محمد	۳/شوال ۱۳۳۷ھ	۳/۸۰۷	۸/۵۸۳
حاجی خوج الدین ٹیلر ماسٹر	چھاؤنی فیروزپور کباڑی بازار	۲۹/ذی قعدہ ۱۳۳۹ھ	۳/۲۵۴	۶/۶۰۲
حاجی رضا خاں	بشارت گنج ضلع بریلی	۴/رجب ۱۳۳۹ھ	۳/۲۷۶	۶/۶۳۷
حاجی زکریا حاجی جان محمد	کلکتہ لورچت پور روڈ نمبر ۱۲۵	۱۴/رمضان ۱۳۳۸ھ	۳/۲۶۱	۶/۶۱۴
حاجی شرف الدین عمر میاں	قصبہ ڈبھوئی ریاست بڑودہ	۱۲/صفر ۱۳۳۸ھ	۳/۵۹۲	۸/۹۰
حاجی شیخ عبدالرحیم	تحصیل جل گاؤں جامود ضلع آنولہ	۲۱/ربیع الاول ۱۳۱۴ھ	۳/۱۷۸	۶/۴۵۸
حاجی شیخ علاؤالدین رئیس	میرٹھ لال کرتی بازار	۲۵/ربیع الآخر ۱۳۳۰ھ	۳/۴۱۲	۷/۲۸۶
حاجی عبدالجبار رضوی	ریاست جے پور گھاٹ دروازہ	۲۴/صفر ۱۳۳۸ھ	۳/۲۵۹	۶/۶۱۰
حاجی عبداللہ حاجی یعقوب	شہر ممباسہ ضلع مشرقی افریقہ	۲۶/رمضان ۱۳۳۹	۳/۱۳۶	۶/۳۵۲
حاجی عبداللہ خاں	بنگلور ڈاکخانہ گجادھر گنج لین مین	۲۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۳/۴۱۴	۷/۲۸۹
حاجی عبداللہ	بلنڈی افریقہ	۲۴/محرم ۱۳۳۱ھ	۳/۴۸۰	۷/۴۶۸
حاجی عبداللہ	بلنڈی افریقہ	......	۳/۳۹۳	۷/۲۳۵
حاجی عبداللہ	شہر ممباسہ ضلع مشرقی افریقہ	۲۶/رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۳۷۵	۷/۱۹۸
حاجی عبداللہ	شہر ممباسہ ضلع مشرقی افریقہ	۲۶/رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۴۱۸	۷/۳۰۰
حاجی عزیز احمد	پیلی بھیت محلہ بھوری خاں	۷/صفر ۱۳۳۲ھ	۳/۵۸۲	۸/۷۳
حاجی عزیز احمد	پیلی بھیت محلہ بھوری خاں	۷/صفر ۱۳۳۲ھ	۳/۷۲۶	۸/۴۰۱
حاجی غنی رضا خاں	بشارت گنج ضلع بریلی	۲۸/صفر ۱۳۳۹ھ	۳/۲۷۰	۶/۶۲۷
حاجی فہیم بخش عرف چھٹن	کانپور محلہ نئی سڑک	۱۳/صفر ۱۳۳۷ھ	۳/۸۱۳	۸/۵۹۵
حاجی فہیم بخش عرف چھٹن	کانپور نئی سڑک	۱۳/صفر ۱۳۳۷ھ	۳/۳۶۳	۷/۱۷۳
حاجی ملا محمد یعقوب علی خاں	اوجین مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	۲۶/رجب ۱۳۱۲ھ	۳/۵۵۵	۷/۶۵۹
حاجی نصیر الدین	موضع مہ چندی ضلع پیلی بھیت	۱۴/محرم ۱۳۱۸ھ	۳/۸۱۱	۸/۵۹۲
حاجی ولی اللہ	جائس ضلع رائے بریلی محلہ زیر مسجد	۲/ربیع الاول ۱۳۲۰ھ	۳/۱۹۶	۶/۵۰۰
حاجی ولی اللہ	جائس ضلع رائے بریلی محلہ زیر مسجد	۲/ربیع الاول ۱۳۲۰ھ	۳/۱۹۷	۶/۵۰۱
حاجی ہادی یار خاں	ملک اپر برہما چھاؤنی مکٹیلہ	۶/صفر ۱۳۱۶ھ	۳/۱۸۸	۶/۴۸۳
حاجی ہادی یار خاں	ملک اپر برہما چھاؤنی	۶/صفر ۱۳۱۶ھ	۳/۴۲۳	۷/۳۰۹

حاجی یعقوب علی خاں	اوجین مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	۲۲/شعبان ۱۳۱۱ھ	۴۶۲/۳	۴۲۵/۷
حاجی یعقوب علی خاں	اوجین مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	۲۲/شعبان ۱۳۱۱ھ	۶۱۳/۳	۱۳۶/۸
حاجی یعقوب علی خاں	اوجین مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	۲۹/جمادی الآخرہ ۱۳۱۲ھ	۵۰/۳	۱۵۵/۶
حافظ ابراہیم خاں	ٹھریا موہن پور ضلع بریلی	۲۸/محرم ۱۳۳۹ھ	۲۷۰/۳	۶۲۶/۶
حافظ احمد حسین امام مسجد	گنور تحصیل سونی تپ ضلع رہتک	۲۳/ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ	۷۲۳/۳	۳۹۶/۸
حافظ اسرار الحق	ہلدوانی ضلع نینی تال	۱۵/صفر ۱۳۳۸ھ	۵۹۲/۳	۹۰/۸
حافظ امام الدین	بنارس رام نگر	۵/رمضان ۱۳۳۶ھ	۴۸۲/۳	۴۷۱/۷
حافظ الیس محبوب	بھوساول ضلع خاندیس محلہ ستارہ	۷/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲۴۴/۳	۵۸۷/۶
حافظ الیس محبوب	بھوساول ضلع خاندیس محلہ ستارہ	۷/رمضان ۱۳۳۹ھ	۷۵۷/۳	۴۶۵/۸
حافظ الیس محبوب	بھوساول ضلع خاندیس	۷/رمضان ۱۳۳۹ھ	۵۹۴/۳	۹۵/۸
حافظ خدا بخش	قصبہ سرسی محلہ بوچڑ خانہ کلاں پرگنہ سنبھل ضلع مرادآباد	یکم ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ	۷۵۹/۳	۴۶۹/۸
حافظ رحیم اللہ	شہر کہنہ محلہ سہوانی ٹولہ	۱۱/جمادی الاخری ۱۳۳۶ھ	۴۴۹/۳	۳۹۰/۷
حافظ سید بنیاد علی	دھام پور ضلع بجنور	۸/محرم ۱۳۱۳ھ	۴۵۱/۳	۳۹۳/۷
حافظ شاہ ولی اللہ	قصبہ میترانوالی... ضلع گوجرانوالہ	۷/محرم ۱۳۰۹ھ	۳۹۶/۳	۲۴۳/۷
حافظ شمس الدین	بیسلپور ضلع پیلی بھیت محلہ درگاہ پرشاد	۲۳/ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ	۲۲۱/۳	۵۴۶/۶
حافظ عبد الحمید فتحپوری	الہ آباد مسجد صدر	۱۶/جمادی الاولی ۱۳۳۱ھ	۵۹۶/۳	۹۹/۸
حافظ عبد العزیز مدرس	گونڈہ ملک اودھ	۱۳/جمادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ	۳۸۳/۳	۲۱۳/۷
حافظ عبد الکریم مدرس	اترولی ضلع علی گڑھ مدرسہ اسلامیہ	۸/جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ	۶۳۸/۳	۱۹۶/۸
حافظ عبد الکریم مدرس	اترولی ضلع علی گڑھ	۸/جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ	۴۳۷/۳	۳۵۷/۷
حافظ عبد اللہ ٹھیکیدار	علی گڑھ کارخانہ	۶/جمادی الاولی ۱۳۱۱ھ	۱۵۴/۳	۳۹۸/۶
حافظ عبد اللہ خاں	موضع ٹھریا ضلع بریلی	۲۹/جمادی الاخری ۱۳۲۷ھ	۳۹۲/۳	۲۳۴/۷
حافظ عبد اللہ خاں	موضع ٹھریا ضلع بریلی	۲۹/جمادی الآخرہ ۱۳۲۷ھ	۶۳۸/۳	۱۹۶/۸
حافظ عبد اللہ	لکھنؤ محلہ علی گنج	۵/ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ	۵۷۵/۳	۵۷/۸
حافظ عبد العزیز مدرس	گونڈہ ملک اودھ	۱۳/جمادی الآخرہ ۱۳۱۸ھ	۵۷/۳	۱۶۹/۶
حافظ عمر جلیل	سہسرام محلہ دائرہ ضلع آرہ	۱۶/شوال ۱۳۳۳ھ	۳۱۹/۳	۵۲/۷
حافظ کلن	بیسلپور ضلع بریلی	۲۳/شوال ۱۳۲۲ھ	۴۸۰/۳	۴۶۸/۷
حافظ محمد احسان	پیلی بھیت مدرسہ پنجابیاں	۱۰/رمضان ۱۳۱۰ھ	۴۷۵/۳	۴۵۵/۷

حافظ محمد ایاز	نجیب آباد	۲۰/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۷ھ	۱۹۰/۳	۴۸۸/۶
حافظ محمد حسین	شہر جونا گڑھ محلہ کیتانہ	۲۰/ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۳۸۰/۳	۲۰۶/۷
حافظ محمد عبدالروف	چھاؤنی بنچہ توپ خانہ ٹین تر د مسجد	......	۵۹۰/۳	۸۸/۸
حافظ محمد عظیم	کلکتہ مسجد دھرم تلا	۱۲/ جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ	۱۸۱/۳	۴۶۵/۶
حافظ محمد یقین الدین رضوی	چھاؤنی کامٹی ضلع ناگپور	۱۹/شعبان ۱۳۰۷ھ	۱۴۸/۳	۳۸۳/۶
حافظ محمد یوسف	رنگون گلی نمبر ۲۵	۵/ ذی قعدہ ۱۳۲۹ھ	۵۰۶/۳	۵۲۵/۷
حافظ مصاحب علی	جادرہ	یکم رجب ۱۳۳۸ھ	۶۰۸/۳	۱۲۴/۸
حافظ مولوی امیر اللہ	......	۲۳/شعبان ۱۳۱۵ھ	۱۰۲/۳	۲۷۵/۶
حافظ مولوی امیر اللہ	......	۳/شعبان ۱۳۱۵ھ	۱۸۴/۳	۴۷۷/۶
حافظ نجم الدین	گندہ نالہ بریلی	......	۳۷۱/۳	۱۹۲/۷
حامد حسن قادری	جے پور بیرون اجمیری دروازہ کوٹھی عبدالواجد علی خاں	۱۷/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۷۵۷/۳	۴۶۵/۸
حامد حسن قادری	جے پور بیرون اجمیری دروازہ	۱۴/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۱۳۶/۳	۳۵۲/۶
حامد محمد مدرس	قصبہ بیرہٹہ ریاست سوامی جے پور	......	۷۵۳/۳	۴۵۶/۸
حبیب احمد بریلوی	پیلی بھیت محلہ شیر محمد خاں	۲۵/ ذی الحجہ	۶۶۷/۳	۲۶۸/۸
حبیب احمد رضوی	پیلی بھیت	۳۰/ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ	۶۶۳/۳	۲۵۸/۸
حبیب اللہ بیگ	ریاست رامپور	۱۷/صفر ۱۳۳۸ھ	۶۲۹/۳	۱۷۲/۸
حبیب اللہ خاں	شہر کہنہ محلہ لودھی ٹولہ	۲۹/محرم ۱۳۳۹ھ	۳۷۲/۳	۱۹۴/۷
حبیب اللہ خاں	شہر کہنہ محلہ لودھی ٹولہ	۲۹/محرم ۱۳۳۹ھ	۲۷۰/۳	۶۲۷/۶
حسین خاں	حیدر آباد دکن	۵/ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ	۲۰۲/۳	۵۱۰/۶
حشمت علی رضوی	بریلی مدرسہ منظر الاسلام	۲۹/محرم ۱۳۳۷ھ	۴۰۹/۳	۲۷۹/۷
حشمت علی	شہر محلہ بھوڑ	۲۱/صفر ۱۳۳۹ھ	۲۷۰/۳	۶۲۷/۶
حضرت محمد میاں	بریلی	......	۱۲۸/۳	۳۳۹/۶
حکیم رضا حسین	بیتھو ضلع ڈاکخانہ بیتھو	......	۲۲۲/۳	۵۴۷/۶
حکیم سید نعمت اللہ	اسیریاں محلہ سادات ضلع فتح پور	۲۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۳۷۲/۳	۱۹۴/۷
حکیم سید نعمت اللہ	ایرایان محلہ سادات ضلع فتح پور	۲۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۷۵۴/۳	۴۵۸/۸
حکیم غلام علی	سرکار اجمیر مقدس لنگر گلی	۶/شوال ۱۳۳۹ھ	۲۵۱/۳	۵۹۶/۶
حکیم کفایت اللہ	سنبھل	۹/شوال ۱۳۲۰ھ	۴۸۰/۳	۴۶۷/۷

حکیم محمد احسن	قصبہ رچھا روڈ ضلع بریلی	۹/شوال ۱۳۳۹ھ	۲۵۳/۳	۶۰۰/۶
حکیم محمد احمد علوی	مین پوری	۱۰/شوال ۱۳۳۹ھ	۴۸۴/۳	۴۷۵/۷
حکیم محمد امجد علی رضوی	گھوسی ضلع اعظم گڑھ محلہ کریم الدین پور	۸/رمضان ۱۳۳۱ھ	۴۸۷/۳	۴۸۱/۷
حکیم محمد میاں	رادھن پور گجرات قریب احمد آباد	۱۷/ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۱۲۷/۳	۳۳۸/۶
حکیم ہدایت اللہ خاں	ضلع بھنڈارہ محلہ کم تالاب	۲۷/صفر ۱۳۴۲ھ	۲۲۳/۳	۵۵۰/۶
حمید اللہ پیر	گولڑا ضلع راولپنڈی	۱۲/صفر ۱۳۳۸ھ	۶۶/۳	۱۸۹/۶
حمید اللہ	جمشید پور ڈاکخانہ خاص ضلع سنگھ بھوم	۹/شوال ۱۳۳۹ھ	۴۱۸/۳	۳۰۰/۷
خلیفہ الٰہی بخش	دلیر پرگنہ جہاں آباد ضلع پیلی بھیت	۱۸/رجب ۱۳۱۷ھ	۱۹۱/۳	۴۸۹/۶
خلیفہ الٰہی بخش	دلیر گنج پرگنہ جہاں آباد ضلع پیلی بھیت	۱۸/رجب ۱۳۱۷ھ	۱۱۸/۳	۳۲۲/۶
خلیل الدین	تلہر	۳/شعبان ۱۳۱۹ھ	۶۶۱/۳	۲۵۴/۸
خلیل الرحمٰن	بسولی ضلع بدایوں	۱۹/شعبان ۱۳۱۹ھ	۶۰۲/۳	۱۱۲/۸
خلیل الرحمٰن	بسولی ضلع بدایوں	۹/شعبان ۱۳۱۹ھ	۱۹۴/۳	۴۹۵/۶
دبیر	انجمن نعمانیہ لاہور	۱۴/محرم ۱۳۳۹ھ	۶۲۴/۳	۱۶۳/۸
ڈاکٹر حسین بیگ	مقام درگر ممالک متوسطہ	۲/ربیع الآخر ۱۳۳۹ھ	۷۵۴/۳	۴۵۸/۸
راحت اللہ امام مسجد جامع	سرائے چھبیلہ ضلع بلند شہر	۱۹/رمضان ۱۳۳۸ھ	۶۰۲/۳	۱۱۰/۸
راحت اللہ امام مسجد	سرائے چھبیلہ ضلع بلند شہر	۱۹/رمضان ۳۸ھ	۱۳۳/۳	۳۴۸/۶
رحمت اللہ	قطب پور ڈاکخانہ پیر گنج ضلع رنگ پور	۵/رمضان ۱۳۳۹ھ	۵۹۱/۳	۸۹/۸
رحیم بخش	شہر کہنہ بریلی	......	۳۹۰/۳	۲۲۹/۷
رشید احمد خاں	کلکتہ ٹارنب براہ ڈاکخانہ ویلزلی	۱۶/ جمادی الآخرہ ۱۳۰۹ھ	۶۱۵/۳	۱۴۲/۸
سائل مذکور الصدر	......	......	۶۰۶/۳	۱۱۹/۸
سائل مذکور الصدر	......	......	۵۰۷/۳	۵۲۷/۷
سائل مذکور	......	......	۸۰۲/۳	۵۷۲/۸
سراج الدین	ناتھ دوار ریاست اودیپور ملک میواڑ	۲۲/جون ۱۹۲۰ء	۲۶۳/۳	۶۱۶/۶
سراج الدین	ہزار ضلع بلندانہ اسٹیشن بسوہ متعلق ملکہ پور	۱۳/رمضان ۱۳۳۹ھ	۱۳۶/۳	۳۵۲/۶
سراج علی خاں	سینوٹوریم ضلع نینی تال	۱۶/شوال ۱۳۳۹ھ	۲۵۳/۳	۶۰۱/۶
سردار امیر خاں ملازم کپتان	گلگت	۲۱/ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ	۸۰۱/۳	۵۷۰/۸
سعید الدین	گورکھپور محلہ دھوبی	۹/شوال ۱۳۳۹ھ	۳۷۶/۳	۱۹۹/۷

سکریٹری انجمن	محلہ براہیم پورہ بریلی	......	۳۷۰/۳	۱۹۲/۷
سورج میاں	بنگالہ سلہٹ موضع پیام	۱۳/شعبان ۱۷ھ	۱۹۲/۳	۴۹۰/۶
سیٹھ عبدالستار رضوی	گونڈل کاٹھیاواڑ	۹/جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۵۹۴/۳	۹۵/۸
سید ابراہیم میاں قادری	بلگرام شریف محلہ میدان پورہ	۲۳/رمضان ۱۳۱۲ھ	۴۷۷/۳	۴۵۹/۷
سید ابراہیم	بلگرام شریف محلہ میدان پورہ	۱۸/ذی قعدہ ۱۳۱۱ھ	۴۷۶/۳	۴۵۸
سید ابراہیم	بلگرام ضلع ہردوئی محلہ میدانپورہ	۱۴/رمضان ۱۳۱۱ھ	۶۸۳/۳	۳۰۱/۸
سید ابرہیم مارہروی	بلگرام ضلع ہردوئی محلہ میدانی پورہ	۲۰/صفر ۱۳۱۱ھ	۳۹۵/۳	۲۴۱/۷
سید احمد حسین	مقام سید پور ڈاکخانہ وزیر گنج بدایوں	۹/جمادی الآخر ۱۳۳۸ھ	۶۷/۳	۱۹۰/۶
سید احمد علی	بریلی	۳/صفر ۱۳۳۷ھ	۸۷/۳	۲۳۹/۶
سید اشرف علی	......	۱۴/جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ	۲۲۸/۳	۵۵۸/۶
سید الطاف حسین زمیندار	جردہ ضلع میرٹھ	۱۱/رمضان ۱۳۳۷ھ	۷۴۴/۳	۴۴۲/۸
سید امیر عالم حسن	موضع میونڈی بزرگ	۲۶/شعبان ۱۳۳۷ھ	۶۵/۳	۱۸۸/۶
سید امیر عالم حسن	میونڈی بزرگ پرگنہ اجاؤں... ضلع بریلی	۱۶/شوال ۱۳۳۷ھ	۲۵۶/۳	۶۰۴/۶
سید انتظام علی	رنگون	۱۵/ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ	۱۷۴/۳	۴۵۰/۶
سید جعفر حسین محرر	رامپور سررشتہ پولیس	۱۹/محرم ۱۳۱۸ھ	۶۳۴/۳	۱۸۶/۸
سید حبیب اللہ شاہ	حیات نگر ڈاکخانہ سرائے ترین ضلع مراد آباد	۸/جمادی الآخرہ ۱۳۳۶ھ	۱۳/۳	۵۸/۶
سید حیدر شاہ	ہیل کتور ضلع اونکنڈ مکان سومار سیٹھ	۲۸/ربیع الاول ۱۳۱۵ھ	۷۶۶/۳	۴۸۵/۸
سید سراج احمد	جڑدہ ضلع میرٹھ	۱۲/شعبان ۱۳۳۷ھ	۶۴۴/۳	۲۱۲/۸
سید شاہ ابوالحسین نوری میاں	مارہرہ	۳۰/ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ	۱۷۵/۳	۴۵۲/۶
سید شاہ محمد میاں	مارہرہ ضلع ایٹہ درگاہ کلاں	۲۰/ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ	۲۷۳/۳	۶۳۲/۶
سید شاہ محمد میاں	مارہرہ ضلع ایٹہ درگاہ	......	۱۲۸/۳	۳۴۰/۶
سید صابر جیلانی	جڑودہ ضلع میرٹھ	......	۷۵/۳	۲۰۷/۶
سید صابر جیلانی	جڑودہ ضلع میرٹھ	......	۱۲۹/۳	۳۳۱/۶
سید صاحب	میونڈی	......	۲۵۶/۳	۶۰۵/۶
سید صغیر حسین نائب مدرس	ایرایان ضلع فتح پور محلہ سادات	۱۲/شوال ۱۳۳۹ھ	۷۵۹/۳	۴۶۸/۸
سید صفدر علی	موضع خورد مئو ڈاکخانہ بدوسرائے ضلع بارہ بنکی	۲۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۴۸۸/۳	۴۸۴/۷
سید ظہور الحسن قادر رزاقی	قادری گنج ضلع بیر بھوم ملک بنگالہ	۲۲/جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۴۴۸/۳	۳۸۹/۷

سید ظہور حیدر میاں	مارہرہ ضلع ایٹہ	۱۱/ جمادی الآخرہ ۱۲ھ	۱۶۴/۳	۴۲۲/۶
سید ظہور حیدر میاں	مارہرہ ضلع ایٹہ	۴/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۲ھ	۲۷۷/۳	۶۳۸/۶
سید عبدالعزیز	سرکڑہ ضلع مرادآباد	۵/ محرم ۱۳۳۲ھ	۲۲۲/۳	۵۴۷/۶
سید عبداللطیف	حیدرآباد دکن یاقوت پورہ مسجد کمیلہ	۲/ ربیع الآخر ۱۳۲۲ھ	۱۹۹/۳	۵۰۴/۶
سید عبداللہ سب انسپکٹر	فیض آباد محلہ کوکی علی بیگ	۱۴/ محرم ۱۳۳۱ھ	۶۸/۳	۱۹۲/۶
سید عبدالمجید قادری	کٹرہ اوبرہ ضلع گیا	۲/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۷ھ	۷۰۲/۳	۳۴۷/۸
سید عبدالواحد متھراوی	شہر کہنہ	۲۰/ ذی القعدہ ۱۳۱۷ھ	۱۹۲/۳	۴۹۲/۶
سید علی ناریل فروش	روپئی ڈیہہ ضلع بہرائچ بازار نیپال گنج	۸/ محرم ۱۳۳۶ھ	۲۳۹/۳	۵۷۸/۶
سید غلام محمد قادری	کاٹھیاواڑ ضلع راجکوٹ شہر پور بندر پنچ ہسٹری	۸/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۷۵۷/۳	۴۶۴/۸
سید غلام محی الدین راندھیری	گونڈل	۱۱/ صفر ۱۳۳۸ھ	۳۹۴/۳	۲۳۷/۷
سید غلام محی الدین	دیرم گام ضلع احمد آباد گجرات جامع مسجد	۱۳/ رجب ۱۳۲۷ھ	۵۸۳/۳	۷۵/۸
سید کرامت علی محرر منشی	ندی پار بستی علاقہ گوالیار	۴/ رمضان ۱۳۲۵ھ	۸۵/۳	۲۳۳/۶
سید کفایت علی	مانیاوالا ڈاک خانہ قاسم پور گڑھی ضلع بجنور	۳/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲۵۹/۳	۶۱۱/۶
سید کفایت علی	مانیاوالہ ڈاکخانہ قاسم پور گڑھی ضلع بجنور	۳/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۶۴۵/۳	۲۱۳/۸
سید کفایت علی	مانیاوالہ ڈاکخانہ قاسم پور گڑھی ضلع بجنور	۵/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۱۳۲/۳	۳۴۶/۶
سید کفایت علی	موضع مانیاوالہ... ضلع بجنور پرگنہ افضل گڑھ	۳/ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۴۱۷/۳	۲۹۹/۷
سید محمد ابراہیم	مارہرہ باغ پختہ	۱۵/ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ	۶۵۲/۳	۲۳۳
سید محمد ابراہیم	مارہرہ باغ پختہ	۸/ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ	۶۴۹/۳	۲۲۳/۸
سید محمد اسماعیل	کیس اسٹریٹ صاحب بگانی	۲۸/ جمادی الآخرہ ۱۳۳۷ھ	۵۹۱/۳	۸۹/۸
سید محمد صفاء الدین	ملک آسام ضلع جوہاٹ	۱۰/ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ	۱۶۱/۳	۴۱۶/۶
سید محمد عبدالکریم	شہر بریلی پہاڑ گنج مسجد غریب شاہ	۹/ شعبان ۱۳۳۷ھ	۶۴/۳	۱۸۷/۶
سید محمد علی مدرس	سنبھل ضلع مرادآباد	......	۳۶۲/۳	۱۷۲/۷
سید مشتاق علی	جلال پور ڈاکخانہ خداگنج ضلع شاہجہان پور	۱۶/ جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ	۴۱۳/۳	۲۸۸/۷
سید مشتاق علی	شہر گلی ملاناں محلہ ذخیرہ	۱۵/ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ	۶۷/۳	۱۹۱/۶
سید مفیض الرحمٰن	راموچکما کوں ضلع چٹاگانگ	۱۰/ جمادی الآخرہ ۱۳۲۶ھ	۸۶/۳	۲۳۴/۶
سید ممتاز علی رضوی	شہر کہنہ	۱۴/ محرم ۱۳۳۹ھ	۲۶۶/۳	۶۲۲/۶
سید یاد علی	جوالاپور ضلع سہارنپور	۱۹/ شوال ۱۳۰۷ھ	۵۲۰/۳	۵۶۸/۷

شاہ فخر عالم قادری	شاہجہانپور محلہ بابوزئی	۲۲/ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ	۳/۱۶۲	۶/۴۱۸
شرف الدین زمیندار	کھمریا پوٹہ کلاں ضلع پیلی بھیت	۷/ رمضان ۱۳۲۵ھ	۳/۳۵۲	۷/۱۴۳
شفیق احمد خاں	شہر محلہ ملوکپور	۲۶/ محرم ۳۹ھ	۳/۱۴۴	۶/۳۴۹
شفیق احمد خاں	شہر محلہ ملوکپور	۲۶/ محرم ۱۳۳۹ھ	۳/۶۸	۶/۱۹۳
شمس الدین مالک مطبع	مطبع شمس المطابع فرخ نگر ضلع گوڑگانواں	۲۸/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۲۴۸	۶/۵۹۳
شمس الہدیٰ	محلہ سوداگراں	۱۲/ صفر ۱۳۳۹ھ	۳/۳۷۴	۷/۱۹۷
شوکت علی	شہر	۱۰/ شعبان ۱۳۳۷ھ	۳/۷۴۴	۸/۴۴۱
شوکت علی	......	۲۳/ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ	۳/۴۰۱	۷/۲۵۴
شوکت علی	......	۱۷/ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ	۳/۴۸۹	۷/۴۸۵
شیخ اکبر علی مؤذن	فیض آباد مسجد مغل پورہ	۱۹/ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۳/۳۷۹	۷/۲۰۶
شیخ اکبر علی مؤذن	فیض آباد مسجد مغلپورہ	۱۹/ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۳/۶۰۰	۸/۱۰۷
شیخ اکبر علی مؤذن	فیض آباد مسجد منو پورہ	۱۹/ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۳/۵۹۴	۸/۹۵
شیخ العزیز بساطی	......	۲/ ذوالقعدہ ۱۳۳۰ھ	۳/۶۱۰	۸/۱۲۶
شیخ اللہ بخش	قصبہ کاشی پور محلہ قاضی باغ ضلع نینی تال	۱۴/ محرم ۱۳۳۹ھ	۳/۴۸۳	۷/۴۷۴
شیخ حامد حسین وکیل	بدایوں کچہری منصفی	۱۷/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ	۳/۴۲۲	۷/۳۰۷
شیخ حسین بخش رضوی	خیر آباد	۲۹/ رجب ۱۳۰۵ھ	۳/۴۶	۶/۱۴۳
شیخ روشن علی	کلکتہ مانک تلہ حاجی ذکریا لین نمبرا	۳/ شوال ۱۳۳۷ھ	۳/۴۸۳	۷/۴۷۳
شیخ سالار بخش	بھورہ کلاں پرگنہ وضلع پیلی بھیت	۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۹ھ	۳/۶۸۰	۸/۲۹۳
شیخ سمن	ہوڑہ ڈاکخانہ سلکھیا گھڑی محلہ بھوٹے بگان	۲۳/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۲۴۸	۶/۵۹۳
شیخ شیر محمد	قصبہ لبی پیرہ اسٹیشن سر بند گورنمنٹ پٹیالہ	۱۶/ صفر ۱۳۳۷ھ	۳/۲۲۹	۶/۵۵۹
شیخ طالب حسین	راب گڑھ صدر بازار	۱۴/ شوال	۳/۲۶۲	۶/۶۱۵
شیخ طاہر محمد بن عثمان	شہر کٹک ضلع اڑیسہ بخشی بازار	۲۵/ رمضان ۱۳۱۵ھ	۳/۱۰۲	۶/۲۷۵
شیخ عبدالحکیم	پیلی بھیت محلہ پنجابیاں متصل مسجد	غرہ رجب ۱۳۱۸ھ	۳/۴۷۲	۷/۴۴۹
شیخ عبدالحمید زاہد قادری	قصبہ اترولی ضلع علی گڑھ محلہ کٹرہ	۴/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۴۷۰	۷/۴۴۵
شیخ عبدالعزیز	پیلی بھیت محلہ پنجابیاں	۱۳۰۹ھ	۳/۶۷۰	۸/۲۷۱
شیخ عبدالغنی	بدایوں محلہ کٹرہ براہم پورہ	۱۱/ رمضان ۱۳۱۳ھ	۳/۴۷۸	۷/۴۶۳
شیخ عرفان علی	کلکتہ نارکل ڈانگا رلنڈ رو گودام	۲۱/ رجب ۱۳۳۸ھ	۳/۲۶۱	۶/۶۱۳

شیخ علاؤ الدین	احمد آباد گجرات دکن محلہ مرزا پور	۲۲/ربیع الاول ۱۳۲۱ھ	۴۶۴/۳	۴۲۹/۷
شیخ غریب اللہ	گوہلباڑی ضلع مالوہ انگریز آباد	۴/رجب ۱۳۱۴ھ	۵۸۵/۳	۷۸/۸
شیخ فتح محمد حلال خور	بلڈانہ ملک برار	۱۹/جمادی الاولی ۱۳۱۴ھ	۳۴۶/۳	۱۳۲/۷
شیخ فضل حسین	فیروز پور ڈاکخانہ شاہی ضلع بریلی	۲۱/رجب ۱۳۱۱ھ	۶۸۱/۳	۲۹۶/۸
شیخ محمد حسین	بدایوں مروہی محلہ	۹/جمادی الآخرہ ۱۳۱۱ھ	۱۵۶/۳	۴۰۳/۶
شیخ محمد ذحسین	بریلی محلہ ذخیرہ	ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ	۷۴/۳	۲۰۵/۶
شیخ محمد سہول	کانپور محلہ جرنیل گنج مسجد حاجی فرحت	۱۸/محرم ۱۳۱۶ھ	۶۹۲/۳	۳۲۲/۸
شیخ محمد سہول	کانپور محلہ جرنیل گنج مسجد حاجی فرحت	۱۸/محرم ۱۳۱۶ھ	۶۹۳/۳	۳۲۶/۸
شیخ مدار بخش	موضع سریا ڈاکخانہ تیلوتھو ضلع شاہ آباد	۱۸/ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۲۳۶/۳	۵۷۴/۶
شیخ مراد علی	کلانور ضلع گورداسپور	۲۱/صفر ۱۳۰۹ھ	۶۷۳/۳	۲۷۸/۸
شیخ وجیہ الدین احمد	موضع کوتانہ ضلع میرٹھ	۲۷/ربیع الاول ۱۳۳۷ھ	۲۳۹/۳	۵۷۸/۶
شیخ ولایت حسین	شہر محلہ گڑھیا موضولہ	......	۵۸۹/۳	۸۷/۸
شیخ ولی محمد سوداگر چرسہ	شہر رانچی قصاب محلہ	۴/جمادی الاولی ۱۳۳۷ھ	۵۸۳/۳	۷۴/۸
شیر محمد شیخ	علاقہ جاگل تھانہ ہری پور کوٹ نجیب اللہ خاں	۱۷/رمضان ۱۳ھ	۴۶۰/۳	۴۱۹/۷
طالب علم بنگالی	شہر روہیلی ٹولہ	۲۳/شعبان ۱۳۳۸ھ	۷۴۹/۳	۴۵۰/۸
طفیل احمد قادری	حسن پور ضلع مراد آباد	۱۸/ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۲۳۵/۳	۵۷۲/۶
ظہور احمد	بیتھو ڈاکخانہ چاکند ضلع گیا	......	۷۰۸/۳	۳۶۲/۸
عاشق حسین بخشی	قصبہ جہاں آباد خاص ضلع پیلی بھیت	۷/محرم ۱۳۳۸ھ	۷۵۱/۳	۴۵۴/۸
عاشق حسین	داتا گنج ضلع بدایوں	۱۹/جمادی الآخرہ ۱۳۳۶ھ	۴۵۰/۳	۳۹۲/۷
عباد اللہ ویکسینیٹر	کاسگنج ضلع ایٹہ محلہ نواب	۶/شعبان ۱۳۳۷ھ	۲۷۴/۳	۶۳۴/۶
عبد الرحیم	موضع دھرم پور ضلع بلند شہر پرگنہ ڈبائی	۲۸/رمضان ۱۳۳۹ھ	۳۷۵/۳	۱۹۸/۷
عبد الحکیم	پیلی بھیت محلہ بھینسا بھاڑ	۳/ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ	۲۷۱/۳	۶۲۸/۶
عبد الحکیم	ترپول سولول ڈاکخانہ ہرول ضلع دربھنگہ بلگرام	۲۱/جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۵۸۲/۳	۷۳/۸
عبد الحکیم	ترپول سولول... ضلع دربھنگہ بلگر چرسہ	۲۱/جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۲۷۵/۳	۶۳۵/۶
عبد الحکیم	ملک بنگالہ ضلع میمن سنگھ	۲۸/جمادی الاول ۱۳۲۲ھ	۴۳۷/۳	۳۵۶/۷
عبد الحکیم	ملک بنگالہ ضلع میمن سنگھ	۲۸/جمادی الاولی ۱۳۲۲ھ	۸۰۱/۳	۵۷۰/۸
عبد الحی	اوریا ضلع اٹاوہ مدرسہ اسلامیہ	۱۳۳۷ھ	۴۸۳/۳	۴۷۲/۷

عبدالرحمٰن بیگ	شہر کہنہ محلہ نجار پورہ	۵/صفر ۱۳۳۹ھ	۵۸۴/۳	۷۷/۸
عبدالرحمٰن پدھان	موضع سیسی تحصیل وڈاکخانہ کچھا ضلع نینی تال	۲/صفر ۱۳۳۸ھ	۵۸۹/۳	۸۶/۸
عبدالرحمٰن رفوگر	بنارس تھانہ بہلو پورہ محلہ احاطہ روہیلہ	۲۸/محرم ۱۳۳۲ھ	۱۲۶/۳	۳۳۵/۶
عبدالرحیم	ٹھلیا موہن پور ضلع بریلی	۵/محرم ۱۳۲۶ھ	۲۱۰/۳	۵۲۵/۶
عبدالرحیم	دھرم پور ضلع بلند شہر پرگنہ ڈبائی کوٹھی نواب صاحب	۲۸/رمضان ۱۳۳۹ھ	۴۸۴/۳	۴۷۴/۷
عبدالرحیم	موربیج ضلع بریسال	۲۱/ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ	۲۱۵/۳	۵۳۶/۶
عبدالرؤف خاں	ڈونگر پور ملک میواڑ راجپوتانہ	۵/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲۴۳/۳	۵۸۵/۶
عبدالرؤف خاں	شہر ڈونگر پور ملک میواڑ	۱۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۲۶۶/۳	۶۲۱/۶
عبدالستار بن اسماعیل	رنگون	۲/ربیع الاول ۱۳۳۷ھ	۷۴۲/۳	۴۴۰/۸
عبدالستار ہاشمی	جنگدل ضلع چوبیس پرگنہ نیا بازار نئی مسجد	۶/شوال ۱۳۳۹ھ	۷۵۸/۳	۴۶۶/۸
عبدالستار	بنی بنجر ضلع منڈلا	۳/رجب ۱۳۳۷ھ	۷۴۳/۳	۴۴۱/۸
عبدالصمد حنفی	منصور پور ضلع مظفرنگر	۲۸/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲۵۰/۳	۵۹۵/۶
عبدالصمد	مونڈیا جاگر ضلع بریلی	۵/صفر ۱۳۳۹ھ	۳۷۴/۳	۱۹۶/۷
عبدالصمد	مونڈیا جاگیر ضلع بریلی	۵/صفر ۱۳۳۹ھ	۳۷۳/۳	۱۹۶/۷
عبدالعزیز بساطی	بریلی	۲/ذوالقعدہ ۱۳۳۰ھ	۶۶۱/۳	۲۵۴/۸
عبدالعزیز خاں	درؤ ضلع نینی تال ڈاکخانہ کچھا	۴/رمضان ۱۳۱۵ھ	۶۸۸/۳	۳۱۴/۸
عبدالعزیز خاں	ضلع نینی تال ڈاکخانہ کچھا	۴/رمضان ۱۳۱۵ھ	۶۶۱/۳	۲۵۵/۸
عبدالعزیز خاں	ورؤ ضلع نینی تال ڈاکخانہ کچھا	۴/رمضان ۱۳۱۵ھ	۱۴۷/۳	۳۸۰/۶
عبدالعزیز ہیڈ کانسٹبل	امرتسر دفتر پولیس	۲۷/صفر ۱۳۳۲ھ	۶۲/۳	۱۸۲/۶
عبدالغفور میونسپل کمشنر	ضلع اجمیر	۵/ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ	۳۵۵/۳	۱۵۰/۷
عبدالغفور	نوشہرہ تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازی خاں	۱۴/محرم ۱۳۳۹ھ	۷۵۴/۳	۴۵۸/۸
عبدالغفور	نوشہرہ تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازی نوں	۱۴/محرم ۱۳۳۹ھ	۱۳۴/۳	۳۴۹/۶
عبدالغنی	بریلی کانکر ٹولہ متصل چوکی پولیس پرانا شہر	۱۷/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲۴۵/۳	۵۸۸/۶
عبداللطیف خاں	پیلی بھیت محلہ محمد شیر خاں	۲۲/صفر ۱۳۳۲ھ	۷۲۸/۳	۴۰۴/۸
عبداللطیف	تین سوکیا ڈاکخانہ ضلع ڈبروگڑھ ملک آسام	۱۲/شوال ۱۳۳۹ھ	۸۰۸/۳	۵۸۵/۸
عبداللہ خاں سوار	مقام یومد قلعہ رام چھاؤنی ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۳/صفر ۱۳۲۰ھ	۴۶۲/۳	۴۲۶/۷
عبداللہ ولد حاجی	کراچی بندر صدر بازار	۲۳/ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۲۳۷/۳	۵۷۶/۶
عبداللہ	فیض آباد ڈاکخانہ شہزاد پور	۱۳۲۴ھ	۲۷۴/۳	۶۳۳/۶

عبداللہ	فیض آباد ڈاکخانہ شہزاد پور	۱۳۲۴ھ	۳/۲۰۹	۶/۵۲۳
عبداللہ	کوہ کسوٹی کمسریٹ روٹی گودام	۱۰/رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۵۰۹	۷/۵۳۰
عبدالمجید خان	ریاست جاورہ	۱۳۱۵ھ	۳/۲۱۰	۶/۵۲۵
عبدالمجید خاں سرشتہ دار	ریاست جاورہ	۱۳۲۵ھ	۳/۶۱۳	۸/۱۳۸
عبدالمجید خاں سرشتہ دار	ریاست جاورہ	۱۳۲۵ھ	۳/۴۴۶	۷/۳۸۴
عبدالمجید خاں سرشتہ دار	ریاست جاورہ	۱۸/ جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ	۳/۴۶۷	۷/۴۳۷
عبدالمجید خاں سرشتہ دار	ریاست جاورہ	۱۸/۱۳۲۵ھ	۳/۴۷۲	۷/۴۴۸
عبدالمجید خاں	ریاست جاورہ	۱۸/۱۳۱۵ھ	۳/۷۱۹	۸/۳۸۶
عبدالملک خاں	گوالیار ضلع مندسور قصبہ جادو	۷/ربیع الاول ۱۳۲۳ھ	۳/۷۱۸	۸/۳۸۴
عبداللہ ولد حاجی	کراچی بندر صدر بازار	۲۳/ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۳/۵۰۸	۷/۵۲۸
عبدالکریم خیاط قادری	شہر محلہ قراولان	۲۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۳/۲۶۹	۶/۶۲۵
عظیم اللہ خاں	خلیل پور تحصیل اسٹیشن ببرالہ	۱۴/ جمادی الآخرہ ۱۳۱۳ھ	۳/۶۵۵	۸/۲۴۱
علاؤالدین عرضی نویس	کچہری دیوانی پرتاب گڑھ	۲۲/صفر ۱۳۳۲ھ	۳/۲۲۳	۶/۵۴۸
علی حسین	آنولہ محلہ خیل حکیماں	۱۷/ رمضان ۱۳۳۲ھ	۳/۴۷۰	۷/۴۴۴
علی محمد خاں	الہ آباد کوٹھی حشمت اللہ خاں جنٹ مجسٹریٹ	۲۸/ جمادی الاولی ۱۳۱۷ھ	۳/۶۵۹	۸/۲۵۱
عمر بخش خانساماں	میرٹھ چھاؤنی ویلر کلب	۴/ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۳/۲۲۵	۶/۵۵۲
عنایت اللہ خاں ڈپٹی	رام نگر ضلع نینی تال	۲۶/ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ	۳/۸۱	۶/۲۲۱
غلام جان پنجابی	شہر جسولی	۱۶/شعبان ۱۳۳۶ھ	۳/۵۸۸	۸/۸۴
غلام جان	بریلی مدرسہ منظر الاسلام	۱۸/شوال ۱۳۳۷ھ	۳/۶۶۷	۸/۲۶۷
غلام جان	شہر بریلی مدرسہ منظر الاسلام	۱۵/شوال ۱۳۳۷ھ	۳/۶۰۳	۸/۱۱۲
غلام محمد درزی	شہر	۲۱/ رجب ۱۳۳۸ھ	۳/۲۶۱	۶/۶۱۳
غلام محمد	دھامپور محلہ موچیاں ڈاکخانہ خاص ضلع بجنور	۸/شعبان ۱۳۳۹ھ	۳/۵۰۹	۷/۵۳۰
غلام محمد	ڈاکخانہ چوبکہ تحصیل و ضلع مٹر پور موہرہ کنھیالال	۲۸/صفر ۱۳۲۱ھ	۳/۲۱۶	۶/۵۳۸
غلام مصطفی اسرار الحق	قصبہ عمری ڈاکخانہ خاص ضلع مراد آباد	۱۲/محرم ۱۳۳۹ھ	۳/۲۶۵	۶/۶۱۹
فخر الدین شاہ	میٹرنہ سٹی ضلع جودھ پور	۱۹/ ذی قعدہ ۱۳۳۹ھ	۳/۲۵۴	۶/۶۰۲
فرخ شاہ خاں	اسٹیشن دودھوا گھاٹ ضلع کھیری لکھیم پور	۱۸/ جمادی الاولی ۱۳۳۷ھ	۳/۶۶۶	۸/۲۶۷
فضل حق چشتی	بھیرہ ضلع شاہ پور ملک پنجاب دروازہ ملتانی	۵/ رمضان ۱۳۳۹ھ	۳/۶۰۸	۸/۱۲۳
فیاض حسین ٹھیکیدار	فیض آباد محلہ رکاب گنج	۲۳/ رمضان ۱۳۳۱ھ	۳/۴۸۱	۷/۴۶۹

قادر بخش	چوہرکوٹ بارکھان بلوچستان	۱۴/ربیع الاول ۱۳۳۷ھ	۶۴۴/۳	۲۱۲/۸
قاضی اشرف الدین	بنگالہ ضلع پترا موجع مرادنگر	۲۸/ جمادی الاولی ۱۳۱۹ھ	۷۰۴/۳	۳۵۲/۸
قاضی اکبر	قصبہ سرواڑ علاقہ کشن گڑھ	۲۰/ ذی القعدہ ۱۳۳۰ھ	۲۷۲/۳	۶۲۹/۶
قاضی تمیز الدین	بیکانیر مارواڑ محلہ مہاوتاں	۹/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۱۳۲/۳	۳۴۷/۶
قاضی ضیاء الدین احمد	کھاتہ ضلع رامپور	۳/محرم ۱۳۲۱ھ	۷۰۷/۳	۳۵۸/۸
قاضی عبدالحمید	قصبہ کیکڑی ضلع اجمیر شریف	۲۸/محرم ۱۳۳۲ھ	۸۰۶/۳	۵۸۲/۸
قاضی محمد سلیم	بالسک	۲۷/ جمادی الآخرہ ۱۳۳۹ھ	۲۴۷/۳	۵۹۰/۶
قاضی محمد شمس الدین	کانپور پرتھی ناتھ اسکول	۲۱/صفر ۱۳۳۹ھ	۲۷۶/۳	۶۳۶/۶
قدرت اللہ	بہرام برتلہ ضلع آرہ	۵/شوال ۱۳۳۹ھ	۲۵۰/۳	۵۹۶/۶
قدرت اللہ	سہسرام محلہ پرتلہ ضلع آرہ	۵/شوال ۱۳۳۹ھ	۷۷۵/۳	۵۰۹/۸
کارد علی	مرادآباد محلہ اصالت پورہ	۱۵/محرم ۱۳۳۹ھ	۶۰۳/۳	۱۱۳/۸
کریم بخش ٹھیکیدار	نجیب آباد ضلع بجنور محلہ مجید گنج	۱۷/ جمادی الاول ۱۳۳۱ھ	۶۲۳/۳	۱۶۲/۸
کفایت اللہ	شہر بریلی	رمضان ۱۳۳۷ھ	۶۰۱/۳	۱۰۸/۸
کلن خاں جمعدار	جیل کان پور	۱۲/شوال ۱۳۳۱ھ	۷۲۴/۳	۳۹۷/۸
کھتری عمر ابوبکر	شہر پوربندر مک کاٹھیاواڑ محلہ ڈیڈ روڈ	۲۰/ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ	۶۸۴/۳	۳۰۳/۸
کھتری عمر ابوبکر	شہر پوربندر ملک کاٹھیاواڑ محلہ ڈیڈ روڈ	۲۰/ جمادی الاولی ۱۳۳۲ھ	۵۸۲/۳	۷۳/۸
گلزار شاہ	موضع برتاپور ضلع بریلی	۲۱/محرم ۱۳۳۹ھ	۲۶۷/۳	۶۲۳/۶
گوہر علی حسینی	شہر دفتر انجمن خادم المسلمین	۶/محرم ۱۳۳۹ھ	۶۰۸/۳	۱۲۲/۸
ماسٹر اسماعیل	ماناودار کاٹھیاواڑ	۲/شوال ۱۳۳۹ھ	۱۳۶/۳	۳۵۳/۶
ماسٹر محمد طاہر علی	کشن گنج ضلع پورنیہ	۲۴/ جمادی الاولی ۱۳۳۹ھ	۷۵۴/۳	۴۵۹/۸
محبت حسین	بریلی محلہ ذخیرہ	یکم ربیع الاول ۱۳۱۸ھ	۱۱۹/۳	۳۲۳/۶
محمد ابراہیم احمد آبادی	دہلی فراش خانہ مدرسہ نعمانیہ	۷/شعبان ۱۳۳۹ھ	۴۳/۳	۱۳۶/۶
محمد ابراہیم خاں صابری	اٹاوہ محلہ ثابت گنج	۲/شوال ۱۳۳۹ھ	۶۶۸/۳	۲۷۰/۸
محمد ابراہیم شافعی	افریقہ جوہانس برگ	۱۳/شعبان ۱۳۲۷ھ	۷۲۲/۳	۳۹۴/۸
محمد ابراہیم	محلہ خواجہ قطب بریلی	۲۲/شوال ۱۳۲۳ھ	۴۵۲/۳	۳۹۵/۷
محمد ابراہیم	ملک بنگال ضلع نواکھالی ڈاکخانہ چندرا گنج	۶/شوال ۱۳۲۲ھ	۶۲۰/۳	۱۵۴/۸
محمد احمد خاں	جالندھر محلہ راستہ متصل ڈپٹی احمد جان	۲۰/شوال ۱۳۱۴ھ	۴۸۷/۳	۴۸۲/۷
محمد احمد خاں	جالندھر محلہ راستہ متصل مکان ڈپٹی احمد جان	۲۰/شوال ۱۳۱۴ھ	۶۸۸/۳	۳۱۲/۸

محمد احمد خاں	جالندھر محلہ راستہ متصل مکان ڈپٹی محمد جان	۲۰/شوال ۱۳۱۴ھ	۳۸۸/۳	۲۲۵/۷
محمد اسد الحق	ریاست رامپور دوکان ملاحمید محلہ کنڈہ	۱۳/رمضان ۳۸ھ	۱۳۳/۳	۳۴۸/۶
محمد اسماعیل مدرس	اورنگ آباد ضلع گیا	۱۴/صفر ۱۳۳۸ھ	۲۵۸/۳	۶۰۸/۶
محمد اسماعیل مدرس	اورنگ آباد ضلع گیا	۱۵/صفر ۱۳۳۸ھ	۸۱۴/۳	۵۹۹/۸
محمد تقی خاں سب انسپکٹر پولیس	اولدن ضلع جھانسی	۳/ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ	۶۶۷/۳	۲۶۸/۸
محمد جان بیگ	شہر بانس منڈی	۱۰/محرم ۱۳۳۹ھ	۳۷۲/۳	۱۹۴/۷
محمد جعفر	شہر کانپور توپ خانہ بازار قدیم مسجد صوبیدار	۲/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۷۴۷/۳	۴۴۷/۸
محمد جہانگیر امام مسجد	بمبئی اسٹیشن باندرہ محلہ نواپارہ مسجد	۱۱/محرم ۱۳۳۷ھ	۷۴۱/۳	۴۳۸/۸
محمد حبیب اللہ	ملک بنگالہ ضلع چاٹگام ڈاک خانہ جلدی	۸/جمادی الآخرہ ۱۰ھ	۴۶۰/۳	۴۱۹/۷
محمد حسن یار خاں	عثمان پور ضلع بارہ بنکی	۱۹/رمضان ۱۳۳۵ھ	۴۷۱/۳	۴۴۶/۷
محمد حسین خورد	سرولی کلاں ڈاکخانہ کچھا ضلع نینی تال	۱۵/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۴۱۸/۳	۲۹۹/۷
محمد حسین محرر جوڈیشل	تحصیل اترولی ضلع علی گڑھ	۱۶/جمادی الاولی ۱۳۳۹ھ	۱۳۵/۳	۳۵۰/۶
محمد حسین	ڈاکخانہ مہرگنج چڑنگی ضلع بریسال	۱۷/جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ	۷۳۷/۳	۴۲۶/۸
محمد حنیف خاں	داناپور محلہ سگونہ	۸/شعبان ۱۳۳۹ھ	۵۹۸/۳	۱۰۳/۸
محمد حیات مدرس	کوٹ ڈسکہ	۱۶/جمادی الآخرہ ۱۳۳۸ھ	۲۶۰/۳	۶۱۲/۶
محمد رحمت اللہ	قطب پور ڈاکخانہ پیرگنج ضلع رنگ پور	۵/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲۴۳/۳	۵۸۵/۶
محمد سعد اللہ	بمبئی نمبر ۳ زکریا مسجد	۳/صفر ۱۳۳۹ھ	۵۰۸/۳	۵۲۹/۷
محمد سعید	رامپور	......	۶۴۴/۳	۲۱۰/۸
محمد سعید	قصبہ دھام پور ضلع بجنور محلہ بندوقچیاں	۱۶/ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ	۲۲۱/۳	۵۴۵/۶
محمد شاہ خاں	منصور پور متصل ڈاکخانہ شیش گڑھ تحصیل بہیڑی ضلع بریلی	۲۹/محرم ۱۳۳۲ھ	۵۹۹/۳	۱۰۴/۸
محمد شاہ خاں	موضع منصور پور... تحصیل بہیڑی ضلع بریلی	۲۹/محرم ۱۳۳۲ھ	۶۱/۳	۱۸۲/۶
محمد صادق علی خاں	اروہ نگلہ ڈاکخانہ اچھنیرہ ضلع آگرہ	رمضان ۱۳۳۰ھ	۳۱۳/۳	۳۸/۷
محمد صادق علی	اروہ نگلہ ڈاکخانہ اچھنیرہ ضلع آگرہ	رمضان ۱۳۳۰ھ	۷۵/۳	۲۰۶/۶
محمد صادق علی	اروہ نگلہ ڈاکخانہ اچھنیرہ ضلع آگرہ	رمضان ۱۳۳۰ھ	۴۶۹/۳	۴۴۳/۷
محمد صدیق سکریٹری	گوناسنٹرل انڈیا ریاست گوالیار	۱۷/صفر ۱۳۳۸ھ	۲۵۸/۳	۶۰۹/۶
محمد ظفر اللہ حنفی	نجیب آباد ضلع بجنور متصل تحصیل	۱۶/ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ	۲۱۸/۳	۵۴۲/۶
محمد ظہور الحسن	ضلع سیونی چھپرہ محلہ قاضی قریب مسجد حنفیہ	......	۱۳۰/۳	۳۴۳/۶

محمد ظہور خاں	شہر کہنہ بریلی محلہ کانکر ٹولہ	۱۳/شوال ۱۳۳۷ھ	۳۷۰/۳	۱۹۱/۷
محمد ظہور محمد	شہر کہنہ بریلی	۱۲/شوال ۱۳۲۷ھ	۴۱۶/۳	۲۹۶/۷
محمد ظہور الحسن	ضلع سیونی چھپارہ محلہ قاضی	۲۳/محرم ۱۳۳۹ھ	۲۶۷/۳	۶۲۴/۶
محمد ظہور	شہر بریلی کہنہ	۱۰/شوال ۱۳۳۷ھ	۶۰۲/۳	۱۱۰/۸
محمد عبدالحافظ مدرس	تاراکاندی مدرسہ اسلامیہ پوسٹ پاکندیہ ضلع میمن سنگھ	۲۴/محرم ۱۳۳۹ھ	۸۰۸/۳	۵۸۴/۸
محمد عبدالحکیم بیڑی مرچنٹ	سیرام پور ضلع ہوگلی	۲۹/ربیع الآخر ۱۳۳۷ھ	۵۸۸/۳	۸۵/۸
محمد عبدالحی سوداگر جفت	قصبہ نیٹھور ضلع بجنور	۲۹/محرم ۱۳۳۲ھ	۲۲۲/۳	۵۴۸/۶
محمد عبدالحی سوداگر جفت	نیٹھور ضلع بجنور	۲۹/محرم ۱۳۳۲ھ	۷۲۵/۳	۳۹۹/۸
محمد عبدالمجید خاں یوسف زئی	کالج علی گڑھ کمرہ نمبر ۶	۲۹/صفر ۱۳۳۲ھ	۴۴۷/۳	۳۸۷/۷
محمد علی	برڈگ	۶/رجب ۱۳۳۶ھ	۱۳۵/۳	۳۵۱/۶
محمد عمر	نصیر آباد محلہ تیلیاں	۲۶/۱۳۳۶ھ	۷۴۰/۳	۴۳۶/۸
محمد فضل الرحمٰن سادہ کار	بمبئی بھنڈی بازار	۵/ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۵۹۲/۳	۹۱/۸
محمد فضل الرحمٰن سادہ کار	بھنڈی بازار	۵/ربیع الاول ۱۳۳۲ھ	۴۴۸/۳	۳۸۸/۷
محمد کلیم الدین	چوپرا ڈاکخانہ بانسی	۱۴/ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ	۲۳۴/۳	۵۷۲/۶
محمد لطیف قرق امین	تحصیل سکندرہ راؤ ضلع علی گڑھ	۱۰/رمضان ۱۳۳۹ھ	۲۴۵/۳	۵۸۸/۶
محمد مسلم	کھنڈوہ ضلع برہان پور مسجد دارالشفا	۱۸/شوال ۱۳۳۸ھ	۴۷۵/۳	۴۵۴/۷
محمد مصطفےٰ	کاسگنج محلہ ناتھورام گلی چورامن	۲۶/شعبان ۱۳۳۷ھ	۸۰/۳	۲۲۰/۶
محمد ناظم آزاد حقانی	الہ آباد محلہ نخاس کہنہ	۱۱/رمضان ۱۳۳۷ھ	۱۳۰/۳	۳۴۲/۶
محمد نیاز حسین	بنگالہ ضلع ڈھاکہ ڈاکخانہ بلابو قصبہ نیلوکھیا	۱۲/محرم ۱۳۲۳ھ	۷۰۹/۳	۳۶۵/۸
محمد واحد خطیب	مولیس پور برہما	۲۷/شوال ۱۳۳۷ھ	۷۴۶/۳	۴۴۵/۸
محمد یار علی نائب مدرس	چاندپارہ ڈاک خانہ شہرت گنج ضلع بستی	۱۸/ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ	۳۷۷/۳	۲۰۱/۷
محمد یامین	سہوانی ٹولہ	۶/شوال ۱۳۳۷ھ	۲۵۵/۳	۶۰۳/۶
محمد یعقوب علی خاں	اوجین علاقہ گوالیار	یکم ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ	۶۱۰/۳	۱۲۹/۸
محمد یعقوب علی	اوجین علاقہ گوالیار مکان میر خادم علی اسسٹنٹ	رمضان ۱۳۰۷ھ	۶۲۰/۳	۱۵۴/۸
محمد یعقوب علی	اوجین علاقہ گوالیار	یکم ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ	۵۱۴/۳	۵۴۳/۷
محمد یعقوب علی	اوجین علاقہ گوالیار	۲۹/ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ	۵۱۴/۳	۵۴۵/۷
محمد یوسف	دھولقہ ضلع احمد آباد گجرات	۲۲/ذی القعدہ ۱۳۳۶ھ	۶۲۷/۳	۱۶۸/۸

محمد یونس	پیلی بھیت محلہ پنجابیاں	۲۷/شعبان ۱۳۳۹ھ	۷۵۶/۳	۴۶۳/۸
محمود حسن	بریلی مدرسہ منظر اسلام	۱۹/ربیع الاول ۱۳۳۸ھ	۲۶۰/۳	۶۱۱/۶
محمود حسن	بمبئی پوسٹ بائی کھلا	۲۰/صفر ۱۳۳۴ھ	۷۲۷/۳	۴۰۴/۸
محمود حسین	......	۵/محرم ۱۳۰۸ھ	۵۱/۳	۱۵۷/۶
محمود علی خاں	شہر بریلی محلہ گھیر جعفر خاں	۲۸/ذی القعدہ ۱۳۳۸ھ	۵۹۸/۳	۱۰۴/۸
مخلص الرحمٰن	ضلع ڈھاکہ ڈاکخانہ نہروی حافظ پور	......	۷۵۰/۳	۴۵۲/۸
مرزا باقی بیگ رامپوری	......	۲۸/ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ	۵/۳	۳۹/۶
مرزا باقی بیگ	رام پور	۴/صفر ۱۳۰۶ھ	۱۵۲/۳	۳۹۲/۶
مرزا باقی بیگ	رامپور	۱۱/ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ	۳۹۴/۳	۲۳۹/۷
مرزا باقی بیگ	......	۲۳/محرم ۱۳۰۷ھ	۱/۳	۲۹/۶
مرزا عابد حسین	سوروں ضلع ایٹہ محلہ ملک زاداں	۲۷/ربیع الآخر ۱۲ھ	۴۵۳/۳	۴۰۰/۷
مرزا غلام قادر بیگ	پٹنہ عظیم آباد	۲۶/ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ	۳۱۴/۳	۴۰/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۱۲/رمضان ۱۱ھ	۴۵۳/۳	۴۰۰/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۵/جمادی الآخرہ ۱۳۱۲ھ	۱۶۳/۳	۴۲۲/۶
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۵/رجب ۱۳۱۱ھ	۱/۳	۲۹/۶
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۲۶/صفر ۱۳۱۲ھ	۱۵۸/۳	۴۰۷/۶
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۱۲/رمضان ۱۳۱۱ھ	۴۲۲/۳	۳۰۶/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلا نمبر ۶	۲۶/صفر ۱۳۱۲ھ	۳۸۱/۳	۲۰۹/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلہ نمبر ۶	۵/رجب ۱۳۱۱ھ	۳۲۲/۳	۶۰/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلہ نمبر ۶	۸/رمضان ۱۳۱۰ھ	۳۲۲/۳	۵۸/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلہ نمبر ۶	۳/رمضان ۱۳۱۱ھ	۶۸۴/۳	۳۰۲/۸
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ دھرم تلہ نمبر ۶	۲۶/صفر ۱۳۱۲ھ	۶۷۷/۳	۲۸۷/۸
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ فوجداری بالاخانہ دوکان نمبر ۳۶	۲۸/ذی قعدہ ۱۳۰۷ھ	۴۱۴/۳	۲۹۱/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ فوجداری نمبر ۳۶	۳۰/رجب ۱۳۰۸ھ	۴۰۷/۳	۲۷۴/۷
مرزا غلام قادر بیگ	کلکتہ تل موتی گلی نمبر ۱۸	۲۱/جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ	۴۰۵/۳	۲۶۹/۷

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا ایک نایاب غیر مطبوعہ مکتوبِ گرامی

﴿محترم پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے علی گڑھ سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا ایک نایاب مخطوطہ (خط) معارف رضا میں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا ہے، جو امام صاحب کے مکتوبات پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ہم اس اہم و نادر دستاویز کے لئے ان کے ممنون ہیں اور ان کے اپنے مختصر تبصرے کے ساتھ قارئین کرام کے افادے کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)﴾

مفاوضۂ عالیہ

(مکتوبِ اعلیٰ حضرت بنام مولانا برہان الحق جبلپوری)

کتب خانۂ ملک العلماء فاضل بہار (۱۸۸۰ء/۱۳۰۳ھ۔۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) میں ابھی حال میں ایک مجلد نظر سے گزرا جس میں ملک العلماء نے اپنے نام آئے مشاہیر علماء و مصنفین کے اصل مکتوبات کاغذ کی پٹیوں پر چسپاں کر کے محفوظ کر دیے ہیں۔ ان میں اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ، مولانا مہدی حسن میاں مارہروی، مولانا ہدایت رسول قادری، اور دوسرے حضرات رحمہم اللہ کے خطوط کے ساتھ دوسرے مکتوب الیہم کے نام بھی کچھ اہم خطوط ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے مکتوبات فاضلِ بہاری کے نام ہیں۔ ان کے ساتھ ایک خط اعلیٰ حضرت کا حضرت مولانا عید الاسلام مولانا عبد السلام جبل پوری کے صاحبزادے مولانا عبد الباقی برہان الحق جبلپوری کے نام بھی ہے۔

مکتوب ظاہراً بریلی سے تحریر کیا گیا ہے، تاریخِ تحریر ۱۰ ذوالحجہ ہے۔ سال صاف پڑھا نہیں جاتا۔ میرا قیاس ہے کہ ۱۳۳۲ھ ہے۔

مکتوب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا عبد السلام زندہ تھے اور مولانا برہان الحق زیرِ تعلیم، جیسا کہ اعلیٰ حضرت کے اس فقرے: ''اب آپ کیا پڑھتے ہیں، اطلاع دیجئے'' سے ظاہر ہوتا ہے۔

یہ مکتوبِ گرامی غیر مطبوعہ ہی نہیں بلکہ کسی کی نظر سے آج تک نہیں گزرا، اس لئے کہ یہ ایک سفینے میں اب تک چھپا رہا۔ اب پہلی مرتبہ قارئین ''معارفِ رضا'' کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اب مفاوضۂ عالیہ (مکتوب والا) ملاحظہ فرمائیے:

علامہ اختر رضا بریلوی کا نعتیہ دیوان "سفینۂ بخشش"۔ایک مطالعہ

غلام مصطفیٰ رضوی*

علاقہ روہیل کھنڈ کا اپنا ادبی منصب ہے۔اردو ادب کی آبیاری میں یہاں کے خواص کا حصہ وافر رہا ہے۔ بالخصوص ادب کی پاکیزہ صنف "نعت" کے حوالہ سے "بریلی" کو اعتبار کا درجہ حاصل ہے جہاں ایک عظیم اسلامی مفکر اور سخن ساز مولانا شاہ احمد رضا خاں محدثِ بریلوی (م ۱۹۲۱ء) کا لحن دل پذیر اب بھی فضاؤں میں گونجتا محسوس ہوتا ہے۔ آپ نے نعتیہ ادب کو عروج و اقبال عطا کیا اور ایک منفرد دبستانِ نعت کی تشکیل ہوئی جسے "بریلوی اسکول" کہا جاسکتا ہے جس کا رشتہ خیر القرن کے اس عظیم شاعر سے ملتا ہے جسے دنیا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعرِ دربارِ رسالت کے نام سے جانتی ہے۔

رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرت حساں بس ہے

علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری اختر بریلوی دبستانِ بریلی کے بلبل نواسنج ہیں اور ملکِ سخن کے شاہ حضرت رضاؔ بریلوی سے نسبی تعلق رکھتے ہیں اور ان کی علمی وراثت کے امین و پاسدار ہیں۔آپ جدید لب ولہجہ کے قد آور اور بلند پایہ ادیب ہیں لیکن قدما میں سخن کے شناور رضاؔ بریلوی، حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی کے کلام بلاغت نظام کا نقشِ جمیل شعر شعر میں خوب ظاہر ہے۔ راقم کے ممدوح علامہ اختر بریلوی کی ذات ہمہ جہت و ہمہ صفت ہے۔ان کا علمی پایہ بلند ہے، وہ ایک عالم جلیل اور فقیہ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ سخن ساز و نکتہ داں ہیں۔آپ کی شخصیت زہد و اتقا کا آئینہ ہے۔رحمتِ عالم ﷺ سے محبت و عقیدت اور عشق و عرفان نے تابندگی عطا کی ہے۔آپ صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔

علامہ اختر بریلوی کا نعتیہ دیوان "سفینۂ بخشش" عرصہ گزرا، شائع ہو چکا۔نام تاریخی ہے جس سے ۱۴۰۷ھ متخرج ہوتا ہے۔غالباً ۱۹۸۷ء میں پہلی بار طبع ہوا۔راقم کے پیشِ نظر سفینۂ بخشش کا جو ایڈیشن ہے وہ ۹۶ صفحات پر مشتمل، عمدہ کاغذ، دیدہ زیب طباعت سے مزین ہے۔ اسے الحاج محمد سعید نوری کی فرمائش پر رضا اکیڈمی، ممبئی کے اہتمام سے رضا آفسیٹ، ممبئی ۳ نے شائع کیا ہے۔کمپوزنگ، عمدہ اور صحت کا اہتمام نسخے کی جاذبیت و معنویت کو بڑھاتا ہے۔سنِ اشاعت جون ۲۰۰۶ء ہے۔

دیوان کا آغاز ایک عربی کلام سے ہوتا ہے معنون بہ "قصیدۃ فی الحمد و مدح النبی ﷺ"۔ فصیح و بلیغ عربی میں لکھا ہوا یہ قصیدہ علامہ اختر رضا بریلوی کی عربی زبان و ادب میں مہارت و قادر الکلامی پر دال ہے۔بعدہٗ پہلا کلام جو شامل کیا گیا ہے وہ ان کی خوش عقیدگی اور محبت و عقیدت کو خوب ظاہر کرتا ہے اور مقبول و مشہور ہے۔نیز اس کلام میں مضمون آفرینی، فصاحت، حلاوت، ملاحت کے عناصر جھلکتے دکھائی دیتے ہیں۔ مطلع دیکھیں۔

جہاں بانی عطا کردیں، بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختارِ کُل ہیں جس کو چاہیں عطا کردیں

سفینۂ بخشش میں مجموعی طور پر ۹۷ کلام شامل ہیں، ان میں ۱۴ مناقب ہیں جو امام حسین، غوثِ اعظم، حضرت سید سالار مسعود غازی، مولانا شاہ احمد رضا بریلوی، مفتی اعظم مصطفیٰ رضا نوری بریلوی، علامہ حامد رضا بریلوی، علامہ ابراہیم رضا خاں، مولانا حبیب الرحمٰن رضی اللہ عنھم کی شان میں ہیں۔ان میں چند کلام عربی زبان میں ہیں، فارسی میں بھی مصرعے کہے ہیں اور چند قطعات بھی شامل ہیں۔

حضرت اختر رضا بریلوی کی شاعری میں اصلاح فکر و اعتقاد کی

---

* نوری مشن، مالیگاؤں، انڈیا

روح مضمر ہے۔شعر شعر عشق وعرفان کا آئینہ دار ہے۔ برجستہ محاورے اور عربی وفارسی اصطلاحات نے کلام کی علمی وفنی حیثیت کو اقبال عطا کیا ہے۔چند اشعار ملاحظہ فرمائیں اور علامہ اختر بریلوی کے قلمِ گل بہار کی داد دیں۔

دامنِ دل جو سوئے یار کھنچا جاتا ہے
ہو، نہ ہو، اس نے مجھے آج بلایا ہوگا

پلادے اپنی نظروں سے چھلکتا جام رویت کا
شہِ کوثر ترحم تشنہ جاتا ہے زیارت کا

داغِ فرقتِ طیبہ قلبِ مضمحل جاتا
کاش گنبدِ خضرا دیکھنے کو مل جاتا

مر کے بھی دل سے نہ جائے الفتِ باغِ نبی
خلد میں بھی باغِ جاناں یاد آئے خیر سے

یہاں بھی ان کی چلتی ہے، وہاں بھی ان کی چلتی ہے
مدینہ راجدھانی ہے دو عالم پر حکومت ہے

فنی محاسن، جدید اصطلاحات، شرعی نزاکتیں اور برمحل تنقیدات علامہ اختر رضا بریلوی کے کلام کی معنویت کو دوآتشہ کرتے ہیں۔رنگ تغزل کی بھی کارفرمائی ہے لیکن عشقِ مجازی کا گزر نہیں۔عشقِ حقیقی نے سوز وگداز کو بڑھا دیا ہے اور جذب وکیف کا اثر اشعار کا مطالعہ کرنے والا بجا طور پر قبول کرتا ہے۔معنیٰ آفرینی اور اثر پذیری مقصدیت کو آشکار کرتے ہیں۔ہر لحظہ نیا طور اور نئی برقِ تجلی کا احساس ہوتا ہے۔پورا دیوان "سفینۂ بخشش" پڑھ جایئے کہیں فضا بوجھل نہیں ہوتی۔روشنی اور خوشبو بڑھتی جاتی ہے اور فکر نئے جہاں میں داخل ہوکر شاد شاد ہو جاتی ہے۔ایمان جلا پا جاتے ہیں، عقیدت عقیدے کو پختہ اور احساسات کو ستھرا کر دیتی ہے۔دبستانِ حیات کی مرجھائی کلیاں کھل اٹھتی ہیں۔تیرگی میں شب کو درخشاں بنانے کے لئے اختر اپنی کرنیں تیز کر دیتے ہیں۔عرفان کے چشمے ابل پڑتے ہیں اور بخشش کے سفینے تیر جاتے ہیں، منزلِ مراد کو پالیتے ہیں۔

مہ وخورشید وانجم میں چمک اپنی نہیں کچھ بھی
اجالا ہے حقیقت میں انہیں کی پاک طلعت کا

ترے دامنِ کرم میں جسے نیند آ گئی ہے
جو فنا نہ ہوگی ایسی، اسے زندگی ملی ہے

مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کردیں
ہر اک موجِ بلا کو میرے مولیٰ ناخدا کردیں

☆☆☆

دور و نزدیک سے

ترتیب وپیشکش: محمد عمار ضیاء خاں قادری

صاحبزادہ ابوالحسن واحد رضوی:

اکتوبر کا ''معارف رضا'' نظر نواز ہوا۔ ماشاء اللہ اب ہر شمارہ صوری اور معنوی اعتبار سے جاندار ہوتا جاتا ہے۔ ''اپنی بات'' کے دونوں حصے اپنی اہمیت و افادیت کے حوالے سے خاصے کی چیز ہیں۔ مجھے برادرم خورشید احمد سعیدی کا ترتیب دیا ہوا ''فتاویٰ رضویہ'' کا موضوعاتی اشاریہ بحوالۂ مذاہب عالم، بہت پسند آیا۔ اہل علم وفن پر ایسے اشاریوں کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور پھر ''فتاویٰ رضویہ'' جو کہ ایک زبردست بے مثال علمی شہکار ہے، اُس پر متعدد جہات پر مبنی کام وقت کی ضرورت ہے۔ تاکہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے معارف وعلوم سے زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کرسکیں۔ ''فتاویٰ رضویہ'' جو اپنے نام کے اعتبار سے بادی النظر میں صرف فتاویٰ کی کتاب معلوم ہوتی ہے لیکن اس عظیم اور تیس جلدوں پر پھیلی ہوئی کتاب کا جب کوئی شخص مطالعہ کرتا ہے تو وہ پہلی جلد کی ورق گردانی سے ہی اس کی علمیت وثقاہت سے آگاہ، اور فنی رنگارنگی اور بوقلمونیوں سے اپنے ذہن کو معطر ومعنبر سمجھنے لگتا ہے۔ حضرت رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے علم وفن اور طرح طرح کی تحقیقات کے جو جواہر لٹائے ہیں، فتاویٰ رضویہ اس امر کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ علمی تحقیقات کا یہ انسائیکلو پیڈیا یقیناً ایک نادرالوقوع کاوش کا نام ہے۔

پرچہ کے آخر میں دارالعلوم دیوبند کے بعض مفتیان کا پیسے لے کر غلط فتویٰ دینے کی خبر سن کر بہت دکھ ہوا۔ ان لوگوں کو شریعت کی ذرا پروا نہیں۔ کیا فتویٰ دینا، ایک کھیل اور مذاق کا نام ہے۔ ایک مقدس ترین اور اہم ذمہ داری کو بازیچۂ اطفال سمجھ لیا گیا ہے۔ مجھے تو یہ مسلمانوں کے خلاف سازش معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس خبر کا تعلق حقیقت سے ہے تو ایسے مفتیان کی تعطلی لازمی اور ضروری تھی۔ آج کل بہت سے لوگ اپنے ناموں کے ساتھ مفتی، علامہ اور ماہر وعالم کا سابقہ لگاتے ہیں لیکن نفس الامر میں، وہ ان صیغوں کی تحلیل صرفی سے بھی عاجز ہوتے ہیں۔ ایسوں کے ساتھ ان کلمات کا استعمال خود کلمات کی بھی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علم کی دولت سے مالا مال فرمائے تاکہ ہم قرآن وحدیث کے معارف سے آگاہ ہوکر صراط مستقیم پر چل سکیں۔

مکرمی! آپ کو سن کر مسرت ہوگی کہ آپ کے حکم پر معارف رضا کے سالانہ پرچوں کا اشاریہ ترتیب دیا جارہا ہے۔ اس تکنیکی کام کو برادر گرامی جناب سید صابر حسین شاہ صاحب بخاری قادری، سرانجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شاہ صاحب کی جمع کردہ ''تقاریظ رضا'' کا یہ خاکسار اردو ترجمہ کر رہا ہے۔ امید ہے تقاریظ کا یہ مجموعہ ان شاء اللہ 2007ء کے اوائل میں منصۂ شہود پر آجائے گا۔ آپ کے حکم پر ''وثائق بخشش'' کی کمپوزنگ کا کام بھی جاری ہے۔ خاکسار نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے رسالہ ''جلی الصوت'' کی تعریب بھی کی تھی جسے کمپوز کر کے جلد اشاعت کے لئے آپ کو ارسال کردیا جائے گا۔

تازہ پرچہ کے لئے فاضل بریلوی قدس سرہ کی زمین میں لکھی گئی ایک نعت ارسال خدمت ہے۔

☆☆☆☆☆

ذکر و فکرِ رضا

جرائد و رسائل کے آئینے میں

ترتیب: ندیم احمد قادری نورانی

نمبر شمار	عنوانات/ مضامین	مضمون نگار	اسمائے رسائل	تاریخِ اشاعت	صفحہ نمبر
۱۔	امام احمد رضا اور دوقومی نظریہ	ڈاکٹر محمد مالک	ماہنامہ امیر اہلِ سنت، لاہور	اگست 2006ء	14 تا 24
۲۔	امام احمد رضا کا نظریہ روشنی	ڈاکٹر محمد مالک	ماہنامہ سبیل الرشاد، لاہور	اگست 2006ء	20 تا 22
۳۔	امام احمد رضا اور بیانِ شفاعت	غلام مصطفیٰ قادری	ماہنامہ کنز الایمان، دہلی	اکتوبر 2006ء	36 تا 39
۴۔	ہندوستان کے قاضی القضاۃ	محمد یونس رضا اویسی	ماہنامہ کنز الایمان لاہور	ستمبر 2006ء	17 تا 21
۵۔	قاضی القضاۃ کا مختصر تعارف	محمد یونس رضا اویسی	ماہنامہ کنز الایمان لاہور	ستمبر 2006ء	22 تا 23
۶۔	کلامِ رضا میں توحید کی ضیاء باریاں	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	سہ ماہی صراط الہدیٰ، کراچی	ستمبر تا اکتوبر 2006ء	30 تا 34
۷۔	تحریکِ پاکستان اور علماءِ اہلسنّت	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری	ماہنامہ مصلح الدین، کراچی	اکتوبر 2006ء	44 تا 56
۸۔	اعلیٰ حضرت بریلوی کے ساتھ علماء دانشوروں کا سلوک (پہلی قسط)	ادارہ	ماہنامہ جامِ نور، دہلی	اکتوبر 2006ء	18 تا 23
۹۔	// // // (دوسری قسط)	// //	// //	نومبر 2006ء	20 تا 25
۱۰۔	کلیاتِ مکاتیبِ رضا	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	// //	اکتوبر 2006ء	55 تا 56
۱۱۔	ماہِ رمضان کے معمولات اسوۂ مصطفیٰ کی روشنی میں (پہلی قسط)	تسہیل: سید محمد عبد الرحمٰن بخاری	ماہنامہ نور الحبیب، بصیر پور	ستمبر 2006ء	59 تا 75
۱۲۔	// // // (دوسری قسط)	// // //	// // //	اکتوبر 2006ء	17 تا 30
۱۳۔	علامہ نقی علی خاں اپنی تصنیفات کے آئینے میں	شکیل احمد	ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف	ستمبر 2006ء	44 تا 50
۱۴۔	امام احمد رضا خاں بریلوی	طاہر داؤد قادری جیلانی	ماہنامہ عرفات، لاہور	اکتوبر 2006ء	21 تا 25
۱۵۔	امام احمد رضا اور بیانِ شفاعتِ مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ قادری	ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور	ستمبر 2006ء	7 تا 16

ادارے کو موصول ہونے والی کتب

مرتب: ندیم احمد قادری نورانی

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف/مترجم/مرتب	صفحات	قیمت	ناشر
۱۔	مردانِ عرب (حصہ اول/دوم)	علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف	۵۰۴/ ۴۱۶	۱۰۰ ہندوستانی روپے	مرکز اہلِ سنت، برکاتِ رضا، امام احمد رضا روڈ، پوربندر، گجرات، انڈیا
۲۔	سعادۃ الدارین (عربی)	القاضی الشیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	۶۷۲	۲۰۰ ہندوستانی روپے	ایضاً
۳۔	شواہد الحق (عربی)	ایضاً	۴۳۲	۱۵۰ ہندوستانی روپے	ایضاً
۴۔	روضات الجنات (عربی)	الامام الحافظ المرزلی ابی الھدیٰ محمد الباقر بن محمد عبدالکبیر الکتانی الحسینی	۸۰	۳۰ ہندوستانی روپے	ایضاً
۵۔	ذوقِ نعت	استاذِ زمن علامہ حسن رضا خاں حسنؔ بریلوی	۲۰۸	۸۰ ہندوستانی روپے	ایضاً
۶۔	برکاتی قاعدہ (یسرنا القرآن)	علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف برکاتی	۹۲	۲۰ ہندوستانی روپے	ایضاً
۷۔	فتاویٰ رضویہ (۳۰ مجلدات)	امام احمد رضا خاں بریلوی		۷۰۰۰ ہندوستانی روپے	ایضاً
۸۔	بہارِ شریعت (دوسرا حصہ) تخریج شدہ	صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ	۱۴۸	درج نہیں	مکتبۃ المدینہ، کراچی
۹۔	آسان تصوف یعنی عبادت کا عادت بن جانا	فاروق احمد خان یوسف زئی	۲۴	درج نہیں	آر-516، سیکٹر 9، نارتھ کراچی، کراچی 75850
۱۰۔	خلاصہ قرآن (۲)		۶	درج نہیں	بیت السلام مسجد، ڈیفنس، فیز 4، کراچی
۱۱۔	اسلام میں اخلاقیات اور ہماری ذمہ داریاں	حضرت مولانا نسیم احمد صدیقی	۳۲	ایصالِ ثواب	انجمن ضیاءِ طیبہ، نزد باوامی مسجد، میٹھادر، کراچی

وفیات

۱۔ جمعیت علماء پاکستان کے اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی کے چیئرمین سابق گورنر صوبۂ سرحد اور متحدہ مجلسِ عمل کے رہنما لیفٹیننٹ جنرل (ر) کے۔ایم۔اظہر خان ۲۹؍ اکتوبر ۲۰۰۶ء بروز اتوار، صبح ساڑھے چھ بجے سی۔ایم۔ایچ لاہور میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۸۸ برس تھی اور انہیں ۲۸؍ رمضان المبارک کو نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے گر جانے سے سر پر چوٹ لگی تھی۔ ان کے دماغ کا آپریشن کیا گیا مگر وہ صحت یاب نہ ہوسکے اور اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ خواجہ محمد اظہر ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئے اور علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں دو سال تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۴۰ء میں وہ قراردادِ پاکستان کی منظوری کے وقت لاہور کے جلسہ میں موجود تھے۔ قائدِ اعظم کے اس فرمان کے بعد کہ نوجوانوں کو فوج میں شامل ہونا چاہئے تا کہ پاکستان بننے کے بعد نئی مملکت کو مسلمان فوجی میسر آسکیں، انہوں نے میڈیکل کالج چھوڑ کر برٹش انڈین آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور ۱۹۴۵ء میں لیفٹیننٹ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ انہوں نے پاکستان بننے سے قبل برما کے محاذ پر دوسری جنگِ عظیم میں بھی حصہ لیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد انہوں نے بھارت کے خلاف تمام جنگوں میں حصہ لیا۔ ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے محاذ پر، ۱۹۶۴ء میں رن آف کچھ اور ۱۹۶۵ء میں راجستھان محاذ پر لڑے جہاں بھارت کی ایک ڈویژن فوج کے مقابلے میں صرف دو بٹالین فوج کے ذریعے ۱۳۰۰ مربع میل علاقے اور موناباؤ ریلوے اسٹیشن پر قبضہ کیا اور بھارت کے تین ٹینک قبضے میں لئے اور بہت سے فوجی قیدی بنالئے۔ ۱۹۷۱ء میں انہوں نے صوبۂ سرحد کا گورنر ہونے کے باوجود جنگ میں راجستھان سیکٹر میں حصہ لیا اور زخمی بھی ہوئے اور متبادل کمانڈر کی تعیناتی تک زخمی حالت میں محاذِ جنگ پر موجود رہے۔ ان زخموں کے نشانات ان کے جسم پر آخری وقت تک موجود تھے۔ ۱۹۷۲ء میں جنرل کے۔ایم۔اظہر خان اس وقت کے حکمرانوں سے اختلافات کی بناء پر فوج سے مستعفی ہوگئے اور ۱۹۷۸ء میں وہ اور جنرل ایم۔ایچ۔انصاری جمعیت علمائے پاکستان میں شامل ہوئے۔

۲۔ بزرگ عالمِ دین حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالخیر محمد ظہور احمد قادری نوری موضع کدھر شریف ضلع منڈی بہاء الدین میں چاند رات بمطابق ۲۵؍ اکتوبر ۲۰۰۶ء، صبح ۴ بجے رحلت فرماگئے، ان کی عمر ۷۰ برس تھی۔ وہ حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ کے قابلِ فخر تلامذہ میں سے تھے۔ مرحوم نے ۴۰۰ سے زائد مستند اور مقتدر علماء کی ایک کھیپ تیار کی۔

۳۔ فیصل آباد میں درویش صفت عالمِ دین حضرت علامہ مولانا عبد الغفار صابری ۳۰؍ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ (۲۴؍ اکتوبر ۲۰۰۶ء) بروز منگل رحلت فرماگئے۔ وہ بھی حضرت محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ نامور عالمِ دین محسنِ اہلِ سنت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی کے برادرِ حقیقی تھے۔

۴۔ سرائیکی بیلٹ میں اہلِ سنت کے نامور عالمِ دین حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ نور سلطان قادری ۱۰؍ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ کو اچانک رحلت فرماگئے۔ مرحوم خانوادۂ حضرت سلطان العارفین سخی سلطان باہو رحمہ اللہ تعالیٰ کے چشم و چراغ تھے۔ مرحوم کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

۵۔ قائدِ اہلِ سنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمہ اللہ کے دیرینہ رفیقِ کار اور پرسنل سیکریٹری حسنات احمد قادری نورانی کی والدہ محترمہ کے سانحۂ ارتحال کی خبر موصول ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے سرپرست، صدر، جنرل سیکریٹری اور تمام عہدیداران و اراکین ان تمام مرحومین کے پس ماندگان کے دکھ اور غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب لبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے تمام مرحومین کو سایۂ غفران میں ڈھانپے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان کو صبرِ جلیل کی توفیقِ رفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ادارہ علوم اسلامی

زیر سرپرستی
پروفیسر مولانا غلام عباس قادری

A/68 شانتی نگر گلشن اقبال بلاک ۱۹ کراچی نمبر ۱۲ فون نمبر 4802230

ایک نظر میں

ادارے کا تعلیمی آغاز 2001 میں ہوا

- قرآن پاک شعبہ حفظ، شعبہ ناظرہ میں ایک سو بچے زیر تعلیم ہیں،
- 25 رہائشی طلباء رات دن مدرسہ میں قیام کرتے ہیں،
جن کے تمام اخراجات علاج و معالجہ سمیت ادارہ برداشت کرتا ہے، اساتذہ، قاری حضرات اور دیگر عملہ 10 افراد پر مشتمل ہے۔
- مسافر طلباء کو 4 بجے شام سے 6 بجے تک انگریزی، حساب، اردو اور اسلامیات کی تعلیم دینے کے لئے علیحدہ اساتذہ کا انتظام ہے۔
- ہر سال مدرسہ میں اہل محلّہ اور طلباء کے لئے رمضان شریف میں تراویح کا انتظام کیا جاتا ہے۔
- ادارہ ہذا کے زیر انتظام تربیت معلمین قرآن کورس 65 افراد کو قاعدہ، تلفظ اور قرأت و تجوید کی تربیت دی گئی۔
- تربیت ائمہ ریفریشر کورس: جدید و قدیم علوم کے حوالہ سے بڑے بڑے علماء، اسکالرز اور ججز کے ذریعہ موجودہ حالات میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے طریقہ کار پر مؤثر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔ کامیاب شرکاء کو باقاعدہ اسناد دی گئیں۔
- اسلامی لٹریچر کے ذریعہ دین کے فہم کو عام کرنے کے سلسلے میں ماہنامہ "صراط الھدیٰ" سندھی اور سہ ماہی اردو "صراط الھدیٰ" کو شائع کرتے ہوئے تیسرا سال ہے۔ جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں دینی مستند تعلیمات، خواتین، طلباء طالبات اور عام مسلمانوں تک پہنچائی جاتیں ہیں تاکہ جو افراد دینی تعلیم حاصل نہیں کرسکے ایسے افراد تک لٹریچر کے ذریعے تبلیغ دین پہنچانے کا یہ عمل بذات خود صدقہ جاریہ ہے۔ مفید اسلامی معلومات پر مبنی مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ اور رسالے اکثر و بیشتر مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

تعلیم کے سلسلے میں مزید اقدامات

- بحمد اللہ تعالیٰ 2006 میں مخیّر حضرات کے تعاون سے پہلی منزل مکمل ہو چکی ہے۔
- ادارہ ہذا کے زیر انتظام انجمن مدارس القرآن پاکستان (ٹرسٹ) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ذریعے مختلف مدارس قرآن کا قیام، امام مسجد یا قرآن پاک کی تعلیم دینے والے معلم کا ماہانہ وظیفہ نیز مختلف غریب بستیوں میں قرآن پاک پڑھانے کا انتظام کرنا شامل ہے۔ آپ بھی اس نیک کام میں شریک ہو سکتے ہیں۔
اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے ایک امام 'معلم قرآن' کے ماہانہ مشاہرے کی ذمہ داری لیکر صدقہ جاریہ فرمائیں۔

نوٹ: کتب خانہ مطالعہ کے لئے اسلامی کتب [illegible] اس سلسلے میں [illegible] صدقہ جاریہ کے طور پر [illegible]

منجانب:۔ مہتمم و انتظامیہ ادارہ علوم اسلامی

A/68 شانتی نگر گلشن اقبال بلاک ۱۹ کراچی نمبر ۱۲ فون نمبر 4802230

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

رضا کی ادویات ۔۔ بے مثل خصوصیات

رضا کی دیگر مؤثر ادویات میں سے چند ایک نظر میں

نام دوا	قیمت	فوائد و استعمالات
انرجیک سیرپ ENERGIC Syrup	75/=	اعضائے رئیسہ وشریفہ (دل، دماغ، جگر) کی حفاظت کرتا ہے۔جسم کو خون سے بھرپور کرتا ہے۔ضائع شدہ توانائی بحال کرتا ہے۔
کف کل سیرپ COUGHKIL Syrup	30/=	خشک اور بلغمی کھانسی، کالی کھانسی، شدید کھانسی، دورے والی کھانسی، دمہ اور امراضِ سینہ میں بے حد مفید ہے۔
لیور جک سیرپ LIVERGIC Syrup	50/=	ضعفِ جگر، یرقان، ورم جگر، ہیپاٹائٹس، جگر کا بڑھ جانا، جگر کا سکڑ جانا، ورم پتہ، مثانہ کی گرمی، سینہ اور ہاتھ پاؤں کی جلن میں مفید ہے۔
پیورِفک سیرپ PURIFIC Syrup	45/=	چہرے کے داغ دھبے، کیل مہاسے، گرمی دانے، پھوڑے پھنسیاں، خارش، الرجی، داد، چنبل بواسیر بادی وخونی میں مفید ہے۔اعلیٰ مصفّیِ خون ہے۔
گائنوجیک سیرپ GYNOGIC Syrup	110/=	ایام کی بے قاعدگی، رحم کی کمزوری، ورمِ رحم، عادتی اسقاطِ حمل، اٹھرا، کمر درد اور جملہ امراضِ نسوانی میں اکسیر ہے۔
لیکورک کیپسولز LIKORIC Capsuls	90/=	سیلان الرحم (لیکوریا)، حاد و مزمن کی مؤثر دوا ہے۔اندام نہانی کے ورم اور سوزش کو دور کرتے ہیں، کیلشیم کی کمی، رحم اور متعلقاتِ رحم کو تقویت دیتے ہیں۔
عرقِ جگر ARQ-E-JIGAR	60/=	جگر وطحال کے جملہ امراض، دردِ جگر، ورم جگر، جلندھر، ہیپاٹائٹس کی جملہ اقسام میں مناسب بدرقات کے ساتھ حیرت انگیز نتائج کا حامل ہے۔
شربتِ بادام SHARBAT-E-BADAM	110/=	دماغ کو طاقت دیتا، حرارت کو تسکین دیتا ہے، سینہ وطبیعت کو نرم کرتا ہے۔
دافعِ جریان کورس DAF-E-JIRYAN Course	300/=	کثرتِ احتلام، جریان، سرعتِ انزال، ذکاوتِ حس اکسیر ہے۔
روزک سیرپ ROSIC Syrup	150/=	فطری قوتِ مدبرہ بدن کو بیدار کرتا ہے۔ہاضمے کے عمل کو بہتر بناتا ہے۔جگر اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے۔خواتین کے لئے بہترین ٹانک ہے۔زچہ و بچہ میں خون کی کمی کو دور کرتا ہے۔
کڈ ٹانک سیرپ KIDTONIC Syrup	27/=	بچوں کو قبض، اپھارہ، نفخ، پیچش، قے دست، کھانسی، نزلہ، زکام، بخار اور گلے کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔جسم کو طاقت دیتا اور غذائی کمی، خون کی کمی اور کیلشیم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔
کشش (بریسٹ کریم) KASHISH Breast Cream	150/=	اکثر خواتین ایک ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد نسوانی خوبصورتی کھودیتی ہیں۔کشش (بریسٹ کریم) بریسٹ کو سڈول، خوبصورت اور پُرکشش بناتی ہے۔

ریٹائرڈ پرسن، انویسٹر، ہول سیلرز، میڈیکل/ سیلز ریپ، فری لانسرز، ڈسٹری بیوٹرز و مارکیٹرز متوجہ ہوں۔اپنے شہر، قصبے اور گاؤں میں رضا لیبارٹریز کی مایہ ناز ہربل ادویہ کی فرنچائز مارکیٹنگ کے لئے رابطہ فرمائیں۔پُرکشش پیکج، سیمپل، لٹریچر، اسٹیشنری اور پبلسٹی بذمہ کمپنی۔

ZAIGHAM ENTERPRISES

Distributer & Promoter of Medicine & General Items

مطب رضا، مین بازار گلشن لیبر کالونی (رشید آباد) نزد غوثیہ ہوٹل، سائٹ، کراچی۔75700 فون: 021-4219419 موبائل: 0333-2168710

مطب رضا: 05۔الرشید سینٹر گراؤنڈ فلور، بالمقابل پرانا اسلامیہ ہائی اسکول مین بازار، شیخوپورہ۔39350 فون 056-3091247 موبائل 0345-633162t

Sole Distributor of Raza Laboratories

امام احمد رضا بریلوی نے ہر شعبۂ حیات میں مسلمانوں کی رہنمائی کی: جسٹس (ر) ...

وہ دین محمدی کے سپاہی تھے ان کی زندگی عشق رسول سے عبارت رہی